میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان

بانی: شہید اجمل خاں میو

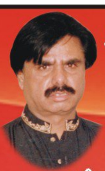

ماہنامہ

صدائے میو

نومبر 2025

لاہور پاکستان

چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو 300-2481227

جلد نمبر 15 | سالانہ ممبر شپ :/1000 لائف ٹائم :/10000 خصوصی ممبر سالانہ /10000 | شمارہ نمبر 6

E-Mail:sada.e.mayo@gmail.com..Page FB:Sada-e-Meo News

صدائے میو فورم کی مرکزی، لاہور اور قصور کی باڈیز تحلیل

میو تنظیمات کونسل نے 2 نومبر کو میو میڈیا کا اجلاس بلا لیا ہے

گوجرانوالہ بورڈ کا میو سپوت ایوارڈ 6 نومبر جنوبی پنجاب کے بورڈز کا 23 نومبر کو ہوگا

انشاءاللہ نارووال میں کچھ منفرد اور اچھا کرنے کی کوشش کرینگے

چوہدری اسماعیل میو

(سرپرست اعلیٰ) پاکستان صدائے میو فورم نارووال

8 ماہ کی خاموشی کے بعد بدوکی میں ایک بار پھر انجمن اتحاد و ترقی میوات کا اجلاس

انجمن کی رجسٹریشن پر بحث

چھ ماہ میں الیکشن کا فیصلہ

THE COUNTRY REAL ESTATE AND BUILDERS

پرکشش اور منافع بخش ہاؤسنگ سوسائٹیز میں رہائشی و کمرشل پلاٹس کی خرید و فروخت کا

با اعتماد نام

کنٹری رئیل اسٹیٹ اینڈ بلڈرز

جاوید اقبال 0321-3330433

CEO چوہدری اشرف خاں میو

B-36 مین بلیووارڈ سنٹرل پارک مین فیروزپور روڈ لاہور

0300-7535661 0345-9005678

پہلا ایئر پیلا پائیں

سب سے اعلیٰ معیار

بکنگ جاری ہے

خوشخبری

علاقہ بھر میں تمام سہولیات سے آراستہ شاندار مارکی اینڈ شادی ہال

لگژری سٹائل

برکت پیلس

ایونٹ کمپلیکس

ڈائریکٹر برکت علی میو

مکمل صوفہ سیٹ

مکمل ایئر کنڈیشن

چوہدری سرور شاہین 0333-4426402 0300-0074172

ایڈریس: نصف کلومیٹر مین کوٹرادھا کشن روڈ رائیونڈ

چوہدری بابر محمود 0333-4426403 0321-4426403

ZOOM

معیار اور مقدار 100%

حاجی نیاز اینڈ جاوید پٹرولیم

نزد للیانی ٹول پلازہ فیروزپور روڈ مصطفیٰ آباد

حاجی جاوید میو 0300-8463843

حاجی نیاز احمد باگھوڑیا (شیرا پوتا) 0300-8463844

بزمِ روشنی

فرمان الٰہی

آیتوں کا اصل مطلب!

وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اُتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اِشتباہ ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں ٹیڑھا پن ہے وہ (لوگوں میں) فتنہ پھیلانے کی غرض سے اُن آیات کے (غلط) معنی تلاش کرنے کیلئے ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ انکا اصل مطلب اللہ ہی جانتا ہے (سورہ العمران)

ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اور حسد نہ کرو

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔
''ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، ایک دوسرے کیلئے دھوکے سے قیمتیں نہ بڑھاؤ، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو، ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو، تم میں سے کوئی دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور اللہ کے بندے بن جاؤ، مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اُسے بے یارومددگار چھوڑتا ہے اور نہ ہی اس کی تحقیر کرتا ہے تقویٰ یہی ہے''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف تین بار اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''کسی آدمی کے برے ہونے کیلئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، ہر مسلمان پر ایک دوسرے کا خون، مال اور عزت حرام ہے'' (صحیح مسلم)

فرمان نبویؐ

تم پر لازم ہے!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
''جب لوگوں کا یہ حال ہوجائے کہ وہ برائی دیکھیں اور اُسے بدلنے کی کوشش نہ کریں، ظالم کو ظلم کرتے ہوئے پائیں تو اسکا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ اللہ اپنے عذاب میں سب کو لپیٹ لے۔ خدا کی قسم تم پر لازم ہے کہ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو ورنہ اللہ تم پر ایسے لوگوں کو مسلط جو تم میں سے بدتر ہونگے'' (جامع ترمذی)

اللہ کی قسم! اپنی امت کیلئے ہر نماز میں مانگتا ہوں!

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میرے لئے دعا فرمادیں۔ آپؐ نے دعا فرمائی اے اللہ! عائشہ کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرما جو اُس نے چھپ کر کئے یا علی الاعوان کئے وہ بھی معاف فرما۔ اس دعا سے حضرت عائشہؓ خوشی سے لوٹ پوٹ ہوگئیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تمہیں میری دعا سے بہت خوشی محسوس ہورہی ہے، اتنی دعا کے بعد کیوں نہ خوشی ہوتی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی یہ قسم! یہ دعا میں اپنی امت کیلئے ہر نماز میں مانگتا ہوں۔ (صحیح مسلم)

جینے کے دو ہی راستے!

حضرت علیؓ نے فرمایا:۔ ''زندگی جینے کے دو ہی راستے ہیں۔ بھول جاؤ انہیں جن کو معاف نہیں کرسکتے اور معاف کردو انہیں جن کو بھول نہیں سکتے''۔

اللہ دشمنوں کے سینوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔
ایسا وقت آنے والا ہے کہ دوسری امتیں تمہارے خلاف ایک دوسرے کو بلائیں گی جیسا کہ کھانے والے اپنے پیالہ پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ تو کہنے والے نے کہا: کیا یہ ہماری ان دنوں قلت اور کمی کی وجہ سے ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم ان دنوں بہت زیادہ ہوگے لیکن سیلاب کے جھاگ کی مانند ہوگے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے سینوں سے تمہاری ہیبت نکال دے گا اور تمہارے دلوں میں ''وھن'' یعنی دنیا کی محبت اور موت کی کراہت ڈال دے گا۔ (سنن ابوداؤد)

صحابہؓ کا مقام!

حضرت عمرؓ نے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنخضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوسنا کہ میں نے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ اے محمدؐ! تیرے صحابہ کا میرے نزدیک ایسا مرتبہ ہے جیسے آسمان میں ستارے ہیں۔ بعض بعض سے روشن تر ہیں لیکن نور ہر ایک میں موجود ہے۔ پس جس نے تیرے صحابہ کی پیروی کی میرے نزدیک وہ ہدایت یافتہ ہے۔ (مشکوٰۃ

دھوکہ انسان کو اور معافی اللہ سے!

روئے زمین پر اکثریت میں ایسے لوگ ہیں جو دُکھ، تکلیف، اذیت اور دھوکہ تو انسانوں کو دیتے ہیں اور معافی اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں۔ (شیخ سعدی)

سچائی عزت جھوٹ ذلت ہے

ایک مرتبہ کسی نے حضرت امام حسینؓ سے پوچھا کہ آپؓ نے اپنے نانا ﷺ سے کوئی بات سنی ہو تو ہمیں بھی بتائیں آپؓ نے فرمایا: میں نے سنا کہ میرے نانا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچائی عزت ہے، جھوٹ ذلت ہے، رازداری امانت ہے، ہمسائیگی قرابت ہے، امداد دوستی ہے، عمل تجربہ ہے، اچھا اخلاق عبادت ہے، خاموشی زینت ہے، بخل تنگدستی ہے، سخاوت دولت مندی ہے اور نرمی عقلمندی ہے''۔ (احمد ابن یعقوب)

خدمت بلاتفریق
پاکستان صدائے میوفورم
S.M.F

گوجرانوالہ بورڈ سے میٹرک، انٹر، دینی مدارس کے میو طلباء وطالبات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں محنت اور ایمانداری سے کچھ منفرد کر کے ملک وقوم کا نام روشن کرنے والی شخصیات کی حوصلہ افزائی کے سلسلے میں

میوسپوت ایوارڈ 2025
پاکستان صدائے میوفورم

تیسرا سالانہ
پاکستان صدائے میوفورم نارووال کے زیراہتمام
میوسپوت ایوارڈ
2025

بمقام
مون مارکی
ظفروال روڈ
ساگرپور نارووال

تمام احباب کو بمع فیملی شرکت کی دعوت ہے

بتاریخ
6 نومبر
بروز جمعرات
دوپہر 1 بجے

پاکستان صدائے میوفورم
ضلع نارووال
0346-6655522,0301-6361055

آیۃ الکرسی کی فضیلت

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو ایماندار'' ''آیۃ الکرسی'' پڑھ کر اہل قبور کو ایصال ثواب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر قبر میں چالیس چالیس نور عنایت فرماتا ہے جن کی روشنی مشرق ومغرب تک پھیلتی ہے اور پڑھنے والے کو 70 انبیاء کرامؑ کا ثواب عطا فرماتا ہے اور ہر آیت کے بدلے میں اسکا ایک ایک درجہ بلند کرتا ہے۔ (بخاری شریف)

اولادِ آدم کا سردار!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
''میں قیامت کے دن اولادِ آدمؑ کا سردار ہونگا اور میں کوئی فخر نہیں کرتا، میرے ہی ہاتھ میں حمد الٰہی کا جھنڈا ہوگا اور میں کوئی فخر نہیں کرتا۔ اس دن آدمؑ سمیت ہر نبی میرے جھنڈے تلے ہوگا۔ میں ہی وہ شخص ہوں جس کی قبر کی زمین سب سے پہلے کھلے گی اور میں کوئی فخر نہیں کرتا'' (سنن الرمذی)

جنت میں داخل نہیں ہوگا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر کوئی اللہ کی راہ میں قتل ہوجائے پھر زندہ ہو، پھر اللہ کی راہ میں قتل ہوجائے اور پھر زندہ ہو اور اس پر قرض ہو تو وہ جب تک قرض ادا نہیں کرے گا اس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوسکے گا'' (مسند احمد)

کہروڑپکا، بہاولپور اور مظفرگڑھ میں مختلف اداروں کے سرکاری ایمپلائز حبیب میو، ڈاکٹر اشتیاق، چوہدری الیاس میو، چوہدری ابراہیم ایڈووکیٹ (کیپٹن بیٹے کا) ماسٹر عارف حسین، انجینئر سجاد میو، ڈاکٹر اکبر میو (بھائی کا) محمد آصف میو، الطاف میو اور دیگر میو ایمپلائز ڈیٹا فارم پُر کرتے ہوئے

کہروڑپکا اور گردونواح میں ڈاکٹر محمد اقبال میو، پروفیسر حافظ سلیم میو، چوہدری ذوالفقار علی، چوہدری یونس میو، محمد امین میو، چوہدری سلیم ایڈووکیٹ، محمد قدیر میو، محمد شعیب، عرفان اسحاق، ابوالحسن میو اور محمد عامر میو اپنے اپنے سکولوں کا میو اصلاحات پروگرام کا ڈیٹا فارم فِل کرتے ہوئے

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

ماہنامہ
صدائے میو لاہور
نومبر 2025ء

ڈپٹی ایڈیٹر
شہاب الدین مالبیا
(حیدر آباد)

سب ایڈیٹر
چوہدری ناصر محمود میو
(شجاع آباد)

☆☆☆ ہیڈ آفس: فسٹ فلور پراپرٹی چینل طاہر ٹریڈرز (کوٹ میلہ رام) مین فیروز پور روڈ لاہور........ خط و کتابت کا پتہ: لیٹین پبلک ہائی سکول میو کالونی چونگی امر سدھو لاہور ☆☆☆

سرپرست

سالانہ خصوصی ممبران

ڈاکٹر فرزانہ الطاف میو — کراچی

نجم الحسن میو — لاہور

بیرسٹر کے بی خاں میو — لندن

غلام نبی میو ایڈووکیٹ — میرپورخاص

محمد عامر میو — کراچی

چوہدری نعیم حنیف ایڈووکیٹ — لاہور

ڈاکٹر محمد اقبال میو — کھروڑپکا

سرپرست

سالانہ خصوصی ممبران

راؤ غلام محمد میو — اسلام آباد

چوہدری طاہر اسلام — لاہور

چوہدری سرور شاہین — رائیونڈ

حاجی محمد عثمان میو — میرپورخاص

راشد خاں ایڈووکیٹ — حیدرآباد

عبدالعزیز نکو میو — حیدرآباد

حاجی عبدالحکیم میو — حیدرآباد

میو قوم میں انقلاب آچکا بس جشن منانا باقی ھے

سچ پر ڈٹ جانے والی قوم کی آج حالت یہ ہو چکی ہے کہ کوئی سچ کہنے کو ہی تیار نہیں البتہ اگر کوئی بھول کے سچ کہہ دے تو حقیقت کو تسلیم کرنے کی بجائے اسکا راستہ روکنے، اسے مفاد پرست ثابت کرنے کیلئے ہر حربہ استعمال کیا جاتا ہے۔ واٹس ایپ گروپوں اور سوشل میڈیا کی آئی ڈیز، گروپس اور پیجز پر نظر ڈالیں تو سنجیدہ لوگوں کا سر شرم سے جھک جاتا ہے کیونکہ سچ کو جھٹلانے اور خود نمائی کیلئے اتنی محنت کی جاتی ہے کہ صبح اُٹھ کر دیکھیں تو ہر طرف میو ہی میو، دوپہر کو دیکھیں تو ہر طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی دوڑ۔ رات کے کسی بھی پہر اٹھ کر دیکھیں تو ایسا لگتا ہے جیسے میو قوم میں انقلاب برپا ہونے والا ہے، رشتوں میں استحکام آنے کو ہی، سب ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کیلئے بے تاب ہیں، ہر جگہ ایک دوسرے کا احساس پروان چڑھ رہا ہے، تکبر اور خود غرضی والی کوئی بات ہی نہیں، سب ایک دوسرے کی عزت کر رہے ہیں، بڑی جرات مندی سے غلط کو غلط اور سچ کو صحیح کہا جارہا ہے، برادری میں طلاق نام کی کوئی چیز نہیں رہی، بھائی بھائی کی خاطر جان دینے کو تیار بیٹھے ہیں گویا آپس کا بھائی چارہ، قوم کی بہتری اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے۔ ایک کو کانٹا چپ جائے تو ہر طرف سے آہ آہ کی آوزیں آنے لگتی ہیں، کوئی سب کچھ ہوتے ہوئے بھی شادی بیاہ میں سادگی کا مظاہرہ کرے تو پوری قوم اسکا شکریہ ادا کرنے اور مبارکباد دینے پہنچ جاتی ہے۔ اگر میو تنظیمات کی بات کریں تو ساری ہی تنظیموں نے ایک بار کے کہنے پر ہی اپنی کارکردگی، اغراض ومقاصد اور دیگر تنظیمی معاملات سے میو تنظیمات کو نسل کو آگاہ کر دیا ہے اور سب کی کارکردگی اتنی اچھی ہے کہ میو تنظیمات کونسل نیند کی گولیوں کے بغیر ہی سکون کی نیند سو رہی ہے، بدو کی کالج بن کر صرف چل نہیں رہا بلکہ دوڑ رہا ہے اسی لئے اس پر بات کرنیوالوں کو دھمکیاں اور نوٹس دینا ضروی ہے۔ یہاں ناشتہ، وہاں لنچ، فلاں جگہ ٹی پارٹی تو فلاں جگہ عشائیہ کے لاتعداد اشتہار دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہماری قوم میں ایک بھی فرد بھوکا نہیں سوتا۔ امید ہے تمام قارئین کو میری بات سمجھ آگئی ہوگی اور میو قوم میں انقلاب کا بھرپور جشن منانے سے پہلے نیند سے بیدار ہونے کی کوشش نہیں کرینگے کیونکہ اتنا کچھ ہوتا دیکھ کر جشن منانا تو ہم سب پر فرض ہے ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے تو قوم یا میو تنظیمات کا نہیں ہمارا اپنا قصور ہے۔ (اللہ سب کا حامی و ناصر ہو)

خیر اندیش (چیف ایڈیٹر) صدائے میو لاہور

ملامت کے مسافر

غلام نبی میو ایڈووکیٹ (میرپورخاص)

وقت کی دھول میں وہی لوگ تاریخ کے اوراق پر اپنا نقش چھوڑ جاتے ہیں جنہوں نے زندگی کو فقط جینے کے لیے نہیں، بلکہ کسی مقصد کے لیے گزارنے کا عہد کیا ہوتا ہے۔ وہ جو طعنوں کے تیروں سے گھائل ہوئے ہوں، مگر مسکرانا نہ چھوڑا ہو۔ وہ جو تنہائیاں جھیل کر بھی کاروانِ وفا سے منہ نہ موڑا ہو۔ ایسے ہی چراغِ وفا کا نام ہے۔ "شہاب الدین مالبیا"۔

یہ وہ مردِ درویش ہیں جنہوں نے اپنے قائد، شہیدِ میوات اجمل خانؒ کی یاد کو صرف زبان تک محدود نہیں رکھا بلکہ اپنی روح میں بسا لیا۔ وہ وقت یاد کیجیے جب اجمل خانؒ کی شہادت کے بعد کراچی کی فضاؤں میں خوف کا سایہ تھا۔ کوئی بولنے کو تیار نہ تھا، ہر کوئی ان کا نام لینے سے ہچکچاتا تھا۔ ایسے میں شہاب الدین مالبیا نے اپنے چند مخلص ساتھیوں کے ساتھ وہ مشعل تھام لی جس کے گرد اندھیرا گہرا تھا۔

وہ شادیوں کی محفلوں میں کرسی میز لگا کر شہید اجمل کے مشن کی بات کرتے۔ لوگ طنز کرتے، تمسخر اڑاتے، کوئی کہتا "یہ تو دیوانہ ہے" کوئی کہتا "بڑا آیا شہید اجمل کا علمبردار!" مگر وہ سب سنتے، مسکراتے اور اپنے لہجے کی نرمی سے نفرت کی گرہیں کھول دیتے۔ وہ جانتے تھے کہ حق کی راہ پر چلنے والا تنہا ہوتا ہے۔ مگر یہی تنہائی ایک دن قافلہ بن جاتی ہے۔

وقت گزرا، موسم بدلے اور پھر وہی "دیوانہ شہاب الدین" ایک تحریک کا استعارہ بن گیا۔

آج پاکستان میو اتحاد کا نام پورے ملک میں عزت و وقار سے لیا جاتا ہے یہ سب اسی عزم، انہی آنسوؤں اور انہی مسکراہٹوں کا ثمر ہے جو شہاب الدین اور اُن کے رفقا مرحوم غلام رسول میو، جمیل احمد میو، عبدالحکیم میو اور عبدالعزیز نکو نے برسوں کی مشقت سے سینچے۔ ان سب کی زندگی ہمیں ایک سبق دیتی ہے۔

یہ دنیا عارضی تعریفوں اور وقتی تالیاں بجانے والوں کی نہیں بلکہ یہ اُن وفاداروں کی ہے جو ملامت سہہ کر بھی وفا کرتے ہیں۔ حافظ شیرازی کے الفاظ جیسے انہی کے لیے کہے گئے ہوں۔

>وفا کنیم و ملامت کشیم و خوش باشیم
کہ در طریقتِ ما کافری ست رنجیدن

ہم وفا کرتے ہیں، ملامت سہتے ہیں، اور پھر بھی خوش رہتے ہیں۔ کیونکہ ہماری طریقت میں رنجیدہ ہونا کفر ہے۔ شہاب الدین مالبیا کی یہی مسکراہٹ، یہی وفا، یہی دیوانگی دراصل اُن کی شناخت ہے۔ وہ دیوانگی جو آج تاریخ بن چکی ہے۔ کبھی کبھی ایک شخص اپنی ذات میں پوری تحریک ہوتا ہے۔ شہاب الدین مالبیا بھی ایک ایسی ہی تحریک کا نام ہے جہاں وفا عبادت ہے، ملامت انعام، اور مسکراہٹ ... ایمان۔

ملتان، بہاولپور، فیصل آباد، ڈی جی خاں اور سرگودھا بورڈ سے میٹرک میں 1100 اور انٹر میں 1050 سے زائد نمبر حاصل کرنیوالے میو طلباء و طالبات اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کچھ منفرد کرنیکا اعزاز حاصل کرنیوالی شخصیات کی حوصلہ افزائی کے سلسلے میں

پاکستان صدائے میو فورم شجاع آباد کے زیراہتمام

جنوبی پنجاب کا چوتھا سالانہ

میو سپوت ایوارڈ شجاع آباد 2025

23 نومبر 2025 بروز اتوار صبح 11 بجے

رابطہ نمبرز
0300-0734082
0302-9594215
0300-2481227

علی ٹاؤن نزد نیو کچہری شجاع آباد

انجمن کے الیکشن اور میو ٹیکنکل کالج کے حوالے سے بدوکی لاہور میں ہونیوالے انجمن اتحاد و ترقی میوات اور تین رکنی کمیٹی کے مشترکہ کے اجلاس کے اختتام پر بریگیڈیئر (ر) ظفر لیسن بابر میو، سردار امجد طفیل خاں، چوہدری محمد یوسف میو، چوہدری شہزاد جواہر، چوہدری نصیر احمد خاں، چوہدری عثمان میو، ڈاکٹر خالد محمود سینگل، ماسٹر زاہد خاں سنگاریا، حاجی نور محمد میو، چوہدری انیس نتھی، چوہدری آفتاب اختر، مولانا محمد احمد قادری، محمد رمضان میو اور دیگر کا گروپ فوٹو ....

آٹھ ماہ کی خاموشی کے بعد

بدوکی میں انجمن اتحاد و ترقی میوات کا اجلاس، ممبرشپ فیس میں کمی اور کمیٹی ممبران میں اضافہ

تین رکنی کمیٹی میں محمد احمد قادری کا نام شامل، انیس نتھی اور حاجی نور محمد کمیٹی کے کوارڈی نیٹر ہونگے، چھ ماہ بعد الیکشن کرانے کا فیصلہ، انجمن کا کوئی بھی ممبر ممبرشپ بک حاصل کرنے کا مجاز ہوگا۔ اجلاس میں فیصلہ

کئی معاملات پر اجلاس میں گرمی سردی بھی ہوئی، انجمن کی رجسٹریشن کی رینول ہی نہیں کرائی گئی تو الیکشن کرانے کا کیا فائدہ، ڈونرز اور انجمن کے درمیان تناؤ برقرار سب سے بڑے ڈونرز نے شرکت ہی نہیں کی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) انجمن اتحاد و ترقی میوات کا اجلاس بدوکی لاہور میں منعقد ہوا جس میں کمیٹی کے ممبران بریگیڈیئر (ر) ظفر لیسن بابر میو، چوہدری محمد یوسف میو، سردار امجد طفیل خاں اور انجمن کے صدر شہزاد جواہر میو، جنرل سیکرٹری چوہدری نصیر احمد خاں میو سمیت انجمن کے دیگر عہدداران و معززین برادری نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں بدوکی کالج اور انجمن کے الیکشن پر بات چیت کی گئی اور چھ ماہ بعد الیکشن کرانے کا فیصلہ کرتے ہوئے الیکشن کمیٹی میں سابق صدر محمد احمد قادری کا نام بھی شامل کیا گیا جبکہ چوہدری انیس نتھی اور حاجی نور محمد میو کمیٹی کے کوارڈی نیٹر ہونگے۔ اجلاس میں الیکشن کے طریقہ کار پر غور و غوض کے بعد یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ انجمن کا کوئی بھی ممبر تنظیم کی ممبرشپ بک حاصل کرنے کا مجاز ہوگا اور جو ممبر بھی بک طلب کریگا انجمن کے صدر بک دینے کے پابند ہونگے ممبرشپ فیس میں بھی کمی کرتے ہوئے ایک ہزار روپے فیس مقرر کی گئی ہے۔ اجلاس میں بدوکی کالج کے سب سے بڑے ڈونرز کی فیملی میں سے کسی نے شرکت نہیں کی معلوم ہوا ہے کہ انجمن اور ڈونرز کے درمیان تناؤ کم نہ ہوسکا اسی لئے کمیٹی کو ذمہ داری سونپی گئی۔ اجلاس کے کچھ شرکاء نے انجمن کی رجسٹریشن کی رینول پر بھی اعتراض کیا اور کہا کہ جب انجمن کی رجسٹریشن کی رینول ہی نہیں کرائی گئی تو الیکشن کرانے کا کیا فائدہ ؟۔ رجسٹریشن کے اعتراض پر شہزاد جواہر کا کہنا تھا کہ سابق صدر احمد قادری نے ہمیں مکمل کاغذ ہی جمع نہیں کرائے پھر بھی کئی سال پہلے ہم نے رینول کیلئے درخواست جمع کرادی تھی۔ محمد احمد قادری کا کہنا تھا کہ میں نے کاغذ جمع کرادیئے تھے۔ اسی طرح کے معاملات ہی ہیں جن کی وجہ سے آج تک کالج کی تعمیر مسئلہ کشمیر بنا ہوا ہے۔ دیکھتے ہیں مصالحاتی کمیٹی الیکشن کرانے اور انجمن و ڈونرز کے درمیان مفاہمت میں کیا کردار ادا کرتی ہے۔ سب کچھ چھ ماہ کے اندر واضح ہوجائے گا۔

چوہدری قمر شاہد میو | ریحان احمد خاں | چوہدری ذوالفقار معظم | احسان نواب میو | عشرت آراء میو | عطاء اللہ عاطف | چوہدری الیاس طاہر | عبدالواحد ایوب میو | محمد رمضان میو

9 میو لاہور، قصور سے پنجاب بار اور کراچی سے سندھ بار کا الیکشن لڑینگے

لاہور کی سیٹ کیلئے قمر شاہد میو، ریحان خاں میو، ذوالفقار معظم، احسان نواب، عشرت آرا اور عطاء اللہ خانزادہ میدان میں ہیں

قصور سیٹ پر عبدالواحد میو اور چوہدری الیاس طاہر میو جبکہ کراچی چوہدری رمضان میو الیکشن لڑ رہے ہیں، الیکشن یکم نومبر کو ہوگا

لاہور / کراچی (نمائندہ صدائے میو) یکم نومبر کو ہونیوالے صوبائی بار کے الیکشن میں پہلی بار 9 میو وکلاء پنجاب بار اور سندھ بار الیکشن لڑینگے۔ تفصیلات کے مطابق پنجاب بار کونسل کے الیکشن میں لاہور کی سیٹ پر لاہور بار کے سابق نائب صدر چوہدری قمر شاہد میو ایڈووکیٹ، ہائی کورٹ بار کے سابق سیکرٹری ریحان احمد خاں میو ایڈووکیٹ، سابق نائب صدر چوہدری احسان نواب میو ایڈووکیٹ، چوہدری ذوالفقار علی معظم میو ایڈووکیٹ، عشرت آراء ایڈووکیٹ اور عطاء اللہ خانزادہ ایڈووکیٹ، قصور کی سیٹ پر چوہدری الیاس طاہر میو ایڈووکیٹ اور عبدالواحد ایوب ایڈووکیٹ الیکشن لڑ رہے ہیں جبکہ کراچی کی سیٹ پر محمد رمضان میو ایڈووکیٹ میدان میں ہیں۔ تمام امیدوار کامیابی کے دعوے کر رہا ہے اور جوڑ توڑ بھی آخری مراحل میں ہے۔ لاہور کی سیٹ پر چوہدری ذوالفقار علی معظم کو مسلم لیگ ن اور ریحان خاں کو تحریک انصاف کی حمایت حاصل ہے جبکہ باقی امیدواروں کی سپورٹ مختلف گروپس کر رہے ہیں۔

لیل گاؤں کے انجینئر طارق کے والد محمود خاں میو وفات پا گئے

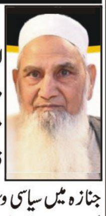

لاہور (نمائندہ صدائے میو) لاہور کے نواحی گاؤں لیل کے انجینئر طارق محمود میو کے والد محترم اور محمد علی میو کے چچا چوہدری محمود احمد خاں میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں سیاسی و سماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

ہیر میں سخی خاں نمبردار کا بیٹا علی رضا میو وفات پا گئے

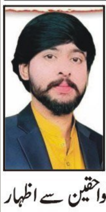

لاہور (نمائندہ صدائے میو) محلہ فرید کوٹ بیدیاں روڈ ہیر لاہور میں سخی خاں نمبردار کا جواں سال بیٹا علی رضا میو قضائے الٰہی سے وفات پاگیا۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی اور لواحقین سے اظہار افسوس کر کے دعائے مغفرت بھی کی۔

جنوبی پنجاب کے میو سپوت ایوارڈ کے سلسلے میں چوہدری ناصر محمود میو کی رہائش گاہ جمیلہ سٹی شجاع آباد میں ہونیوالے پاکستان صدائے میو فورم شجاع آباد کے اجلاس میں چوہدری حسن خاں میو، پیر ابراہیم خاں، چوہدری حنیف میو، موسیٰ خاں، ارسلان ارشد میو، عزیز الرحمٰن میو، اسامہ منیر میو، شفیق بلو میو اور میزبان شریک ہیں

بدوکی لاہور میں ہونے والے انجمن اتحاد و ترقی میوات کے اجلاس میں انجمن کے صدر شہزاد جواہر میو، جنرل سیکرٹری چوہدری نصیر احمد، کمیٹی کے ممبران بریگیڈیئر (ر) بابر میو، سردار امجد طفیل، چوہدری یوسف میو اور دیگر عہدداران شریک ہیں

میو نیوز کے اینکر اشفاق چشتی میواتی کی اہلیہ وفات پا گئیں

لاہور (نمائندہ صدائے میو) میو نیوز کے معروف اینکر پرسن اشفاق چشتی میواتی کی اہلیہ نشتر کالونی لاہور میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ جنازہ اور رسم سوئم میں میو تنظیمات کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔ اور اشفاق چشتی سے اظہار افسوس بھی کیا۔

معروف شاعر و سماجی شخصیت حاجی بشیر احمد سحر پتوکی میں وفات پا گئے

جنازہ اور قل شریف میں سیاسی و سماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت

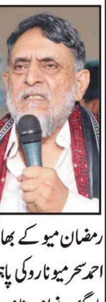

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) میو برادری پتوکی کی معروف سیاسی و سماجی شخصیت، نامور شاعر، جمعیت علمائے پاکستان (نورانی) کے ضلعی امیر، محمد علی میو، اویس بشیر میو ایڈووکیٹ کے والد، حاجی محمد رمضان میو کے بھائی اور صدائے میو کے ممبر حاجی بشیر احمد سحر میو نارو کی پاہجہ پتوکی میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ نماز جنازہ اور قل شریف میں علاقہ کی معروف سیاسی و سماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں عزیز و اقارب اور معززین نے شرکت کی اور لواحقین سے تعزیت کا اظہار کیا۔

واپڈا یونین کے سابق چیئرمین حاجی لیاقت علی میو انتقال کر گئے

مرحوم کئی بار واپڈا یونین کے چیئرمین منتخب ہوئے، جنازہ میں بڑی تعداد میں لوگوں کی شرکت

لاہور (نمائندہ صدائے میو) بیدیاں روڈ لاہور کے رہائشی واپڈا (لیسکو) یونین کے سابق چیئرمین حاجی لیاقت علی خاں میو طویل علالت کے بعد قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ مانانوالہ گاؤں نزد ڈیفنس ڈی بلاک کے قبرستان میں ادا کیا گیا جس میں علاقہ بھر کی معروف سیاسی و سماجی شخصیات، واپڈا کے افسران سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مرحوم کئی بار واپڈا یونین کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ ڈائریکٹر واپڈا چوہدری شہاب الدین میو نے حاجی لیاقت علی میو کی وفات پر اظہار افسوس کیا ہے۔

سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل میو کے ڈیرہ دھم تھل میں ہونیوالے صدائے میو فورم نارووال کے اجلاس میں چوہدری اسماعیل میو، چیئرمین طارق جمیل، شاہد خاں میو چوہدری ساجد محمود، ڈاکٹر محمد حنیف، ماسٹر یوسف میو، حافظ سلمان طارق، عابد خاں میو، رانا عقیل، ماسٹر اختر حسین، چوہدری الیاس، سعید الحسن میو، م اقبال میو اور عبدالقادر آزاد شریک ہیں

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227
میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان
ماہنامہ
صدائے میو لاہور
نومبر 2025
0321-4990135
ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی

پاکستان صدائے میوفورم کے سابق مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر سرفراز احمد میو کی رہائش گاہ قمر ٹاؤن کوٹرادھا کشن میں تنظیمی معاملات میں بہتری لانے اور نئی قیادت کے انتخاب کے سلسلے میں ہونیوالے پاکستان صدائے میوفورم کے اجلاس میں چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، حاجی محمد اسلم میو، پروفیسر محبوب عالم، ماسٹر محمد عرفان، چوہدری سعید اقبال، سرور خاں میو، چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ، مشتاق احمد صدیقی، سفیان خاں میو اور حافظ سلمان طارق میو شریک ہیں (تصویر: صدائے میو)

مرکزی صدر نے باہم مشاورت سے

پاکستان صدائے میوفورم کی مرکزی، لاہور اور قصور کی ضلعی باڈیز تحلیل کر دیں

نئی قیادت کا انتخاب 5 نومبر کو کیا جائیگا

سابقہ ذمہ داران کی بہترین کارکردگی کے باجود کچھ معاملات میں بہتری لانے کی ضرورت ہے، خاص طور پر ذاتی مصروفیات کی وجہ سے میرے لئے صدارت کی ذمہ داری نبھانا مشکل ہے، چوہدری نعیم حنیف

لاہور اور قصور سے مرکزی ذمہ داران کا انتخاب کیا جائے گا اور تنظیم کی ممبر شپ پر توجہ دی جائے گی، نارووال اور شجاع آباد کے میوسپوت ایوارڈ میں بھر پور شرکت کی جائے گی، مرکزی اجلاس میں فیصلہ

کوٹرادھا کشن (نمائندہ صدائے میو) تنظیمی معاملات میں بہتری لانے اور مرکزی و لاہور، قصور کے ذمہ داران کی کارکردگی پر غور و غوض کرنے کے سلسلے میں پاکستان صدائے میوفورم کا مرکزی اجلاس سابق مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر سرفراز احمد میو کی رہائش گاہ قمر ٹاؤن کوٹرادھا کشن میں منعقد ہوا جس میں چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ، پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری صابر حسین بلا میو، چوہدری سعید اقبال، پروفیسر محبوب عالم، چوہدری سرور شاہین میو، ماسٹر محمد عرفان میو، حاجی محمد اسلم، سرور خاں میو، چوہدری سلیم خاں ایڈووکیٹ، مشتاق احمد صدیقی، ابوسفیان خاں اور حافظ سلمان طارق نے شرکت کی۔ اجلاس میں مرکزی صدر چوہدری نعیم حنیف میو ایڈووکیٹ نے تمام شرکاء سے مشاورت کے بعد مرکزی، ضلع لاہور اور ضلع قصور کی قیادت کی کارکردگی میں بہتری لانے کیلئے تینوں باڈیز تحلیل کر کے 5 نومبر کو نئے سرے سے مرکزی عہدداران کا چناؤ کرنے کا اعلان کیا۔ انہوں نے کہا کہ سابق ذمہ داران کی بہترین کارکردگی کے باجود کچھ معاملات کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے خاص طور پر میری ذاتی مصروفیات ایسی ہیں کہ میں صدارت کی ذمہ داری پوری کرنے سے قاصر ہوں۔ اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ تنظیم کی ممبر شپ پر توجہ دینے کے ساتھ ساتھ مرکزی قیادت کا چناؤ لاہور اور قصور کے ممبران میں سے کیا جائے گا اور 6 نومبر کو نارووال اور 23 نومبر کو شجاع آباد میں ہونے والے میوسپوت ایوارڈ کی تقریبات میں بھر پور شرکت کی جائے گی۔

مون مارکی ساگر پور میں پاکستان صدائے میوفورم نارووال کے اجلاس کے اختتام پر مرکزی رہنماؤں پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین اور حافظ سلمان طارق کے ہمراہ نارووال کے نومنتخب عہدداران کا گروپ فوٹو

کپس کالج کاہنہ کیمپس کی سالانہ تقریب انعامات کے موقع پر پروجیکٹ ڈائریکٹر اعجاز احمد میو اور دیگر صوبائی وزیر تعلیم رانا سکندر حیات کو کپس کالج کی طرف سے مہمان خصوصی کی شیلڈ دیتے ہوئے

قومی مفاد میں شبیر احمد عثمانی کی کارکردگی قابل تعریف ہے، وزیر اعظم

شبیر عثمانی نے وزیر اعظم کو گلگت بلتستان اور کشمیر کے معاملات پر وزیر اعظم کو بریفنگ دی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) وزیر اعظم کے مشیر برائے امورِ کشمیر، گلگت بلتستان اور سیفران حاجی شبیر احمد عثمانی میو نے لاہور میں وزیر اعظم میاں شہباز شریف سے ملاقات کی۔ ملاقات میں شبیر احمد عثمانی نے وزیر اعظم کو وزارت امورِ کشمیر، گلگت بلتستان اور سیفران کی کارکردگی، جاری منصوبہ جات، اور آئندہ کے ترقیاتی اہداف کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی اور گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر میں جاری ترقیاتی منصوبوں، سیاحت کے فروغ، توانائی کے شعبے میں سرمایہ کاری اور بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے حوالے سے پیش رفت سے آگاہ کیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ وفاقی حکومت گلگت بلتستان اور آزاد جموں و کشمیر کے عوام کی ترقی، فلاح و بہبود اور روزگار کے مواقع بڑھانے کے لیے بھر پور اقدامات کر رہی ہے۔ انہوں نے شبیر احمد عثمانی کی کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے انکی کاوشوں کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ وہ قومی مفاد اور ہم آہنگی کے فروغ میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں گے

پرائم منسٹر ہاؤس اسلام آباد میں وزیر اعظم کے مشیر برائے کشمیر و گلگت بلتستان حاجی شبیر احمد عثمانی میو وزیر اعظم پاکستان میاں شہباز شریف سے ملاقات کرتے ہوئے

اعجاز احمد میو جیسے باصلاحیت نوجوان ہمارا سرمایہ ہیں، رانا سکندر حیات

پنجاب کے 316 سکولوں کی ذمہ داری لے کر انکا معیار بلند کرنا کوئی آسان کام نہیں

لاہور (نمائندہ صدائے میو) پنجاب حکومت نے سرکاری سکولوں کا معیار بہتر بنانے کا عزم کر رکھا ہے۔ بہت کم عرصہ میں ہم اپنی کوششوں میں کافی حد تک کامیاب ہو گئے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار صوبائی وزیر تعلیم رانا سکندر حیات خاں نے راشد لطیف میڈیکل کالج آڈیٹوریم ہال میں منعقدہ کپس کالج کاہنہ کیمپس کی تقریب انعامات سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ اعجاز احمد میو کپس کالج کے ذریعے ہی معیاری تعلیم کو فروغ نہیں دے رہے بلکہ پنجاب کے 316 سکولوں سمیت جلالپور پیروالا کا سب سے بڑے کیمپس کی ذمہ داری لے کر سرکاری سکولوں کا تعلیمی معیار بلند کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اعجاز احمد میو جیسے نوجوان ہمارا سرمایہ ہیں۔ کپس کالج کی طرف سے صوبائی وزیر کو پراجیکٹ ڈائریکٹر کپس کالج نے شیلڈ پیش کی اور رانا سکندر حیات نے کپس کالج کے طلباء و طالبات میں انعامات بھی تقسیم کئے۔

چیف ایڈیٹر
حافظ سلمان طارق میو
300-2481227

میوقوم کا واحد نمائندہ ترجمان ماہنامہ
صدائے میو لاہور

نومبر 2025

ایڈیٹر
محمد اکرم میواتی
0321-4990135

مون مارکی (ساگرپور) نارووال میں ہونیوالے پاکستان صدائے میوفورم نارووال کے اجلاس میں پروفیسر سرفراز احمد میو، چوہدری سرور شاہین میو، چوہدریا سماعیل میو، چیئرمین طارق جمیل، چوہدری محمد احمد، چوہدری ساجد خاں، شاہد خاں میو، چوہدری ساجد خاں، ہیڈ ماسٹر یوسف خاں، ڈاکٹر حنیف میو، عابد خاں میو، ماسٹر اختر حسین، رانا عقیل ساجد، چوہدری مشتاق میو، عبدالرحمن میو، چوہدری الیاس، چوہدری طارق، ماسٹر یونس، چوہدری اختر علی، عبدالقادر آزاد، محمد عمیر، ماسٹر جمیل، فیاض میو، محمد فاروق اور حافظ سلمان طارق شریک ہیں (تصویر: صدائے میو)

گوجرانوالہ بورڈ کا میوسپوت ایوارڈ 6 نومبر کو نارووال، جنوبی پنجاب کے بورڈز کا 23 نومبر کو شجاع آباد میں ہوگا

نارووال کے پروگرام کا اہتمام مون مارکی ظفروال روڈ ساگرپور اور شجاع آباد کا پروگرام علی ٹاؤن میں کرنے کا فیصلہ، پروگرامز کی تیاری کے سلسلے میں نارووال اور شجاع آباد میں صدائے میوفورم کے اجلاس

گوجرانوالہ بورڈ کے میو طلباء وطالبات اور قابل فخر سپوتوں کی لسٹ فائنل، جنوبی پنجاب کے طلباء 15 نومبر تک رزلٹ کارڈ جمع کرا سکیں گے، ایوارڈ کیلئے میٹرک کا میرٹ 1100 اور انٹر کا 1050 نمبر رکھا گیا ہے

نارووال / شجاع آباد (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میوفورم نارووال کے زیر اہتمام گوجرانوالہ بورڈ کے تیسرا سالانہ میوسپوت ایوارڈ 6 نومبر کو مون مارکی ظفروال روڈ (ساگرپور) نارووال میں جبکہ پاکستان صدائے میوفورم شجاع آباد کے زیر اہتمام جنوبی پنجاب کے تمام بورڈز کا چوتھا میوسپوت ایوارڈ 23 نومبر کو علی ٹاؤن نزد نیو کچہری شجاع آباد میں ہوگا۔ پروگرامز کیا نتظامات کے سلسلے میں پاکستان صدائے میوفورم نارووال کا اجلاس مون مارکی ساگرپور میں ہوا جس میں مرکزی رہنماؤں پروفیسر سرفراز احمد میو چوہدری سرور شاہین اور صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق میو، نارووال کے سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل میو، چیئرمین چوہدری طارق جمیل میو ایڈووکیٹ، صدر شاہد خاں میو اور جنرل سیکرٹری ڈاکٹر محمد حنیف میو سمیت بڑی تعداد میں معززین برادری نے شرکت کی جبکہ شجاع آباد کا اجلاس جنوبی پنجاب کے چیف آرگنائزر چوہدری ناصر محمود میو کی رہائش گاہ جمیلہ سٹی شجاع آباد میں منعقد ہوا جس میں میزبان سمیت چوہدری حسن خاں، پیر ابراہیم خاں، چوہدری حنیف میو موسیٰ خاں میو، ارسلان ارشد، اسامہ میو، شفیق بلو میو، عزیز الرحمٰن میو اور دیگر معززین برادری نے شرکت کی واضح رہے کہ گوجرانوالہ بورڈ کیلئے میٹرک، انٹر و دینی مدارس اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے نام فائنل کر لئے گئے ہیں جبکہ جنوبی پنجاب کے میوسپوت ایوارڈ کیلئے میٹرک کا 1100 نمبر اور انٹر کا 1050 نمبر میرٹ رکھا گیا گیا اور رزلٹ کارڈ جمع کرانے کی آخری تاریخ 15 نومبر مقرر کی گئی ہے۔

چوہدری محمود احمد، ماسٹر اختر حسین، رانا عقیل ساجد، چوہدری اختر علی، چوہدری طارق میو، چوہدری الیاس میو، عابد خاں میو، صابر حسین میو، ہیڈ ماسٹر یوسف خاں، عبدالقادر آزاد، ڈاکٹر سعید احمد میو

پاکستان صدائے میوفورم ضلع نارووال کے عہدداران کا انتخاب

چوہدری اسماعیل سرپرست اعلیٰ، طارق جمیل چیئرمین، شاہد خاں میو صدر منتخب

چوہدری ساجد محمود سینئر نائب صدر، ماسٹر اختر حسین، عبدالرحمٰن، اختر علی نائب صدر، ڈاکٹر حنیف میو جنرل سیکرٹری ہونگے

دیگر عہدداران میں الیاس میو، رانا عقیل، عابد خاں میو، ہیڈ ماسٹر یوسف خاں، صابر حسین، عبدالقادر اور ڈاکٹر سعید میو شامل ہیں

نارووال (سٹاف رپورٹر) پاکستان صدائے میو نارووال کی رابطہ کمیٹی کا بھرپور اجلاس چوہدری اسماعیل میو کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں مرکزی سیکرٹری جنرل پروفیسر سرفراز احمد میو، مرکزی فانس سیکرٹری سرور شاہین میو اور حافظ سلمان طارق کی نگرانی اتفاق رائے سے صدائے میوفورم ضلع نارووال کے عہدداران کا انتخاب کیا گیا جس کے مطابق چوہدری محمد اسماعیل میو (دھم تھل) سرپرست اعلیٰ، چوہدری محمود احمد میو (نونار) سرپرست، چوہدری طارق جمیل (ساگرپور) چیئرمین، شاہد خاں میو (چندووال) صدر، چوہدری ساجد محمود میو (فاروق آباد) سینئر نائب صدر، ماسٹر اختر حسین میو (شیخم) نائب صدر اول، عبدالرحمٰن میو (شاہد یکے) نائب صدر دوئم، چوہدری محمد طارق میو (جبرووالی) نائب صدر سوئم، چوہدری اختر علی میو (گجوکے) نائب صدر چہارم، ڈاکٹر حنیف میو (نارووال یونیورسٹی) جنرل سیکرٹری، چوہدری الیاس میو (فاروق آباد) ایڈیشنل سیکرٹری، رانا عقیل ساجد میو (رجادہ) جوائنٹ سیکرٹری، عابد خاں میو (نارووال سٹی) انفارمیشن سیکرٹری، صابر حسین میو (چندووال) فنانس سیکرٹری، معاون فنانس سیکرٹری، ہیڈ ماسٹر یوسف خاں (کوٹلی صدیق) اور عبدالقادر آزاد (ڈومالہ) ڈاکٹر سعید احمد میو (شورکوٹ) میڈیا سیکرٹری جبکہ محمد طارق میو (جیرووالی) مشتاق خاں (ترکھانوالی) سعید الحسن اور ماسٹر خالد کبیر (جہانیاں) ضلع کے ایگزیکٹو ممبر ہونگے۔

چوہدری اسماعیل میو، چوہدری طارق جمیل، شاہد خاں میو

ڈاکٹر محمد حنیف میو، چوہدری ساجد محمود، عبدالرحمٰن میو

صدائے میوفورم مترانوالی کے صدر چوہدری احمد علی میو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے

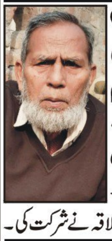

ڈسکہ (نمائندہ صدائے میو) ڈسکہ کے نواحی قصبہ مترانوالی کی معروف شخصیت، صدائے میوفورم مترانوالی کے صدر اور میو اتحاد کے سابق صدر چوہدری احمد علی میو طویل علالت کے بعد وفات پا گئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

وڈالہ سندھواں کا نوجوان یونان میں ٹریفک حادثہ میں جاں بحق

ڈسکہ (نمائندہ صدائے میو) وڈالہ سندھواں کا نوجوان شعیب اللہ میو یونان کے شہر انوفیتا میں ٹریفک حادثہ میں جاں بحق ہوگیا۔ جنازہ 21 اکتوبر کو ایکا گراؤنڈ وڈالہ سندھواں میں ادا کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

معروف مذہبی شخصیت، صدائے میو مشاورتی گروپ کے ممبر مولانا محمد اسلم میو انتقال کر گئے

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) پتوکی کے نواحی گاؤں بہڑوال کی معروف مذہبی شخصیت مولانا محمد اسلم میو قضائے الٰہی سے وفات پاگئے۔ جنازہ میں علمائے کرام اور صدائے میوفورم کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں معززین علاقہ نے شرکت کی۔

وڈالہ سندھواں کے چوہدری جمعہ خاں میو وفات پاگئے

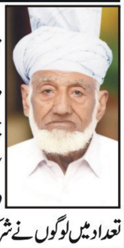

ڈسکہ (نمائندہ صدائے میو) تحریک انصاف کے رہنما چوہدری طارق محمود میو کے والد محترم چوہدری جمعہ خاں میو وڈالہ سندھواں میں قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

نارووال میں میوسپوت ایوارڈ سے میو ایمپلائز اور میو گاؤں کی ڈیٹا شماری کا باقاعدہ آغاز کیا جائیگا، شاہد خاں

نارووال (نمائندہ صدائے میو) پاکستان صدائے میوفورم ضلع نارووال کے نومنتخب صدر شاہد خاں میو نے کہا ہے دو ماہ قبل ہم نے نارووال میں میو ایمپلائز اور میو دیہاتوں کی ڈیٹا شماری کا آغاز کیا تھا لیکن ناگزیر وجوہات کی بنا پر کام کا تسلسل جاری نہ رہ سکا۔ انہوں نے کہا کہ میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری بڑی اہمیت کی حامل ہے اس لئے سب کو اس کی طرف سنجیدگی سے کام کرنا چاہیئے تاکہ جلد از جلد تمام میو ایمپلائز کا ڈیٹا جمع کر کے اس کے مقاصد کی طرف قدم بڑھایا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ انشاء اللہ نارووال میں 6 نومبر کو ہونے والے میوسپوت ایوارڈ سے باقاعدہ میو ایمپلائز اور تمام میو دیہاتوں کی ڈیٹا شماری کا باقاعدہ آغاز کر دیا جائے گا اس کیلئے صدائے میوفورم نارووال کے ذمہ داران پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی جائیں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہماری کوشش ہے کہ سب سے پہلے کام مکمل کر کے تمام ڈیٹا صدائے میو کی ٹیم کے حوالے کریں۔

جہانگیر پارک مین فیروز پور روڈ لاہور میں ادبی تنظیم بزم اخگر کے زیر اہتمام ہونے والے ماہانہ مشاعرہ کے موقع پر اسد اللہ ارشد میو، کلیم خاں کلیم میو اور دیگر شعراء کا گروپ فوٹو ....

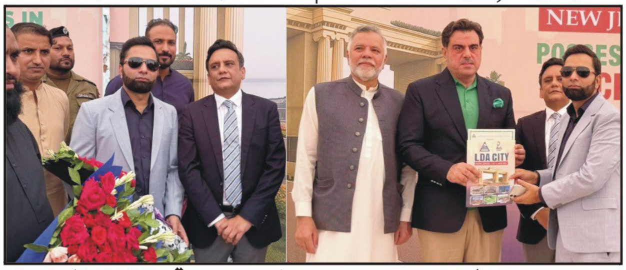

ایل ڈی اے سٹی میں چار بلاکس کے پلاٹ ہولڈرز کو قبضہ دینے کی تقریب کے موقع پر ایل ڈی اے سٹی ڈیلز یونین کے صدر حافظ شہریار ظفر میو صوبائی وزیر ہاؤسنگ بلال یٰسین اور دیگر مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے

نارووال میں کچھ منفرد اور اچھا کرنے کی کوشش کرینگے، چوہدری اسماعیل میو

شہید اجمل خاں کے بعد صدائے میو کی ٹیم ہی اچھا کام کر رہی اسی لئے اس کا حصہ بنے ہیں، سرپرست اعلیٰ ضلع نارووال

نارووال میں بڑی بڑی نامور شخصیات نے جنم لیا اور اپنی صلاحیتوں سے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اپنے علاقے کا نام روشن کیا۔ چند سال پہلے تک پسماندہ ترین علاقہ سمجھا جانے والا نارووال اب تمام سہولیات سے آراستہ ہو چکا ہے اور علمی کی بستی کے نام سے مشہور ہے۔ جہاں دوسری برادریوں کے لوگوں نے اپنے اپنے شعبوں میں نام کمایا وہیں میو قوم کے بہت سے لوگوں نے بھی تیزی سے ترقی کی منازل طے کیں۔ تحصیل ظفروال کے نواحی قصبہ دھم تھل سے اپنی وقت کی نامور شخصیت چوہدری بڈھن خاں میو کے بیٹے چوہدری

اسماعیل میو اس وقت اپنی قوم کی خدمت میں پیش پیش نظر آ رہے ہیں۔ قوم کی فلاح اور بہتری کی جب بھی بات کی جاتی ہے تو پاکستان صدائے میو فورم ضلع نارووال کے سرپرست اعلیٰ چوہدری اسماعیل میو سب سے پہلے بے لوث اپنی خدمات پیش کرنے میدان میں اُترتے ہیں۔ وہ اپنی قوم کیلئے کیا سوچ رکھتے ہیں اور نفسا نفسی کے اس دور میں اپنی برادری سے کیا امید رکھتے ہیں آیئے چوہدری اسماعیل میو کی زبانی ہی جانتے ہیں۔

صدائے میو:۔ چوہدری صاحب آپ کی گوت اور کاروباری مصروفیات کیا ہیں:۔

چوہدری اسماعیل میو: ہماری گوت گوروال پچھلا گاؤں نگہینہ ہے۔ میں بہت بڑا کاروباری بندہ تو نہیں لیکن ذمینداره، سردار میرج ہال سمیت کئی مصروفیات ہیں جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ہر نعمت سے نواز رکھا ہے۔

صدائے میو:۔ آپ کونسلر اور ناظم بھی رہے کیا آپ سے پہلے بھی فیملی سے کوئی سیاست میں تھا؟۔

چوہدری اسماعیل میو:۔ میرے والد صاحب چوہدری بڈھن خاں اور چوہدری خالد میو سب سے پہلے کونسلر رہے۔ والد صاحب نے اپنی قوم کی بہت خدمت کی اسی لئے بھلے وقتوں میں برادری کی واحد تنظیم انجمن اتحاد و ترقی میوات کی پاگ نارووال میں والد صاحب کے سر پر ہی رکھی گئی اس کے بعد انہوں نے برادری کے کہنے پر صوبائی کا الیکشن لڑنے کا اعلان کیا لیکن ساگر پور والوں نے چوہدری نظام دین کا نام پیش کیا تو والد صاحب قومی مفاد میں پیچھے ہٹ گئے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے میں پہلے کونسلر منتخب ہوا اور 2005ء کے الیکشن میں یونین کونسل دھم تھل کا ناظم بن گیا۔

صدائے میو:۔ آپ کی اپنی برادری کی کس کس تنظیم سے وابستگی رہی؟۔

چوہدری اسماعیل میو:۔ پہلے ہم انجمن اتحاد و ترقی میوات میں کام کرتے رہے۔ شہید اجمل خاں نے

انٹرویو: ڈاکٹر سعید احمد میو

کام شروع کیا تو ساری تنظیمیں دم توڑ گئیں اور ہم بھی میو اتحاد کا حصہ بن گئے۔ اجمل خاں کی شہادت کے بعد میو اتحاد بھی غیر فعال ہو گیا۔ چند سال پہلے نارووال میں پاکستان صدائے میو فورم کے نام سے کام شروع ہوا تو ہم بھی اسکا حصہ بن گئے۔ ہمارا مقصد صرف کام کرنا تھا چاہے وہ کسی بھی پلیٹ فارم سے ہی ہو۔

صدائے میو:۔ چوہدری صاحب اب برادری میں تنظیمیں تو بہت سی بنی ہوئی ہیں اور کچھ نہ کچھ کام بھی کر رہی ہیں اس کے باوجود آپ نے صدائے میو فورم کا ہی انتخاب کیوں کیا؟۔

چوہدری اسماعیل میو:۔ جی آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ صدائے میو جیسا کوئی بھی تنظیم کام نہیں کر رہی۔ ہر سال قوم کے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیلئے پروگرامز کرنا، غریب بچیوں کی شادیاں کرنا، برادری کے ہر معاملے میں اپنا کردار ادا کرنا یہ صدائے میو فورم کی ٹیم کا ہی خاصہ ہے باقی تو سب باتیں اور سوشل میڈیا کا دکھلاوا ہے جس کی کوئی اہمیت نہیں۔

صدائے میو:۔ 6 نومبر کو آپ لوگ نارووال میں تیسرا میو سپوت ایوارڈ کر رہے ہیں آپ کے خیال میں اس کے کیا اثرات سامنے آئے ہیں؟۔

چوہدری اسماعیل میو:۔ کوئی بھی اچھا اور مثبت کام کیا جائے تو اس کے اثرات تو سامنے آتے ہیں۔ تعلیم کی وجہ سے ہی الٹرا کیمیکلز والے نجم الحسن کی فیملی کا کاروبار اور فلاحی خدمات میں نام ہے، ورک گاؤں کے محمد علی میو ایف بی آر کے کمشنر سمیت بہت سے لوگ ہیں جو ترقی کر کے ملک و قوم کی خدمت کر رہے ہیں اور آج ہماری برادری میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کی وجہ بھی غوطہ فتح گڑھ سے تعلق رکھنے والے حافظ سلمان طارق ہیں جو ہمارے لئے فخر کی بات ہے اسی لئے ہم میو سپوت ایوارڈ کے پروگرام کر رہے ہیں تا کہ ہماری قوم کے طلباء کا حوصلہ بڑھے اور اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ ہر سال ایوارڈ لینے والے طلبہ کی تعداد میں اضافہ ہی اس کے اثرات ہیں۔

صدائے میو: چوہدری صاحب صدائے میو فورم نارووال کی نئی ٹیم سے کیا توقع رکھی جائیں؟۔

چوہدری اسماعیل میو: ماشاء اللہ ساتھیوں نے باہم مشاورت سے بہت اچھے ساتھیوں کو عہدے دیئے ہیں امید ہے کہ نئی ٹیم نارووال میں اپنی قوم کی بہتری کیلئے ضرور کچھ منفرد اور اچھا کرنے کی کوشش کرے گی۔

میواتی چوک سرجانی میں ہونیوالے پاکستان میو اتحاد ضلع ویسٹ کے جلسہ سے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، شمس العارفین، محمد الیاس نکہ میو، شہاب الدین مالبیا، محمد اصغر میو، محمد اسحاق میو، محمد احسان میو راجپوت، علی جان میو، محمد ارشد میو، شوکت علی، حاجی ابراہیم میو اور عبدالمجید خطاب کر رہے ہیں

اجمل خان سے پہلے پاکستان کیلئے سب سے زیادہ قربانیاں دینے والی میو قوم کی کوئی شناخت نہیں تھی
حاجی افضل خان

ایک پلیٹ فارم پر متحد ہوئے بنا شہید قائد کا مشن مکمل نہیں ہوسکتا، کسی بھی تنظیم کی کامیابی کے لئے کارکنوں کا یکجان ہوتا ہے۔ شمس العارفین، محمد الیاس نکہ میو، شہاب الدین مالبیا، اصغر علی میو، محمد احسان میو

جس شہید قائد نے میو قوم کو شناخت دی اس کی تنظیم ہی قوم کی نمائندگی اور ترجمانی کرسکتی ہے۔ سرجانی میں میو اتحاد کے جلسے سے محمد اسحاق میو، علی جان میو، محمد ارشد میو، اویس میو، حاجی ابراہیم اور دیگر کا خطاب

کراچی (نمائندہ/علی جان میو) شہید اجمل خاں میو نے میو اتحاد کے نام سے جو پودا لگایا تھا وہ وقت کے ساتھ ساتھ تناور درخت بنتا جا رہا ہے ہمیں اس بات پر فخر ہے کہ میو قوم کی شناخت کی اجمل خاں میو کی محنت اور قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ ان خیالات کا اظہار میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو نے میواتی چوک سرجانی کراچی میں میو اتحاد کے بڑے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میو اتحاد سے پہلے کسی کو علم نہیں تھا کہ میو برادری کے لوگ کہاں کہاں آباد ہیں اور کتنی تعداد میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اجمل خاں نے اپنی قوم میں جو بیداری پیدا کی اسی کی وجہ سے ہماری قوم کے لوگ سیاست سمیت تمام شعبہ ہائے زندگی میں پیش پیش نظر آرہے ہیں۔ ہماری ذمہ داری ہے کہ اس صورتحال سے فائدہ اُٹھا کر اپنی قوم کو میو اتحاد کے پلیٹ فارم پر متحد کریں۔ انہوں نے کامیاب جلسہ منعقد کرنے پر ضلع ویسٹ اور سرجانی کے کارکنوں کو مبارکباد بھی دی۔ میو اتحاد کے سینئر وائس چیئرمین شمس العارفین، مرکزی سینئر نائب صدر محمد الیاس نکہ میو، مرکزی انفارمیشن سیکرٹری شہاب الدین میو، سندھ کے نائب صدر اسحاق میو، جنرل سیکرٹری محمد اصغر میو، کراچی کے صدر احسان میو اور دیگر ذمہ داران علی جان میو، ارشد میو، حاجی ابراہیم اور باقی مقررین نے کہا کہ ایک پلیٹ فارم پر متحد ہوئے بنا شہید اجمل خاں کا مشن مکمل نہیں کیا جاسکتا۔ میو اتحاد ہی واحد تنظیم ہے جو اپنی قوم کی نمائندگی اور ترجمانی کرسکتی اس لئے ہمیں اپنے مخلص کارکنوں پر فخر ہے۔ جلسہ میں چیئرمین حاجی افضل خاں نے ضلع ویسٹ اور سرجانی کے عہدداران سے حلف بھی لیا۔

سرجانی میں پاکستان میو اتحاد ضلع ویسٹ اور سرجانی ٹاؤن کے نومنتخب عہدداران حلف دینے کے بعد چیئرمین حاجی افضل خاں میو کے ہمراہ اظہار یکجہتی کرتے ہوئے

میو اتحاد ضلع ویسٹ اور سرجانی ٹاؤن کے عہدداران کا اعلان کر دیا گیا

ارشد میو ضلع کے صدر، حسین میو سینئر، حنیف میو نائب صدر، عابد شکور جنرل سیکرٹری، اسلم میو فنانس سیکرٹری اور علی جان پریس سیکرٹری ہونگے

اویس میو سرجانی کے صدر، اقبال میو نائب صدر، دین محمد جنرل سیکرٹری، قمر میو جوائنٹ، شوکت علی فنانس، عثمان میو پریس سیکرٹری نامزد

کراچی (رپورٹ/علی جان میو) چیئرمین حاجی افضل خاں میو کی ہدایت پر میو اتحاد سندھ کے نائب صدر ہنگامی بنیادوں پر میو اتحاد ضلع ویسٹ اور سرجانی ٹاؤن کی تنظیم سازی مکمل کر کے عہدداران کا اعلان کر دیا جس کے مطابق محمد ارشد میو ویسٹ کے صدر، حسین میو سینئر نائب صدر، محمد حنیف میو نائب صدر، عابد شکور میو جنرل سیکرٹری، نثار احمد جوائنٹ سیکرٹری، اسلم میو فنانس سیکرٹری، رمضان میو ڈپٹی فنانس سیکرٹری، علی جان میو پریس سیکرٹری لیاقت علی آفس سیکرٹری اور شریف میو ڈپٹی آفس سیکرٹری جبکہ اویس میو سرجانی ٹاؤن کے صدر، عبدالمجید میو سینئر نائب صدر، محمد اقبال میو ائب صدر، دین محمد میو جنرل سیکرٹری، قمر میں جوائنٹ سیکرٹری، شوکت علی میو فنانس سیکرٹری، حاجی ابراہیم میو ڈپٹی فنانس سیکرٹری، عثمان میو پریس سیکرٹری، محمد عثمان آفس سیکرٹری اور عبدالرشید میو ڈپٹی آفس سیکرٹری منتخب کئے گئے۔

گوٹھ بمبو خاں کے 65 سالہ الیاس میو انتقال کر گئے

کوٹری (نمائندہ صدائے میو) گوٹھ بمبو خاں کے رہائشی 65 سالہ محمد الیاس میو مختصر علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ جنازہ میں پاکستان میو اتحاد کے رہنماؤں سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

حیدرآباد کا میو نوجوان ڈینگی کا شکار ہو کر زندگی کی بازی ہار گیا

حیدرآباد (نمائندہ صدائے میو) لطیف آباد نمبر 9 میں ای اون کے ڈائریکٹر محمد عاصم میو ڈینگی کا شکار ہو کر زندگی کی بازی ہار گیا۔ جنازہ میں بڑی تعداد میں معززین شہر نے شرکت کی اور لواحقین سے اظہار افسوس کیا۔

میو اتحاد کے چیئرمین حاجی افضل خاں میو، ممبر سندھ اسمبلی ایڈووکیٹ راشد خاں، میو اتحاد کے دیگر رہنما محمد الیاس نکہ میو حاجی عبدالحکیم میو، راشد حسین میو، حسن چاندو میو، احسان میو اور شمس الدین ٹنڈو الہیار میں ملاقات کرتے ہوئے

کراچی کے ضلع ویسٹ اور سرٹاؤن کی تنظیم سازی کے موقع پر منعقدہ اجلاس کے موقع پر محمد اسحاق میو، علی جان میو، محمد ارشد میو، محمد حنیف میو، فتح محمد میو، اویس میو، دین محمد، شوکت علی، حسین میو، نثار علی اور دیگر کا گروپ فوٹو

سندھ میں شادیوں کا سیزن عروج پر، رسم تاریخ اور منگنیوں کی تقریبات

میو تنظیمات کے رہنما کہیں براتوں میں شریک تو کہیں استقبال کرنے والوں شامل

کراچی/حیدرآباد (نمائندہ صدائے میو) ہر سال کی طرح موسم تبدیل ہوتے ہی سندھ بھر میں شادیوں کا سیزن عروج پر پہنچ گیا۔ شادیوں کے ساتھ ساتھ رسم تاریخ اور منگنی کی تقریبات بھی ہورہی ہیں۔ تمام میو تنظیمات کے رہنما شادی بیاہ کی تقریبات میں کہیں بطور مہمان تو کہیں استقبال کرنے والوں میں نظر آرہے ہیں۔ عیدالفطر کا شادیوں کا سیزن جاری رہے گا اور عید گرتے ہی دوبارہ سے سلسلہ شروع ہوجائے گا۔

نصرپور کے عبدالرحمٰن میو رائیونڈ کے گاؤں میں وفات پا گئے

نصرپور (نمائندہ صدائے میو) ٹنڈو الہیار کے قصبہ نصرپور کے عبدالرحمٰن میو اکبر پر یا رائیونڈ کے نواحی گاؤں جیا بگا میں پا گئے۔ جنازہ نصرپور میں ادا کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں معززین نے شرکت کی۔

کراچی میں میوات ویلفیئر ٹرسٹ کے نام سے ایک اور تنظیم بن گئی

نئے ٹرسٹ کے تمام ذمہ داران کا تعلق میو اتحاد سے ہے، برکت علی میو صدر ہونگے

کراچی (نمائندہ صدائے میو) کراچی میں میوات ویلفیئر ٹرسٹ کے نام سے ایک اور تنظیم بن گئی جس کے صدر برکت علی میو، نائب صدر ماسٹر جاوید میو، جنرل سیکرٹری محمد جاوید میو، ڈپٹی جنرل سیکرٹری لیاقت علی میو، فنانس سیکرٹری شوکت علی میو، میڈیا سیکرٹری علی جان میو جبکہ محمد کیف میو کوارڈی نیٹر ہونگے۔ نئے ٹرسٹ کے تمام ذمہ داران کا تعلق پاکستان میو اتحاد سے ہے الگ نام سے کام کرنے کی وجہ سامنے نہیں آئی۔

ٹنڈو الہیار میں میو اتحاد کے رہنما اور صدائے میو کے ممبر رضاء الرحمٰن میو کے بیٹے علی رضا میو کی شادی کی تقریبات میں میو اتحاد کے مرکزی قائدین حاجی عبدالحکیم میو، غلام نبی میو ایڈووکیٹ، محمد الیاس نکہ میو، صوبائی اور ضلعی رہنماؤں محمد اصغر میو، عبدالعزیز نکو میو، محمد حسن چاندو میو، محمد عمر میو، حاجی محمد حیات میو، ٹھیکیدار رمضان میو، محمد وسیم میو، عبدالرحمٰن میو، محمد افضل میو، ذیشان میو، محمد عارف میو، فضل محمد میو اور عبدالرزاق میو کا دلہا اور میزبان رضاء الرحمٰن میو کے ہمراہ گروپ فوٹو ....

ادبی تنظیم میواتی دنیا کی 17 ویں سالگرہ کے موقع دفتر ڈیوائن گارڈن لاہور میں ہونیوالے مشاعرہ میں شریک معروف شعراء کرامت بخاری، محمد علی صابری، طارق واصفی، ماہ جبیں ملک، ڈاکٹر طاہر شبیر میو، اسد اللہ ارشد میو، کلیم خاں کلیم میو، امین شیخ، رضا عباس رضا، شہزاد واثق، تنویر دانش، کرنل (ر) محمد علی میو، وایت احمد فاروقی، طاہر محمود ہاشمی، شفیق بیگ چغتائی، شوکت علی ناز، عثمان محمود، سید باصر زیدی، ملک سکندر، نرگس نور، اسلم شوق، لیاقت لاہور اور دیگر کا گروپ فوٹو جبکہ آخری تصویر میں میواتی دنیا کے سرپرست اعلیٰ جمیل احمد میو خطاب کر رہے ہیں اور ساتھ کرنل (ر) محمد علی میو بھی بیٹھے ہیں

اجتماعی معاملات میں میو میڈیا کا کردار جرات مندانہ ہونا چاہیئے 2 نومبر کو میو میڈیا کانفرنس ہو گی

میو قوم کے جتنے بھی لوگ سوشل یا پرنٹ میڈیا سے وابستہ ہیں انہیں چاہیئے کہ ایک دوسرے کی مخالفت کرنے کی بجائے میڈیا کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے متحد ہو کر ہر اجتماعی معاملے میں متفقہ موقف اختیار کریں

کچھ لوگ ذاتی انا کی خاطر قومی مفاد کے منافی کام ہی نہیں کر رہے حق سچ کی بات کرنے والوں کو دھمکیاں بھی دیتے ہیں۔ میو ایکسپریس نیوز کی برف سے بلائی گئی میو میڈیا مشاورتی کانفرنس کے شرکاء کا اظہار خیال

لاہور (نمائندہ صدائے میو) برادری کے اجتماعی معاملات میں کردار ادا کرنے کے سلسلے میں میو ایکسپریس نیوز کی طرف سے لاہور میں میو میڈیا مشاورتی کانفرنس منعقد کی گئی جس میں رہبر میوات کی طرف سے ریاض نور میو، فراز میو، صدائے میو کی طرف سے محمد اکرم میواتی، حافظ سلمان طارق، میو ایکسپریس کی طرف سے پرویز اقبال میو، امجد شریف میو، عزم نیوز کی طرف سے احسان خاں میو، دانش علی میو اور سماجی شخصیت حاجی نور محمد میو نے شرکت کی۔ شرکاء اجلاس نے کہا کہ جتنے بھی میو سوشل یا پرنٹ میڈیا سے وابستہ ہیں انہیں چاہیئے کہ ایک دوسرے کی مخالفت کرنے کی بجائے میڈیا کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اجتماعی معاملات میں متحد ہو کر ہر اجتماعی معاملے میں متفقہ موقف اختیار کریں۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگ ذاتی انا کی خاطر نہ صرف قومی مفاد کے منافی کام کر رہے ہیں بلکہ حق کی سچ کی بات کرنے والوں دھمکیاں بھی دی جاتی ہیں جو کہ میو میڈیا کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ اس موقع پر فیصلہ کیا گیا اجتماعی معاملات میں جرات مندانہ متفقہ کا لائحہ عمل اختیار کرنے کیلئے 2 نومبر کو لاہور میں میو میڈیا کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں بلاتفریق تمام میو میڈیا کے نمائندوں کی شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ کانفرنس میں میو میڈیا کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے اور اجتماعی معاملات میں اس کے کردار کو مستحکم بنانے کیلئے بھی متفقہ فیصلے کیئے جائیں گے۔

لاہور میں میو ایکسپریس نیوز کی طرف سے بلائی گئی میو میڈیا مشاورتی کانفرنس میں حاجی نور محمد میو، ریاض نور میو، پرویز اقبال میو، محمد اکرم میواتی، امجد شریف میو، احسان خاں میو، حافظ سلمان طارق اور دانش علی شریک ہیں

وڈالہ سندھواں (ڈسکہ) میں چوہدری عمران حرمت میو کی بیٹی کی شادی کی تقریب میں سابق ناظم چوہدری عبدالوحید میو، چوہدری سجاد خاں ڈھنگل، چوہدری عابد محمود، چوہدری محمد سعید میو اور دیگر کا گروپ فوٹو

پتوکی کے معروف شاعر وسماجی شخصیت حاجی بشیر احمد سحر میو وفات پا گئے

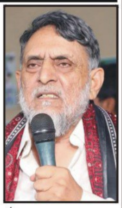

پتوکی (نمائندہ صدائے میو) پتوکی کے معروف شاعر وسماجی شخصیت جے یو پی کے ضلعی صدر، اویس میو ایڈووکیٹ اور محمد علی میو کے والد محترم حاجی بشیر احمد سحر میو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ جنازہ میں علاقہ بھر کی معروف سیاسی وسماجی شخصیات سمیت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔

میواتی دنیا کا مقصد اپنی قوم کی تاریخ وثقافت کے فروغ کے سوا کچھ نہیں: جمیل احمد میو

میواتی دنیا کی سرپرست نے قوم کے ادبی وثقافتی معاملات پر وسائل صرف کیئے ہیں وہ قوم بھی احسان ہے، کرنل محمد علی، اسد اللہ

میواتی دنیا کی 17 سالہ ادبی خدمات کا ہی نتیجہ ہے کہ آج غیر میو بھی میواتی میں شاعری کر رہے ہیں، کرامت بخاری، ڈاکٹر طاہر

لاہور (نمائندہ صدائے میو) ادبی تنظیم میواتی دنیا کے 17 ویں یوم تاسیس کے موقع پر 24 اکتوبر کو ڈیوائن گارڈن لاہور میں بڑے مشاعرے کا اہتمام کیا گیا جس میں بڑی تعداد میں اردو، میواتی اور پنجابی شعراء نے شرکت کرکے اپنا اپنا کلام سنایا۔ مشاعرے کے اختتام پر میواتی دنیا کی 17 سالہ ادبی وثقافتی خدمات پر کیک کاٹنے کے بعد میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو نے کہا کہ میواتی دنیا کا مقصد اپنی قوم کی تاریخ وثقافت اور ادب کے فروغ کے سوا کچھ نہیں۔ الحمد اللہ ہمیں خوشی ہے کہ ہم نے اس معاملے میں اپنی ذمہ داری پورنے کرنے کی کوشش کی ہے۔ میو تنظیمات کونسل کے کوارڈی نیٹر کرنل (ر) محمد علی میو، میواتی دنیا کے سیکرٹری اسد اللہ ارشد میو، معروف شعرا، کرامت بخاری، ڈاکٹر طاہر شبیر میو اور دیگر نے کہا کہ میواتی دنیا کے سرپرست نے اپنی قوم کے ادبی وثقافتی، میواتی زبان اور تاریخی معاملات کے فروغ میں جس فراغ دلی سے اپنے وسائل صرف کیئے ہیں وہ قوم پر احسان سے کم نہیں۔ انہوں نے کہا کہ میواتی دنیا کی ادبی خدمات کا ہی نتیجہ ہے کہ آج بہت سے غیر میو بھی میواتی زبان میں میں شاعری کر رہے ہیں۔

میواتی دنیا کے سرپرست جمیل احمد میو، کرنل (ر) محمد علی میو، اسد اللہ ارشد میو، ڈاکٹر طاہر شبیر میو اور کرامت بخاری میواتی دنیا کی 17 ویں سالگرہ کا کیٹ کاٹتے ہوئے

صدائے میو فورم قصور کے سابق صدر راشد ظفر میو ڈیڑھ ماہ قومہ میں رہنے کے بعد انتقال کر گئے

قصور (نمائندہ صدائے میو) صدائے میو فورم قصور کے سابق صدر اور شہید اجمل خاں کے جانثار ساتھی راشد ظفر میو ڈیڑھ ماہ قومہ میں رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ تھے بھلو میں ہونیوالے جنازہ میں بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مرحوم ڈیڑھ ماہ قبل ٹریفک حادثہ میں زخمی ہوئے تھے۔

مہنگائی اور حالات کی سنگینی کے باجود شادیوں میں لین دین عروج پر

شادیوں کا سیزن زور پکڑ رہا ہے، جہیز اور گاڑیوں کی نمائش میں کمی دیکھنے میں آئی ہے

کئی مقامات پر بارات زیادہ لانے پر دلہا اور دلہن والوں میں تکرار بھی دیکھی گئی

لاہور (نمائندہ صدائے میو) گرمی کا زور ٹوٹتے ہی شادیوں کا سیزن زور پکڑ گیا۔ مہنگائی اور حالات کی سنگینی کے باوجود شادیوں میں لین دین اپنے عروج پر ہے لیکن جہیز اور گاڑیوں کی نمائش میں پہلی بار کمی دیکھنے میں آئی ہے البتہ کئی مقامات پر بارات بہت زیادہ لانے پر کھانا کم پڑنے کی وجہ سے دلہا اور دلہن والوں میں تکرار کے واقعات ہوئے ہیں۔ مختلف لوگوں کی طرف سے سادگی سے شادی کرنے کی مہم کا کوئی خاص اثر دکھائی نہیں دیا اس بارے میں کئی معززین کا کہنا ہے کہ جو لوگ سادگی کی باتیں کرتے ہیں وہ خود اپنے بچوں کی شادیوں میں گاڑیوں کا لین دین کرتے رہے ہیں اس لئے ان کی باتوں کو لوگ سنجیدہ لینے کو تیار نہیں۔

جہیز کیخلاف قانون موثر بنانے کے فیصلے کے باجود حکومت کی خاموشی

گذشتہ ماہ تمام تجاویز کو حتمی شکل بھی دے دی گئی تھی مگر تا حال عملدرآمد کا آڈر نہیں کیا گیا

حکومت کو شادی بیاہ میں ڈیمانڈ اور نمائش کرنیوالوں کیخلاف فوری ایکشن لینا چاہیئے

لاہور (نمائندہ صدائے میو) گذشتہ ماہ قومی کمیشن برائے وقار نسواں کے اجلاس میں جہیز پر پابندی اور غیر ضروری تحائف وسامان کی روک تھام کے قانون کو موثر بنانے کا فیصلہ کرکے مختلف اداروں سے تجاویز لے کر انہیں حتمی شکل بھی دے دی گئی اور اعلان کیا گیا کہ جہیز اور غیر ضروری تحائف کیخلاف قانون کے نفاذ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرکے ہر طریقے سے قانون کو نافذ کرکے موثر بنایا جائے گا لیکن تا حال اس فیصلے کا کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ شادی بیاہ میں پہلے کی طرح فضول خرچیاں اور لین دین کا سلسلہ جاری ہے۔ حکومت کو چاہیئے کہ وہ فوری طور پر جہیز اور اس کی ڈیمانڈ کیخلاف قانون پر عملدرآمد کرانے کا اعلان کرے۔

ڈسٹرکٹ سپورٹس کمپلیکس قصور میں شاس فوڈ کرکٹ ٹورنامنٹ کے فائنل کے بعد پاکستان صدائے میو فورم قصور کے صدر انجینئر امین خاں، صدائے میو کے چیف ایڈیٹر حافظ سلمان طارق، شاس فوڈز کے چیف ایگزیکٹو سرور خاں میو اور دیگر مہمان کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کرتے ہوئے

سلسلہ وار

گھُرچڑھی میوخاں

گھرچڑھی اور میوخاں کی دعا کی قبولیت

گذشتہ سے پیوستہ

''ماتا! ہم کال کا گھر سُو نکلا ہاں۔ ماباپ باٹ دیکھ را ہوئیں گا پھر کدی سہی۔ یا کے ساتھ ای گھرچڑھی نے جیب سُو گیارھے روپیہ نکالا اور گوجری کو ہاتھ پکڑ کے وا کی ہتھیلی پہ دھر دیا''۔

ای کہا؟۔

''میری ماتا کی بھیٹ''

میرا بیرا تیرا یگ پڑنا ہی مولُو سو بھیٹن کی بھیٹ آں۔ تہارو بڈھپن اے۔ اتیک کچھ دے کے بی کہا کچھ کسر رہ گی اے؟۔

ای تو تیرو دان اے اور ای تیری بھیٹ۔

دونون میں فرق تو ہے ناں۔

گوجری نے بند مٹھی کے ساتھ پھروا کا گلا میں بانہہ گیر دی۔

''بھگوان میرا بیران نے سدا سکھی اور سلامت راکھیو''

پھروا کا دونوں کندھان پہ بانہہ دھر کے بولی:

''اللہ! تم بھائین کی جوڑی اے بنائی راکھے۔

پھروا نے گھرچڑھی کا دونوں ہاتھ پکڑ کے کہی:۔

''بھایا! آج تیک تیں نے اپنو ناؤں تو بتایو ای ناں کوئی پوچھے گو تو کہا بتاؤں گی''۔

ماتا! میرو ناؤں گھرچڑھی اے۔ چاؤنڈا کا خدا بکس کو ہوں اور میرا بڈا بھائی کو ناؤں میوخاں ہے، ہماری ما کو ناؤں جیونی اے، بس کے اور کچھ؟۔

گوجری ہنس پڑی اور پوچھی تیرے ساتھ بڈو بھائی نہایو؟۔

''وائے کوئی کام ہو''

اللہ وا کا ہر کام اے بناوے!

''اچھو ماتا پرنام''

جیتو رہ میرا لال۔

اور دونوں ریتے ہاتھن گوجری کے سُو آ گا۔

کالا پہاڑ پہ پیر چوہڑ سدھ کو منجھار (مزار) اے گوجری کا گھر سُو نکلا تو گھرچڑھی بولو:۔

''سُمرا! تو جا میں منجھار پہ بھیٹ چڑھا کے آؤں گو۔ سمرا کہا کہہ سکے ہو۔ اُو تو کان پکڑی چھیلی ہی چپ چاپ چلو گو۔

سانجھ ڈھلن لگی ہی۔ سُمرا تو اپنے گھر چلو گو اور گھرچڑھی نے دکان سُو مٹھائی اور کچھ پتاسا (پتاشہ) خریدا سب چیچن نے لیر پیر چوہڑ سدھ کا منجھار پہ جا پہنچو پنڈت وا ہے اچھی طرے جانے ہو گھرچڑھی نے چڑھاؤ چڑھایو۔ پانچ روپیہ نگد پنڈت کو بھیٹ دی۔ دن ڈوب گو ہو۔ وانے رات ہونی کاٹنا کی سوچ لی۔

منجھار کے باہر مُجاورن (مجاور) کا حجرہ بنا پڑا ہا اُن حجران میں بہت سا یا مارے ریتا (خالی) راکھا جاوے ہا کہ دُور سُو آن والا رات رہ سکاں۔ سب یاتری (زائر) اپنے ساتھ بھوجن (پکوان) لاوے ہا یا مارے کائی اے بی پیٹ کی چنتا نہ رہ وے ہی۔ گھرچڑھی نے بی وال کی دُکان سُو اپنو پیٹ بھر لیو ہو۔ وانے منجھار پہ اپنی، اپنا بھائی اور اپنا ماباپ کی سلامتی کی دعا مانگی اور جب وا کو دل سانتی پا گو تو ایک خالی حجرہ میں آلوٹو۔ پکّو فرش ہو، کوئی اوڈھنو بچھونو نہ ہو وانے پھینٹو کھول کے سرہانے دھر وا اور ٹانگ پہ ٹانگ دھر کے لوٹ گو۔ اکیلو لوٹو تو سوچن کا گھوڑا دوڑن لگ گا۔ سُمرا کی پتال، سُنار کو مال لوٹنو۔ لوٹ کو مال بیچو، گوجری کو گائے بھینس اور نگد بھیٹ دینی، پیر کو چڑھاؤ اور پھر ای سوچ کے اب بھائی میوخاں تو مائی کے پیئے ہوئے گو جب کہ بابا کشن گڑھ میں اپنی چوکی داری پہ ہوئے گو۔ چوکی داری کی سوچ آتے ای وا کا دل میں کھٹک سی ہوئی کہ اب جب ہم چوکھو بھلو کمان لگ گاہاں تو بابا تین روپیہ مہینہ کی چوکی داری کیں کرے؟ اب کے گھر آئے گو تو وا ہے نہ جان دے ساں۔ بس گھر بیٹھ کے موج کرے۔ اُنھی سوچن میں نہ جانے کد آنکھ لگ گی۔ لمبی تان کے سو گو۔ دن بھر کو تھکو ہارو ہو گہری نیند آئی۔

ساون کو مہینہ ہو۔ میون نے بارھے مہینہ تین بھاگن میں بانٹ راکھا ہا (i) جاڈا چار مہینہ جاڈان کا، کاتک اگھن پھونس ماہ (ii) چار مہینہ جھگرن کا پھاگن چیت، بیساکھ اور جیٹھ (iii) چار مہینہ چومانسا کا، ساڈھ، ساون، بھادو پھر پرکھا کا ہووے ہا۔

رات کو کائی پہر کالی گھٹا چھائی۔ بادل گرجا، بجلی کڑکی اور دُھواں دھار بارش ہون لگی۔ بجلی کی کڑک سُو گھرچڑھی کی آنکھ کھل گی۔ اُٹھ بیٹھو اور حجرہ کا جھروکا سُو باہر برستی بارش اے دیکھن لگو۔

اب ای جانے امری گوجری کی دعا ہی، کہ وا کی اپنی دعا ہی، کہ وا کی ماجیونی کی دعا ہی، کہ پھر پیر چوہڑ سیدھ کی کرامت ہی، کہ کشن گڈھ میں بھی بادل ٹوٹ کے برسا۔ حوالات کی بھینت کچّی ہی۔ دھڑام سُو گری۔ کوتوال، سپاہی سب اپنی اپنی جگے دُبکا پڑا ہا۔ کچھ سورا ہا جو جاگ راہا اُن میں سُو بی کائی کی آسنگ نہ پڑی کہ باہر نکل کے دیکھاں کہ ہُو یو کہا ہے۔

حوالات میں خدا بخش، میوخاں کے ساتھ پہلے سُو مُندھو ایک منیابی ہو جا کو ناؤں ''عمدہ'' ہو اُو سکّے بند چور ہو۔ بھینت گری تو تینون نے ایک دوسرا کے مہیں ناڑ موڑ کے دیکھی۔ اندھیر میں کچھ دکھائی نہ دیو اپر جب بجلی چمکی تو دیکھی کہ بھینت نہ ہے، پہرہ کا سپائی بی نہ ہاں، غیبی مدد سمجھی اور خدا بخش کھڑو ہو گو بولو:

''چھوریٹ اُو اٹھو۔ خدا کی مدد آئی اے'' دونوں جوان کھڑا ہوگا اور تینوں حوالات سُو نکل آیا کچھ دور چل کے میوخاں باپ سُو بولو:۔

''بابا! میں پہاڑ پہ جاؤں گو''

کائیں کو؟۔

''ہُون گھرچڑھی میری باٹ دیکھ رو ہوئے گو'' باپ سمجھ گو کہ بیٹا سیانا ہوگا ہاں اور وا کا ہاتھ سُو نکل گاہاں لمبو سانس بھر کے بولو:۔

''جیسی تیری مرجی (مرضی)''

عمدہ ستیا بولو:

''میں بی تیرے ساتھ چلوں گو''

میوخاں نے ناڑ اُٹھا کے دیکھی، بجلی چمکی بولو:

''دیکھ لے؟''

دیکھ لی۔

''کام کٹھن اے''

جب ایک ساتھ حوالات کاٹی اے تو باقی کی جندگی تم جیسا ناہرن کے ساتھ چوکھی کٹے گی۔

''تو ہمارا بارا میں کہا جانا ہا؟''

کچھ بی ناں۔

''پھر؟''

پھر ای کہ تیرے ساتھ رہوں گو تو سب کچھ جان جاؤں گو اور پھر ای تو بنی بات اے کہ ایک سو دو بھلا ایک ایک اور دو گیارھے اور میں تیسرو ایک سو گیارھے اب تیک چھوٹی موٹی چوری چکاری کری آں، تہاری سنگت میں اب بڈا بڈا ساؤ کارن نے لوٹوں گو۔

وے کشن گڈھ سُو دور آ چکا ہا۔ بارش تھم گی ہی آمر میں بادل اُڈا پھر راہا، چاند کدی نکل آوے ہو کدی گھونگھٹ کر لیوے ہو۔ چونڈاوتا کی گیل آ گی تو خدا بخش بولو:

''اچھو تو بائے اللہ بیلی''

میوخاں نے آگے بڈھ کے باپ کا گلا میں بانہہ گیری دی اور بولو:۔

''بابا! اب چوکیداری پہ مت جایو گھرے رہیو'' تیرے کہے بنا ای میں نے سوچ لی ہی کہ جا کام میں مانْس کی پرتیت نہ رہے وا کو نہ کرنو ای چوکھو ہے''۔

کاکا! بجرگن کی کہن اے ناں کہ ''بیٹا ہُو یا سیانا، دلدر گیا پرانا'' تیرے تو تین تین بیٹا سیانا ہاں پھر تو ٹکا ٹکا کی بے کارکیں کرا ہا۔ ای عمدہ سُینا ہو۔

لالہ! موئے یا بے کار کی کدی بی جرورت نہ ہی آڑھیتن نے میری جرورت ہی یا مارے انگریج ایجنٹ نے میں بی بھرتی کر لیو۔

''لانت بھیج سبن پہ اپنا گھر میں راج کر''

''تم نہ بی کہتا تو یہی کرتو'' خدا بخش دونون کا کندھا پھٹکار کے اپنی گیل چل دیو''۔

میوخاں اور عمدہ میناوال میں پہنچا تو میوخاں بولو:

''چل چوہڑ سیدھ کا منجھار پہ چلاں۔ عمدہ چپ چاپ وا کے گیلے چل دیو''۔

دونوں جُوان ریتے ہاتھ ہا۔ منجھار پہ پہنچ کے چپ چاپ اپنی اپنی دعا مانگی۔ بادل چھٹ گا ہا، چاندنی چٹک ری ہی۔ دعا مانگ کے دونوں یج ای وا حجرہ میں آ گا جا میں گھرچڑھی بیٹھو جھروکا سُو آمر میں اُڈتا بادلن نے دیکھ رو ہو اور اب پورو چاند کھل رو ہو۔ اُن کی آہٹ سُنی تو ایک دم پلٹ کے دیکھی۔ مُرغا بولن راہا، فجر کی اذان گونج ری ہی چاندنا میں دونوں بھائی ملا تو ایک دوسرا سُو لپٹ گا۔ گھرچڑھی نے بتائی کہ میں نے تیری سلامتی کی دعا مانگی ہی۔

میوخاں ہنس کے بولو:۔''میں بی یہی دعا مانگ کے آیو ہوں اور دیکھ لے ترت ای پوری بی ہوگی۔ میں نے پیر کُو چڑھاوو چڑھایو ہو اپنو بی اور تیرو بی۔ میں تو ریتے ہاتھن ہُوں۔

مال کہاں گیو؟۔

پھر میوخاں اپنا پکڑا جان کی، باپ کا پکڑا جان کی ساری بات کھول کے بتائی اور ای بی کہ کیسے حوالات کی بھینت گر پڑی اور وے نکل آیا۔

عمدہ سیتا سُو پریچ ہو یو۔ پھر تینون نے صلا بنائی کہ اب گاؤں اور گھر جانو ٹھیک نہ ہے۔

کشن گڈھ میں ایک کنجنی نامی رنڈی (طوائف) ہی۔ وا کا ناچ کی دھوم پوری ریاست الور میں ای ناں بلکن دلّی اور آگرہ تک ہی۔ بڈا بڈا انباب اور راجہ کئی کئی مہینہ پہلے سائی دے کے وا ہے اپنا دربارن میں بلاوے ہا اور جب اُو ناچتی تو وا پے بے حساب نگد روپیہ، گہنا، موتی اور لال لُٹایا جاوے ہا۔ کدی مدی کوئی دل پھینک ساؤ کار اور جاگیر دار بی وا کا مُھوں بولا بھاؤ پہ بُلوا لیوے ہو۔ کنجنی کی ذاتی ہیلی ہی، اپنو گڈھ والو ہو اور بیلن کی جوڑی ناگوری ہی۔ ناگور کی جوٹھ میوات میں گھنی مشہور ہی۔ رنڈی کے گھر پیدا جرور ہوئی ہی اپر رنڈی پنو نہ کرو بس ناچ کے اتیک کماوے ہی کہ سارا کوٹھا کو خرچہ پورو کر کے بی بھتیرا روپیہ بچ جاوے ہا۔ سستو زمانو ہو روپیہ کو من گیہوں ملے ہو ایک روپیہ کو چار سیر دیسی گھی بکے ہو۔ چاندی روپیہ تولہ ہی اور سونا پندرھے روپیہ تولا۔ ایک تولا کی ایک گنی ہووے ہی جا کی مالیت پندرھے روپیہ ہی میو یا سُو مہر اور اسرپی (اشرفی) بی کہوے ہا۔ کنجنی دھاپ کے ملوک ہی یا مارے وا کا نخرہ بی ساتواں اسمان پہ رہوے ہا۔ اُو کائی سُو نہ دبے ہی۔ امیر تو وا کے آگے ایسے ہا جیسے میو ججمان کے آگے کوئی ٹہلوا۔

بہادر پر کا ایک بڈا جمیں دار کے پہلو بیٹو ہو یو تو وانے کنجنی بُلوائی۔ کنجنی اپنی شرطن پہ آئی اور ساری رات جمیں دار کا آنگن میں وا کا مہمانن اور برادری کے سامنے ناچ دکھاتی رہی۔ تماش بینن میں ایک میو بی ہو جو کہ پیشہ کا اتبار سُو اُٹھائی گیر اور اُچکّا ہو (یاد رہے کہ میو قوم بہت کم ایسا برا کام کرے ہی وا ہے ہلْ پھالی سُو ای فرصت نہ ملے ہی، بگڑتی کیسے؟ اپر پھر بی کوئی نہ کوئی، کہیں نہ کہیں ایسو کاوُڑو پیدا ہو جاوے ہو جو کٹم اور خاندان کی لاج اے بجا دیوے ہو) وا اُچکّا کا ناؤں ''دن دڑ'' ہو سر سُو پاون تک سونا میں لدھی کنجنی وا ہے راجہ اندر کا اکھاڑا کی پری لگی۔ اُو جانے ہو کہ کنجنی کی گیل کالا پہاڑ کا کھولْا (درّہ) میں کے ہے وا کی نیت بگڑ گی۔ اپر ای ٹھاڈی کنجنی لوٹنی وا کا بس کی بات نہ ہی۔ وانے ناچ ادھ پرے چھوڑ وا اور پہاڑ مہیں چل دیو۔ من ای من میں رنڈی اے لوٹنا کی ترکیب سوچتو چلو گو اپر بات بنْی ناں۔ اچان چک وا کا دماغ میں دھما کا سُو ہُو یو اور دل کھل کے گلاب ہو گو آپ ای آپ بولو:۔

''لے بائے رنڈی کام بن گو' سارو نہ سہی تہائی چوتھائی تو جرور تو کو مل ای جائے گو' اُو چانڈو کا مہیں چل دیو۔ وا ہے پتو ہو کہ ناہر بھائی کہاں ملنگا۔ اُو پہاڑ پہ چڑھ دیو۔

دونوں بھائی اور عمدہ مینا الگ الگ سلیپن پہ بیٹھا ہا۔ ابھی سورج نکلو ای اُو۔ ہلکی ہلکی سہتی سی دھوپ ہی اُن نے ایک ساتھ دنڈڑ اُوپر آتو دیکھو۔ ترت ای پیئے دھری بندوق ہاتھن میں سماں لی اور دنڈڑ کو نسانو باندھ کے چوکس ہور بیٹھ گا ساتھ ای دور تک نگاہ پھرائی کہ ایکلو اے کہ پاچھے کوئی اور بی اے۔ اپر دنڈڑ ایکلو ای اُوپر چڑھو آ رو ہو۔

اب وے بھرپور جوان ہا، کالی لمبی مونچھ راکھ لی ہی جن نے گھمْ کر بات بے بات بلْ دیتا رہوے ہا۔ نسانہ اتنا پکّا ہا کہ ایک دوسرا کے سامنیں کھڑا ہو کے بندوق کی نالیْ میں سُو گولی پار نکال دیوے ہا۔ ایک دو تین کہہ کے گولیْ چھوڑ تا اور نال میں سُو ہو کے دور جا پڑتی۔ پھر اُن نے اور نسانو پختہ کرو۔ دونوں بھائی ایک دوسرا کے آگے کھڑا ہو جاتا اور ایک، دو، تین کہہ کے گولْی چھوڑتا۔ گولی بیچ میں ٹکرا کے نیچے گر پڑتی۔ عمدہ انکا کمال اے دیکھ کے ہاتھ ملتو رہ جاتو کہ وا کو نسانو اتیک پکّو نہ ہو۔

''ہُونی رُک جا'' گھرچڑھی نے دنڈڑ للکارو۔

جب اُو اُن کے پیئے پہنچ گو بس دس بارھے پینڈ دور رہ گو ہو۔ آدیس سنتے ای دنڈڑ ہاتھ اُوپر اُٹھا کے کھڑو ہو گو

گھرچڑھی بولو:۔

کیسے آنْو کروائے؟۔

دنڈڑ بولو:۔

''واڑیلا ایک سکار اے۔ اپر پیئے آر بتاؤں گو

... تینون نے پہلے دور دور تک نگاہ ماری، کوئی نہ ہو۔

بندوق نیچے کر کے بولو:۔

''آجا''۔

دنڈڑ کو سانس چڑھو پڑو ہو۔ آ کے کھڑو ہو یو تو گھرچڑھی ہنس کے بولو:۔

''دادا دنڈڑ! تُو تو اُو کہا نو کروا کہ آندھا کھیر کھائے گو کا؟'' ارے آندھا کی ایسی تیسی کردان کو ہو یا ہاں جے کھیر بی نہ کھائی۔ تینوں ہنس پڑا، دنڈڑ بی ہنس پڑو میوات میں ای کہاوت نوں بی اے ''آندھا بھجن سُنا!'' ارے آندھا کا اپنی ایسی تیسی کروان کو ہو یا ہاں جے بھجن نہ سناؤ نگا تو۔ ای میواتی کا مانا تانا کوی سورداس کا بارا میں ہے۔ اُو آندھو ہو اور مہابھارت وانے ای لکھی اے لکھی تو کائی اور نے ہوئے گی اپر کھی وانے اے۔ ای متھرا کو کوی ہو یا کو ای بھجن میوات میں بڈو مشہور اے۔

مہتا میوری، سوگند توری
میں ہین ماکھن کھایو
بھور لیتی گیتن کے پاچھے
سانجھ پڑے گھر آلو
بتائیں ہین ماکھن کھایو
گوالْ پالْ سب بیر پڑا ہاں
جھونٹو ناؤں نکالو
ای بتائیں ہین ماکھن کھایو
سورداس نے بھجن بنایو
ای بتائیں ہین ماکھن کھایو

دنڈڑ نے بتائی کہ رات بہادر پر میں سمیلا ٹھاکر کے گھر چھورو ہیو ہے وا میں کشن گڈھ کی کنجنی بائی ناچی اے اور پوٹ باندھ کے روپیہ لاری اے، گہنا، ہار، ہیرا، موتی الگ آں۔

''کس نے بتائی؟''

کون بتاتو! میں آپ ہون ہو اور ہُونی سُو چلو آرو ہوں۔ کھولْا میں کد تک پہنچے گی؟۔

''اُٹھ چلو آنْ والی ای اے''

ابھی وے کھڑا ہو یا ای آ کہ دور لال پڑدھ کی بہلی چلی آری دیکھی۔ ناگوری بیل جھوم جھوم کے پاؤں دھرا ہا۔ چاروکا چارو ترت ای اُتر کے کھولا میں پہنچ گا۔ بہلی نجدیک آئی تو گھرچڑھی بولو:۔

بہلی آوے جھومتی، پڑدا یا کا لال
کہے گھرچڑھی سن میوخاں بھایا لوٹن لائق مال

ایک بڈا جمیں دار کے پہلو بیٹو ہو یو تو وانے کنجنی بُلوائی۔ کنجنی اپنی شرطن پہ آئی اور ساری رات جمیں دار کا آنگن میں ناچ دکھاتی رہی

گھرچڑھی نے منجھار پہ اپنی، اپنا بھائی اور اپنا ماباپ کی سلامتی کی دعا مانگی اور جب وا کو دل سانتی پا گو تو خالی حجرہ میں آلوٹو

اب تو دوسرے بھی ہمارا مذاق اُڑانے لگے

عرض کیا ہے!

دھنگل خاں میو (سیالکوٹ)

سوشل میڈیا وہ دنیا ہے جہاں سچ اور جھوٹ کا میکسر بنا کر بیچا جاتا ہے جو سنجیدہ بندہ اس دنیا میں جھانکے تو اسکا دماغ گھوم جاتا ہے۔ سیاست تو ہے ہی گند، گالم گلوچ کے بغیر ان کی بات ہی مکمل نہیں ہوتی، ایک دوسرے پر ایسے ایسے گھٹیا اور من گھڑت الزامات لگائے جاتے ہیں جنہیں پڑھ کر اور دیکھ کر دل خون کے آنسو رونے لگتا ہے۔ ہمارے سمجھانے سے وہ تو کیا سمجھیں گے لیکن ہم اپنی برادری کے لوگوں کے سامنے تو ہاتھ جوڑ کر التجا کر سکتے ہیں کہ خدارا اپنی صلاحیتوں کو فضول کاموں میں ضائع نہ کریں۔ گذشتہ دنوں جٹ برادری کا ایک دوست مجھے ملنے آیا تو میرے سامنے بیٹھ کر قہقے مار کر ہنسنے لگا۔ میں نے وجہ پوچھی تو ہنس کر کہنے لگا کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ میو قوم جہیز کے معاملے میں ہی بگڑی ہوئی ہے لیکن اب پتہ چلا کہ فضولیات میں بھی کسی سے کم نہیں۔ میں حیرانی سے اس کی باتوں پر غور کر ہی رہا تھا کہ اُس نے میری آنکھوں کے سامنے اپنا موبائل گھمانا شروع کر دیا۔ میں نے لپک کے اُس سے موبائل چھینا اور وہ پوسٹیں دیکھنے لگا جن کی وجہ سے وہ ہماری قوم کا مذاق اُڑا رہا تھا۔

میں اپنی قوم کی تنظیموں سے اسی لئے دور رہتا ہوں کہ ان میں دکھلاوے اور خود نمائی کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ صدائے میو سے بھی صرف اس لئے جڑ گیا کہ اس پلیٹ فارم سے کچھ نہ کچھ عملی کام نظر آتا ہے اور سوشل میڈیا پر بھی اسکی طرف سے فضول پوسٹیں نہیں ہوتیں۔ خیر میں نے اپنے دوست کا موبائل دیکھا تو اُس نے ہماری قوم کی پوسٹوں کا ایک فولڈر بنایا ہوا تھا اور شاید مجھے وہی دکھانے آئے تھے میں نے دیکھا تو میری آنکھیں بھی پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ بہاولپور میں کسی کے بیٹے کا ولیمہ تھا اور اس میں شرکت کرنے والوں کی الگ الگ تقریباً تیس چالیس یا اس سے بھی زیادہ پوسٹیں تھیں کہ فلاں شخص فلاں شہر سے ولیمہ میں شرکت کریگا۔ میں نے پہلی بار ایسا دیکھا تھا انہیں لوگوں کی طرف سے بے مقصد پوسٹیں تو پہلے بھی دیکھیں تھیں مگر اس قدر خود نمائی یقیناً اسکا کچھ تو ذاتی مقصد ہوگا۔ ایک پوسٹ پر لکھا تھا کہ فلاں صاحب فلاں فلائیٹ سے آئیں گے، فلاں جگہ بیٹھیں گے اور فلاں جگہ آرام کر کے فلاں تاریخ کو واپس چلے جائیں گے۔ مجھے اپنے دوست کا اچھل کود کے ساتھ ہنسنا سمجھ آ گیا کیونکہ ایک تصویر کے نیچے کسی میو بھائی نے ہی کمنٹس کر رکھا تھا کہ بھائی واش روم کتنے بجے جانا ہے اور کتنے منٹ بعد نکلیں گے شیڈول میں یہ بھی شامل کرلیں۔

جتنا وقت ہم لوگ فضول کاموں میں صرف کرتے ہیں اور یقیناً اس کے لئے تنخواہ پر بندے بھی رکھے ہونگے اگر اتنا وقت اپنی قوم کی فلاح اور بہتری کیلئے صرف کریں تو میں نہیں مانتا کہ ہم ایک مثالی قوم کے طور پر اپنی پہچان نہ بنا سکیں بدقسمتی سے ہماری قوم کے لوگ ایسا کوئی کام کرنے کو تیار ہی نہیں جس میں اُن کی ذاتی تشہیر نہ ہو، کتنے خوش ہوتے ہونگے وہ لوگ جن کی تصویریں لگا کر پوسٹیں چلائی جاتی ہیں بھلا ایسے لوگوں کو کچھ کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے جن کی گھر بیٹھے ہی سوشل میڈیا پر تصویریں چل رہی ہوتی ہیں۔ جو لوگ ایسا کر رہے ہیں یقیناً اس سے ان کی ذات کو کچھ تو فائدہ پہنچ رہا ہوگا۔ کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے کہ میں ایسے لوگوں کے مقاصد کی چھان پھٹک کر کے ایک کتاب لکھوں کہ ہماری قوم میں کیسے کیسے لوگ ہیں مگر یہ سوچ کر خاموش ہو جاتا ہوں کہ قوم کے بڑے ہی اس بارے میں نہیں سوچتے تو میں کیوں اپنا وقت ضائع کروں۔

ہم اپنی قوم کے ساتھ کرنا کیا چاہتے ہیں؟

آئینہ میوات

0300-2481227

حافظ سلمان طارق میو

ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے اور پڑھا ہے کہ ماضی میں میو قوم سچ کہنے، بولنے اور اپنی جرات و بہادری کی وجہ سے پہچانی جاتی تھی، دشمن بھی اس کی مثالیں دینے پر مجبور تھے۔ پنچائتی نظام اسی لئے موثر اور پاور فل تھا کہ اس میں ہر کوئی وہی بات کرتا تھا جو سچ پر مبنی ہوتی تھی، ڈنکے کی چوٹ پر سچے کو سچا اور جھوٹے کو جھوٹا کہا جاتا تھا۔ آپس کے رشتے اتنے مستحکم تھے کہ ایک کی غمی سب کی غمی اور ایک کی خوشی سب ہی خوشی ہوتی تھی۔ غمی خوشی کے معاملات تو ہم نے بھی اپنی زندگی میں دیکھے ہیں اور کسی حد تک بڑوں کی عزت ہوتی بھی دیکھی ہے مگر ہر حال میں سچ کا ساتھ دینا اور جرات و بہادری والی باتیں بس سنی ہیں ایسا دیکھا کچھ نہیں البتہ دوسروں کے سامنے سر جھکا کر بات کرنے والوں کو اپنوں سے لڑنے میں بڑی جرات و بہادری کا مظاہرہ کرتے دیکھا ہے۔ رشتے دار تک اپنوں کو ہر صورت ذلیل ہوتا دیکھنا چاہتے ہیں۔ ایسا کیوں اور کس لئے ہے اس پر غور کریں تو سب کچھ روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔

پہلے ہر گاؤں یا ہر پال کا ایک چودھری ہوا کرتا تھا۔ تنظیمیں بھی چند ایک تھیں اور لوگ اُسی کی ہی عزت کرتے تھے جو حق بات کہنے کی جرات رکھتا تھا، اسی سے ڈرتے تھے جو کسی بھی معاملے میں پارٹی بننے کی بجائے اپنوں اور غیروں کی تمیز کئے بنا سچے فیصلے کرنے کا حوصلہ رکھتا تھا لیکن اب ایسا کچھ بھی نہیں۔ ہر ضلع میں برادری کی تنظیمیں بنی ہوئی ہیں اور سب کا دعویٰ ہے کہ وہ اپنی قوم میں اتحاد اور فلاح و بہبود کا کام کر رہے ہیں۔ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ سب جھوٹ بولتے ہیں کیونکہ کچھ لوگ اور تنظیمیں ایسی بھی ہیں جو بہت زیادہ نہیں تو کچھ نہ کچھ کرنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن اکثریت ایسی تنظیموں اور لوگوں کی ہے جو کام سے زیادہ خود نمائی یا کسی نہ کسی کی خوشامد کو ہی اپنا مقصد بنائے ہوئے ہیں۔ ان حالات کو دیکھ کبھی کبھی دل کرتا ہے دفعہ کر و ایسی قوم کیلئے کچھ کرنے کا کیا فائدہ جو بے مقصد کاموں میں نہ صرف اپنا وقت ضائع کر رہی ہے اسی لئے سنجیدہ لوگ بھی برادری معاملات سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن جب سنجیدگی سے سوچتے ہیں تو یہ بات بھی عیاں ہو جاتی ہے کہ اس میں قوم کا تو کوئی قصور نہیں اُسے تو جو بھی بلاتا ہے وہ بغیر سوچے سمجھے بھاگی چلی آتی ہے۔ قصور تو صرف ان لوگوں کا ہے جو اپنی قوم کے لوگوں کے جزبات سے کھلواڑ کر کے انہیں گروپوں میں تقسیم کرنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔

ہم جانتے ہیں ہماری باتیں کم ہی لوگوں کو اچھی لگتی ہیں بلکہ اکثریت تو ایسے لوگوں کی ہے جو حقائق پر سوچنے کی بجائے ہمیں ہی برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہم بھی صرف ان لوگوں کی باتوں کا ہی اثر لیتے ہیں جو ذاتیات کی بجائے اجتماعی بات کرتے ہیں۔ میو میڈیا کا کردار بھی ایسا نہیں جس پر ہم فخر کر سکیں۔ لوگوں کا انٹرویو کر کے چلا دینا یا چھاپ دینا، کسی پروگرام کی خبر چلانا بھی اچھی بات ہے مگر ہم قوم کے نام سے اخبار یا سوشل چینل چلا رہے ہیں تو ہماری ذمہ داری میں یہ بھی شامل ہے ہم برملا سچے کو سچا اور جھوٹے کو جھوٹا کہیں، پارٹی بن کے بات کرنے کی بجائے صرف اور صرف وہ بات کریں جو اجتماعی مفاد میں ہو۔

میری بات غلط بھی ہوسکتی ہے لیکن میں نے جو محسوس کیا وہ یہی ہے کہ صدائے میو سمیت برادری میں کسی بھی میو اخبار یا سوشل چینل کا وہ کردار دکھائی نہیں دے رہا جس کی ہماری قوم کو ضرورت ہے۔ کہیں کہیں لوگ صدائے میو کا اس لئے بھی ذکر کرتے ہیں کہ ہم ہر سال چل کر لوگوں کے پاس جاتے ہیں اور مقصد صرف ممبر شپ نہیں ہوتا اُن کے معاملات پر بھی بات کی جاتی ہے اور جتنا بھی ممکن ہو ان کے انفرادی و اجتماعی معاملات میں بھی اپنا کردار ادا کرنیکی کوشش کرتے ہیں۔ رہبر میوات نیوز ہو یا میو ایکسپریس، میو نیوز ہو یا ترجمان میوات میں ان کی کسی خبر یا بات سے اختلاف کر سکتا ہوں جو ہر کسی کا حق ہے مگر ان کی اہمیت اور ضرورت سے انکار نہیں کرتا۔ جو جتنا اچھا اور مثبت کام کریگا اتنی ہی زیادہ تعریف اور شاباش کے لائق ہوگا کیونکہ نفسا نفسی اور مسائل کے اس دور میں ذاتی مصروفیات سے وقت نکالنا کوئی عام بات نہیں۔

میو ایکسپریس نیوز کی طرف سے بلائے گئے میو میڈیا کی مشاورتی کانفرنس کے بعد 2 نومبر کو میو تنظیمات کونسل کی طرف سے بلائی گئی میو میڈیا کانفرنس بڑی اہمیت کی حامل ہے لیکن یہاں ایک بات کرنا بہت ضروری ہے کہ ہماری قوم کا مسئلہ صرف بدو کی کالج نہیں اور بھی بہت سارے معاملات ہیں جن کی طرف توجہ دینا صرف ضروری ہی نہیں ہم پر فرض بھی ہے۔ گھر گھر میں جھگڑے ہیں، میو تنظیمات کا کردار بھی ہمارے سامنے ہے اور رشتے ناطوں کے بڑھتے ہوئے مسائل بھی کسی ڈھکے چھپے نہیں ہمیں ان معاملات پر کھل کر بات کرنی چاہئے اور جہاں تک بھی ممکن ہو ان کے حل میں اپنا کردار بھی ادا کرنا چاہئے۔ ہم مانتے ہیں کہ بہتری راتوں رات نہیں آسکتی اس کیلئے تسلسل اور سنجیدگی کی کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کیلئے سب سے پہلے میو میڈیا کی مثبت اور غیر جانبدارنہ پالیسی بنانا ضروری ہے۔ کس کا کس کا تعلق ہے ہمیں ان باتوں سے نکل کر اپنے تعلقات کو بھی مضبوط کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ میڈیا ایک طاقت ہے جسے میڈیا والے ہی مضبوط اور کمزور کرتے ہیں۔ دیکھتے ہیں 2 نومبر کی میو میڈیا کانفرنس کے کیا نتائج سامنے آتے ہیں۔

پہاڑ پار کرنے کی کوشش میں ہزاروں میو مارے گئے

تحریک آزادی کے فراموش کردہ مناظر

اقتباس

تقسیم ہند اور میوات

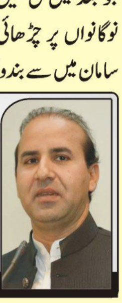

سردار عظیم اللہ خاں میو (لاہور)

0302-8401299

اودے بھان ولد جگروپ خاں گوت دوہلوت سابقہ گاؤں بھڑنگ پوری تحصیل نگر ریاست بھرتپور۔ حال مقیم موضع گھنیا کی تحصیل کینٹ ضلع لاہور۔ تقسیم ہند کے بارے میں آنکھوں دیکھا حال بتاتے ہیں کہ 1947ء میں میری عمر تیرہ چودہ سال تھی۔ میں نے تقسیم کے فسادات سے پہلے مسلم لیگ یا پاکستان کا نام نہیں سنا تھا۔ فسادات سے قبل میوات میں لوگ مل جل کر رہتے تھے اور ہندو مسلمانوں میں کوئی مذہبی تعصب بھی نہ تھا۔ شادی بیاہ میں اکھٹا کھانا پینا تھا۔ ہمارے گاؤں میں دو گھر بنیوں کے اور دو گھر چماروں کے تھے ایک گھر کلال ذات کا بھی تھا مگر یہ لوگ آزادی سے پانچ چھ سال قبل مسلمان ہو گئے تھے اور ہمارے ساتھ ہی پاکستان ہجرت کر آئے۔

لڑائی انگریزی علاقہ سے شروع ہوئی اور پھر بھرت پور بھی ان فسادات کی زد میں آ گیا۔ جب ہمارے نزدیکی گاؤں سیکری اور جھنجار میں میوؤں اور ہندوؤں کی لڑائی شروع ہوئی اور کافی قتل و غارت ہوئی تو ہمارے گاؤں والوں نے فیصلہ کیا کہ گاؤں چھوڑ کر ریاست الور کی طرف چلا جائے۔ ساتھ والے گاؤں جلالپور میں تین بنیے میوؤں کے ہاتھوں مارے گئے ان مارے جانوں والوں میں ایک ریاست کا بٹوال (محصول لینے والا) تھا جو میوؤں کو تنگ کرتا تھا اور ریاست سے فرار کی کوشش کرنے والے میوؤں سے ندی کے پل پر کئی گنا زیادہ محصول وصول کرتا تھا۔

ہمارے علاقے سے میوؤں سے بھی پہلے بنیے بھاگے تھے۔ بنیوں کو خطرہ تھا کہ متحارت فریقوں کی لڑائی میں وہی نقصان میں جائیں گے، دکانیں اور گھر انہی کے لوٹے جائیں گے۔ میرا والد خود ہمارے بنیے کو جس کا نام آنند تھا سامان سمیت بیل گاڑی میں بٹھا کر گوبند گڑھ چھوڑ کر آیا تھا۔ خراب حالات کی وجہ سے بنیے شدید خوف کا شکار تھے۔ جلالپور سیکری اور دیگر دیہات میں میوؤں نے بنیوں کی دکانوں کو لوٹ کر ان کے بہی کھاتے جلا دیئے تاکہ مرہونہ جائیداد کا ثبوت ہی ختم ہو جائے۔ جلالپور کی لوٹ مار میں میرا والد بھائی اور بہنوئی کلدا شامل تھے ان تینوں نے مل کر ایک بنیے کی دوکان لُوٹی تھی۔ اپنے گاؤں سے نکل کر ہم رام گڑھ شہر کی طرف گئے وہاں میرے تایا زاد کی سسرال تھی۔ دس دن رام گڑھ میں رہنے کے بعد ہم موضع ہرسولی چلے گئے اور وہاں تقریباً ایک ماہ رہے۔ وہاں سے ہم نوگانواں کی طرف چلے گئے۔ ریت میں گاڑیاں کھینچ کھینچ کر ہمارے بیل تھک گئے تھے مجبوراً رات ہم نے نوگانواں سے مارک پور (مبارک پور) جانے والے راستے پر گزاری۔ یہاں ہماری کچھ بھینسیں گم ہو گئیں جو بعد میں مل گئیں۔ ان دنوں میوؤں کی دھاڑ نوگانواں پر چڑھائی کر رہی تھی۔ کچھ میو ہمارے سامان میں سے بندوق یہ کہہ کر نکال لے گئے کہ حملے کے بعد واپس کر دینگے مگر بندوق ہمیں واپس نہ ملی۔ اگلے چار دن ہم نیکچ گاؤں میں پڑے رہے۔ نیکچ سے ہم باگھوڑہ کی طرف نکلے اور مزار پور اور چونڈا دتہ سے ہوتے ہوئے ڈھونڈ کی گھاٹی کی طرف چڑھے تاکہ کالا پہاڑ عبور کر کے فیروز پور جھرکہ کی طرف پہنچ سکیں۔

کالا پہاڑ کئی کلومیٹر چوڑا ہے اور اُن دنوں اس پہاڑ میں لاکھوں لوگ بسیرا کئے ہوئے تھے۔ دشوار راستے اور چڑھائی کی وجہ سے ڈھونڈ کی گھاٹی تک پہنچنے میں ہمیں چھ دن لگے۔ راستہ اتنا خراب تھا کہ بیلوں کیلئے سامان سے بھری گاڑیاں کھینچنا مشکل ہو گیا مجبوراً بیل گاڑیاں وہیں رہنے دی گئیں اور ہمارا خاندان مویشیوں بشمول بیلوں کو لے کر پہاڑ پار کر کے موضع ڈھونڈ بھونڈ کے جنگل میں چلا آیا۔

تیسرے دن منہ اندھیرے میرا والد چچا غریبا اور خاندان کے دیگر مرد ہمیں ڈھونڈ بھونڈ کے جنگل میں چھوڑ کر خود بیلوں کو لے کر ڈھونڈ بھونڈ کی گھاٹی کی طرف چلے گئے تاکہ بل گاڑیاں لاسکیں۔ گاڑیاں مرزا پور کے گداوڑوں میں کھڑی تھیں۔ یہ لوگ بدقت تمام گھاٹی کے راستے گاڑیاں پہاڑ کی چوٹی پر لے آئے۔ آگے اُترائی تھی جہاں وہ گاڑیاں چوٹی سے نیچے کھڑی کر کے آرام کی غرض سے گاڑیوں پر ہی لیٹ گئے کیونکہ گھاٹی کی چڑھائی نے جانور اور انسان دونوں کو تھکا دیا تھا۔

اچانک ریاستی ملٹری نے فائرنگ شروع کر دی فائرنگ اتنی شدید تھی کہ پہاڑ پار کرنے کی کوشش میں مشغول ہزاروں میو چشم زن میں مارے گئے۔ فائرنگ سے گھبرا کر میرا والد اور ان کے ہمراہی بیلوں کے رسّے کاٹ کر ڈھونڈ بھونڈ کی طرف بھاگ آئے۔ ہمارے بیل بھی خود بخود پیچھے آ گئے۔ یہ بہت بُرا واقعہ تھا۔ ہزاروں میو مارے گئے، بہت سی عورتیں اغوا ہو گئیں۔ تیسرے چوتھے دن میرا والد اور چچا اپنی گاڑیوں کو لے کر آئے۔ اس وقت تک پہاڑ میں لاشیں یونہی پڑی تھیں۔ کچھ لوگ اپنے پیاروں کی لاشیں لانے میں کامیاب بھی ہو گئے۔ ڈھونڈ سے ہم موضع سریالہ آ گئے اور دو تین ماہ وہیں رہے۔ یہاں حالات انتہائی خراب تھے۔ نہ کھانے کو کچھ نہ مویشیوں کیلئے چارہ۔ سریالہ سے ہم گوڑ گاؤں آئے اور اپنے مال مویشیوں سمیت قافلے کے ذریعے پاکستان روانہ ہو گئے۔ ہم فاضلکا سے پاکستان میں داخل ہوئے۔ ہمارے قافلے کے ہمراہ ملٹری تھی اس لئے ہم بلوائیوں کے حملوں سے محفوظ رہے۔

تین دن فاضلکا میں رہنے کے بعد ہم قصور آ گئے۔ قصور کیمپ میں چند دن رہنے کے بعد گھنیا کی آ گئے یہیں ہمیں زمین الاٹ ہو گئی۔ زمین کے قبضے پر ہمیں مقامی لوگوں سے کافی لڑائی جھگڑا کرنا پڑا اگر فساد نہ ہوتے تو ہم کبھی پاکستان نہ آتے۔ میوات کی یادیں ہمیشہ میرے دل میں رہیں گی۔

☆☆☆☆☆

جنگ آزادی 1857ء
چوہدری حشمت علی میو کا کیمپ

گزشتہ سے پیوستہ

اودھ کا برجیس قادر چھٹا نواب تھا جو اگست 1845ء میں نواب واجد علی شاہ اور بیگم حضرت محل کے ہاں قیصر باغ لکھنو میں پیدا ہوا۔ 1856ء میں قادر کے والد نواب واجد علی شاہ کو بدنظمی پر برٹش نے معزول کر کے مٹیا برج کلکتہ کے مضافات میں جلاوطن کر دیا تھا۔

1857ء میں سپائی بغاوت (جنگ آزادی) ایسٹ انڈیا کمپنی کیخلاف بھڑک اُٹھی جس میں بیگم حضرت محل نے باغی دستوں کی کمان سنبھال لی۔ لکھنو پر برٹش کے حملوں کی پیشگی اطلاع اور ان کی کاروائیوں پر نظر رکھنے کیلئے شہر سے باہر پتھروں کے پل کے نزدیک چوہدری حشمت علی میواتی نے مجاہدین کا ایک کیمپ قائم کر رکھا تھا جس میں نمبر 15 کی بے قائدہ Irregular Force کے سپاہی بھی شامل تھے۔ 5 جون کو 11 سالہ قادر کو اس کی ماں نے اودھ کا نواب بنانے کا اعلان کر دیا اور

The 93rd Highlanders storming the Secundra Bagh, Lucknow, 16 November 1857

چنحٹ کی لڑائی میں برٹش کو شکست کھانے پر لکھنو کے اندر ہی محاصرہ میں رہنے پر مجبور کر دیا اس کے بعد قادر نے شاہ ظفر کو اُسے تسلیم کرنے کا لکھا جو اُس نے تسلیم کر لیا۔ قادر اور بیگم معمول کے اعلانات کرتے جس میں اس امر پر برٹش کیخلاف زور دیا جاتا کہ وہ عام آدمی پر عسائیت نافذ اور ناانصافیاں کرتے ہیں۔

ستمبر 1857ء میں جمز آوٹ رم James Outram اور ہنری ہیولاک Henry Havelock ایک برٹش رجمنٹ کی کمان کرتے ہوئے آزادی پسندوں کے محاصرے کو کئی جگہ سے توڑا مگر یہ بہت ہونے کی وجہ سے سٹی کا بلاکیڈ Blockade رہا۔ نومبر 1857ء میں ایک اور برٹش رجمنٹ کی کمان کرتے ہوئے کولن کیمپل Cown Campel نے مقامی آبادی کی مدد کے ساتھ آزادی پسندوں کے دفاعی حصار کو توڑا اور گھرے ہوئے لوگوں کو نکالا۔

دسمبر تک مواصلاتی نظام بحال ہو گیا اور بغاوتیں انڈیا کے دوسرے حصوں میں مکمل طور پر دبا دی گئیں۔ باغیوں کے سردار اکیلے اکیلے رہ گئے۔

یہ ایک فضول جنگ تھی جس میں ان کی شکست انکے اُوپر منڈلاتی رہی۔ اسی مہینہ میں باغیوں میں اندرونی خلفشار پیدا ہو گئی۔ فیض آباد کے مولوی نے قادر کی قیادت کو اس بنا پر چیلنج کر دیا کہ وہ روحانی نہیں ہے۔ اس طرح باغی کمزور ہوتے چلے گئے۔ کچھ چھوڑ کر چلے گئے اور کچھ علیحدہ ہو گئے اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا گیا۔

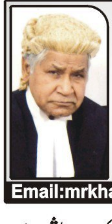

میو فریڈم فائٹ

بیرسٹر کے بی خاں میو

(لندن)

Email:mrkhanmayo@yahoo.co.uk

کمبل نے فروری کے آخر میں پھر مزید پیش رفت کی۔ 16 مارچ کو گلیوں اور کوچوں کی شدید لڑائی کے بعد آخر کار برٹش کا لکھنو پر قبضہ ہو گیا۔ بیگم، اس کے مددگار اور قادر کو شہر چھوڑنا پڑا۔ برٹش نے بیگم پر ترس کرتے ہوئے پینشن کی پیش کش کی جو اس نے نہ لی۔ یکم مارچ 1857ء کو برٹش نے لکھنو کو تحویل میں لینے کا فیصلہ کر لیا اس غرض کیلئے 20,000 فوجیوں پر مشتمل سر کونل کیمبل کو یہ فورس دے دی گئی۔ 9 مارچ کو آوٹرام کے ذمہ لگایا گیا کہ وہ لکھنو کے دو پلوں، لوہے اور پتھروں کا کنٹرول سنبھالے۔ لوہے کے پل پر کنٹرول کرنے کے بعد پتھروں والے پل کی طرف گیا جو آدھے میل کے فاصلے پر تھا۔ یہاں بادشاہ باغ کی سٹرک بڑی سٹرک سے ملتی ہے جو چھاؤنی کو جاتی ہے۔ اوٹرام کے ساتھی والپول نے یہاں اپنی فوج رکھی۔ یہ جگہ دفاعی اعتبار سے موزوں تھی۔ اس پل پر پہنچے تو حیران کن حشمت علی چودھری کا کیمپ دریافت ہوا۔ یہ ایک مسجد کے قریب حصار میں تھا جو محفوظ تھا۔ اس کیمپ پر چھاپا مارا اور 15 باغیوں کو مار دیا۔ ان کے پاس دو توپیں تھیں ان کو قبضہ میں لیا اس کیمپ میں نمبر 15 رجمنٹ کے باغی فوجی شامل تھے۔

مئی 1858ء میں قادر نے نیپال کے پرائمنسٹر جنگ بہادر رانا کو خط لکھا کہ برٹش نے ہندو مسلم کے مذہب کو خراب کیا آپ فوج بھیج کر اودھ کی مدد کریں جواب میں رانا نے یہ الزام مسترد کر دیا بلکہ نصیحت کی کہ لکھنو کے کمشنر ہنری منٹگمری لارنس کے ماتحت ہو جائیں۔ اس دوران بہت سے مقامی مجاہدین کو شکست ہوئی اور مارے گئے۔ برٹش نے ان کو مثالی سزائیں دیں۔

قادر اور اس کی ماں بیگم حضرت محل نے مغربی رپتی دریا کو عبور کر کے کھٹمنڈ نیپال میں پناہ لی۔ رانا نے 40,000 روپے کے جواہرات 15000 روپے میں خرید لئے مگر برف باغ کے محل میں ان کو رہنے کی اجازت دی۔ دیکھتے ہی دیکھتے قادر شاعر بن گیا اور شہر میں محفلیں منعقد کرنے لگا۔ اس کی نیپال میں رہتے ہوئے بہادر شاہ ظفر کی پوتی مہتاب آرا بیگم سے شادی ہوئی۔ ان کے بچوں میں دو بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔

1-History of the Indian Mutiny 1857-8 by Malleson, v.II, 1879, P.380-1, Hashmat ali Chaodri of Sandila.
2-Ibid.P-364
3-See Birjis Qadr: Wikipedia

نواب آف اودھ قادر

بیگم حضرت محل

پوچھے بنا ہی پریشان کرنے والی باتیں! معاشرتی المیہ

مشتاق احمد یوسفی لکھتے ہیں کہ شائستہ آدمی کی پہچان یہ ہے کہ اس کے سامنے کسی بیماری کا ذکر کیا جائے تو وہ آگے سے کوئی نسخہ تجویز نہ کرے۔ ہم لوگ ویسے تو نہایت شائستہ اور مہذب ہوتے ہیں۔ ہمیں سارے انگریزوں والے اتھیکس اور مینرز بھی پتا ہوتے ہیں. لیکن جس ایک چیز پر ہم خاموش نہیں رہ سکتے وہ ہے کسی معاملے میں اپنی رائے دینا چاہے آپ سے پوچھا گیا ہے یا نہیں پوچھا گیا۔ .

پہلا سین:

ساری زندگی کرائے پر رہنے کے بعد بالآخر چھوٹا سا نیا گھر بنایا ہے۔ آپ بے تحاشا خوش ہیں کہ چلو بچوں کو کم از کم اپنی چھت تو میسر آئی . رشتے دار دیکھنے آئے ہیں اور کچھ اس طرح کے تبصرے سننے کو ملے ہیں:

مکان کا فرنٹ تو بہت ہی کم ہے بالکل ہی چھوٹا سا لگتا ہے. بڑا اندھیرے اندھیرے والا گھر نہیں بنایا؟ کوئی کھلی جگہ چھوڑتے، بڑی کھڑکیاں بناتے. کم از کم وینٹی لیشن تو اچھی رہتی . بھئی تم نے تو ڈھانچہ کھڑا کر کے بس شفٹ ہونے کی کی . زرا رنگ و روغن کروا لیتے ٹائل پتھر لگ جاتا پھر آجاتے.

آپ کھسیانے سے ہو جاتے اور سوچتے ہیں کہ انہیں کیا پتا ساری عمر کرائے پر رہنے والوں کو اپنے گھر آنے کی کتنی جلدی ہوتی ہے .

دوسرا سین:

عیدالاضحیٰ ہے. آپ نے بمشکل پیسے جمع کر کے بچوں کی خوشی کے لئے بکرا لیا ہے . بچے گلی میں خوشی لے کر گھوم رہے ہیں . ہمسائے نے پوچھا ہے بھائی کتنے کا لیا؟ آپ نے بتایا ہے. اگلا جواب آیا ہے، مہنگے میں لے لیا . ابھی تو منڈی والے لُوٹ رہے ہیں. آپ چاندرات کو جاتے تو اس سے آدھی قیمت میں مل جاتا. دوسرا ہمسایہ آتا ہے. بکرے کے دانت چیک کرتا ہے اور کہتا ہے، بھائی مجھے لگ رہا ہے آپ کے ساتھ تو ہاتھ ہو گیا ہے. بیوپاری نے بکرے کا وزن دکھا کر آپ کو گھیر ا بکرا دے دیا ہے. اس کی تو قربانی ہی جائز نہیں. اب نہ آپ واپس کر سکتے ہیں . نہ ہی ہمسائے کو غلط کہہ سکتے ہیں.

قربانی تو آپ اسی بکرے کی کر لیتے ہیں لیکن سارا سال الجھے رہتے ہیں کہ پتا نہیں قربانی ہوئی بھی یا نہیں ہوئی۔

تیسرا سین:

آپ نے نئی گاڑی خریدی ہے دوستوں کو اس کی پارٹی دی ہے بعد میں سب گاڑی دیکھ رہے ہیں کہ ایک بولا ہے، یار ویسے اب تم نے لے لی ہے انہیں چاہیے لیکن گاڑی مہنگی لی ہے تم نے. جس بندے نے سودا کروایا ہے میں اسے پرانا جانتا ہوں. وہ ایک نمبر کا فراڈی ہے. مجھے تو دیکھتے ہی پتا چل گیا تھا کہ وہ کوئی ہاتھ کرے گا لیکن میں نے سوچا چلو اب کیا ہو سکتا ہے دوسرا دوست ہاتھ سے گاڑی کا روغن چیک کرتا ہے اور کہتا ہے، گاڑی پینٹ ہوئی ہے . یا تو بمپر نیا ڈلا ہے یا ساری گاڑی کا رنگ ہی نیا کروایا ہے . باڈی اوریجنل نہیں ہے.

آپ کی خوشی جو ایک گھنٹے پہلے آسمانوں کو چھو رہی تھی اب بالکل مدہم پڑ چکی ہے.

چوتھا سین:

بیٹی یا بیٹے کی بڑی اچھی جگہ شادی کی ہے. وہ بھی خوش ہیں. آپ بھی مطمئن ہیں کہ چلو فرض ادا ہو گیا

انتخاب

افشاں اکرام میو (کراچی)

کچھ دن بعد کوئی دوست ملنے آتا ہے جو شادی میں شریک نہیں ہو سکا تھا. بچوں کی باتیں شروع ہو جاتی ہیں. وہ پوچھتا ہے کہ شادی کہاں کی، آپ تفصیل بتاتے ہیں. اس کے سسرال کے سارے خاندان کی تفصیل جاننے کے بعد وہ کہتا ہے: یار مشورہ تو کر لیتے. عجیب سا خاندان ہے. میرے بہنوئی کی چھوٹی بہن اس محلے میں رہتی تھی. آج سے بیس سال پرانی بات ہو گی لیکن تب تو یہ بڑے غریب ہوتے تھے. اب ہو سکتا ہے کوئی معاشی حالات بہتر ہو گئے ہوں. مجھے تو لگ رہا ہے تمہاری دولت دیکھ کر ہی ان کی رال ٹپکی ہے.

آپ چپ سے ہو گئے ہیں. جن لوگوں سے کوئی مسئلہ نہیں تھا، دل میں اچانک سے ان کی بے ضرر باتیں آنے لگی ہیں. اس کے تاثرات یہ کیوں تھے، اس نے فلاں بات اس انداز میں کیوں کی تھی وغیرہ وغیرہ .

پانچواں سین:

. بیٹے کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے. کافی شدید چوٹیں لگی ہیں. بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور آپریشن کے بعد راڈ ڈلا ہے. لوگ عیادت کرنے آرہے ہیں. آپ کا قریبی دوست یا رشتے دار آتا ہے. وہی ساری کہانی پوچھتا ہے کہ کیا ہوا، کیسے ہوا، کس ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے، کتنے پیسے لگے۔ آپ تفصیل بتاتے ہیں اور چونکہ خرچے سے خود بھی پریشان ہیں اس لئے سب کچھ ہی بتا دیتے ہیں وہ سن کر حوصلہ دینے کی بجائے کہتا ہے: یہ تم کس قصائی کے پاس چلے گئے تھے. اس آپریشن کے تو بیس ہزار نہیں بنتے اور تم نے ایک لاکھ بیس ہزار دیا ہے. تم مجھے ایک کال کرتے، فلاں ہسپتال میں میرا جاننے والا ہے وہاں سے تمہارے بیٹے کا آپریشن ہو جانا تھا. پیسے بھی آدھے لگنے تھے اور دوائیوں کا خرچہ بھی نہیں ہونا تھا . بندہ مشورہ ہی کر لیتا ہے۔

آپ کو دکھ لگ جاتا ہے کہ شاید واقعی میں مشورہ کر لیتا تو کچھ بچت ہو جاتی لیکن آپ یہ بھول جاتے ہیں کہ بیٹے کے ایکسیڈنٹ کا سن کر آپ کی دماغی حالت کیا تھی اور آپ کچھ سوچنے سمجھنے کی پوزیشن میں نہیں تھے۔

یہ سب وہ مشورے ہیں جو ہم مہذب اور شائستہ لوگ دوسروں کو دیتے ہیں اور خود کو دنیا کی سب سے عقلمند اور دوسروں کا خیال کرنے والی ہستی سمجھتے ہیں. مشورہ دینے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ایک بار پھر وہی بات کہ کوئی موقع محل دیکھ لیا کریں.

جب گھر بن چکا ہے، اس کو توڑ کر دوبارہ نہیں بنایا جا سکتا . جب قربانی خرید لی گئی ہے، واپس نہیں کروائی جا سکتی . جب گاڑی لے لی گئی ہے وہ فوراً بیچی نہیں جا سکتی، جب شادی ہو گئی ہے تو رشتہ توڑا نہیں جا سکتا. جب پیسے ایک جگہ لگ چکے ہیں وہ واپس نہیں آ سکتے. تو ایسے مواقع پر مشورہ مت دیا کریں. جو ہو گیا سو ہو گیا، اب وہ ٹھیک نہیں ہو سکتا. آپ کے مشورے سے اگلے بندے کا محض دل برا ہو گا اور کچھ نہیں ہو گا.

بولنے سے پہلے بس ایک بار سوچ لیا کریں کہ میں جو بول رہا ہوں کیا یہ چیز کسی نے مجھ سے پوچھی ہے؟ اگر پوچھی ہے تو بہترین جواب دیں اور اگر نہیں پوچھی تو وہیں رک جایا کریں. خود کو وہیں پر بولنے سے روک لیں ہماری یہ خود کلامیاں کبھی کبھار دوسرے لوگوں کا بہت ذہنی نقصان کرتی ہیں۔

☆☆☆

میو قوم کی ایسی فیملیز جن کے دو سے زیادہ افراد نے ملک و قوم کیلئے کسی بھی سطح پر قابل فخر کام کیا ہو ''صدائے میو'' میں انکے تعارف کیلئے

خوشخبری

ہمیں جن پر ناز ہے

کے عنوان سے سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے

آپ کی یا آپ کی جاننے والی کسی بھی فیملی میں ایسی دو یا دو سے زائد شخصیات ہوں جن کے کارناموں پر قوم فخر کر سکے تو تفصیل بمع تصاویر کے آج ہی ارسال کر دیں

رابطہ نمبر: 0300-2481227

انسانیت کے سردار اور ہادیِ عالم ﷺ کی والدہ بننے کا شرف حاصل ہونے والا تھا۔

مشہور کاہنہ سودہ بنت زہرہ نے جب بنوزہرہ قبیلہ کا دورہ کیا تو برملا کہہ اٹھی:

''اس قبیلہ میں ایک نہایت ہی عزت اور شرف والی لڑکی موجود ہے۔ اس نے مزید کہا کہ وہ لڑکی اور اس کا ہونے والا بیٹا تمام لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرانے والے ہوں گے اور لوگوں کو راہِ ہدایت کی طرف بلانے والے ہوں گے۔''

اس نے بنوزہرہ قبیلہ کی تمام خواتین کو ایک جگہ جمع ہونے کی درخواست کی اور یکے بعد دیگرے ہر لڑکی اور عورت کو دیکھتی اور اس کے حوالے سے پیش گوئی کرتی رہی۔ جب اس کی نظر حضرت آمنہ پر پڑی تو آپ کو دیکھ کر اس نے ایک دم کہا:۔

''یہی وہ لڑکی ہے جو لوگوں کو ڈرائے گی یا پھر اس کا بیٹا لوگوں کو (اللہ) سے ڈرانے والا ہوگا، جس کی عظیم شان ہوگی اور جو روشن دلیل کی طرح (حق کے ساتھ) جگمگائے گا۔''

اس دن سے حضرت آمنہ بنوزہرہ قبیلہ میں اپنے اوصاف عالیہ کی وجہ سے اور بھی زیادہ مشہور ہو گئیں اور جب آپ کا نکاح حضرت عبدالمطلب کے بیٹے حضرت عبداللہ سے ہوا تو اس شہرت اور شان میں مزید اضافہ ہوگیا۔

حضرت آمنہ بنت وہب حضور ﷺ کی والدہ ماجدہ تھیں اور آپ کا تعلق قبیلہ قریش کی شاخ "بنو زہرہ" سے تھا۔ آپ کے والد کا نام وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب بن مرّۃ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر تھا۔ آپ کی والدہ کا نام برّۃ بنت عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار بن قصی بن کلاب بن مرّۃ بن کعب بن لوئی بن غالب بن فہر تھا۔ آپ کے والد اپنے قبیلے کے معزز سردار تھے اور بنوزہرہ قبیلے میں ایک مثالی حیثیت کے مالک تھے۔ حضرت آمنہ بنت وہب کے والد وہب ابن عبد مناف سگ ستارہ (Sirius) کی عبادت کیا کرتے تھے جو کہ عربوں کے عمومی مزاج اور ان کی قبائلی تاریخ کے خلاف تھا۔ اس بنیاد پر اہلِ عرب آپ کی مخالفت کرتے تھے اور آپ کو ابو کبشہ کہہ کر بلایا کرتے تھے کیونکہ عربی زبان میں یہ سگ ستارہ کبشہ کہلاتا تھا اور اسی کی نسبت سے آپ کو ابو کبشہ یعنی کبشہ ستارے کی عبادت کرنے والا کہا جاتا تھا۔

حضرت آمنہ کی کوئی سگی بہن یا سگا بھائی نہیں تھا البتہ آپ کے والد وہب ابن عبدِ مناف کی دوسری زوجہ سے آپ کے دو سوتیلے بھائی عبد یغوث اور عبید یغوث تھے جبکہ ایک سوتیلی بہن "ضعیفہ بنت ہاشم" تھی۔ اسی لیے بعد میں بنوزہرہ قبیلے کے لوگ اس بات پر زور دیا کرتے تھے کہ وہ نبی ﷺ کے ننھیالی رشتہ دار یعنی ماموں ممانیاں ہیں اور اسی نسبت سیوہ حضرت آمنہ سے اپنی رشتہ داری کو جوڑا کرتے تھے۔

حضرت آمنہ پنی ظاہری وضع قطع میں ایک خوبصورت اور باوقار خاتون تھیں اور قبیلہ قریش میں بالعموم اور بنوزہرہ قبیلے میں بالخصوص ممتاز شخصیت کی مالک تھیں۔ آپ نسب کے اعتبار سے بھی ایک ممتاز شخصیت کی مالک تھیں کیونکہ آپ اپنی والدہ برّہ کی طرف سے عبدالعزہ بن عثمان کے خاندان سے تعلق رکھتی تھیں جو کہ قصء کی اولاد سے تھے جبکہ کے والد بنو زہرہ قبیلہ میں سرداروں کے خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت آمنہ اپنے خاندانی نسب ونسبت اور ذاتی حسن و جمال کے علاوہ بھی کئی ایسی خصوصیات کی حامل تھیں جو کہ آپ کو بنوزہرہ قبیلہ کی دیگر خواتین سے ممتاز کرتی تھیں جن میں بالخصوص آپ کی پاک دامنی، شرافت، ذکاوت، بردباری اور حلم شامل تھا۔ حضرت آمنہ بچپن سے ہی اپنی سہیلیوں میں ایک مخصوص تشخص کی حامل تھیں۔ اللہ رب العزت نے جہاں ایک طرف حضرت آمنہ کو ظاہری حسن و جمال اور صفاتی کمالات سے نوازا تھا وہاں دوسری طرف آپ کو ہر قسم کی برائی اور ناپسندیدہ چیزوں سے بھی محفوظ رکھا تھا کیونکہ آپ کو بالآخر پوری انسانیت کے سردار اور ہادیِ عالم ﷺ کی والدہ بننے کا شرف حاصل ہونے والا تھا۔

حضرت آمنہؓ ہمیشہ شرک اور بتوں وغیرہ کی پوجا سے محفوظ و مامون رہی تھیں اور اپنے معاملات کے حوالے سے بھی نہایت ہی دیانتدار اور امانتدار تھیں۔ آپ اور آپ کے شوہر حضرت عبداللہ جو کہ حضور ﷺ کے والدین کریمین بننے کے شرف سے

آئینہ اعجاز
اعجاز خاں میو
(سیہووال پسرور)
0301-6320334
ejazmeo68@yahoo.com

مشرف ہوئے، یہ دونوں ہی ہستیاں اہل فطرت میں سے تھیں جنہوں نے ہمیشہ عقیدہ توحید اپنائے رکھا اور شرک کی غلاظت سے دور رہے۔ آپ کی طرف منسوب شدہ کچھ اشعار کتبِ سیرت اور تاریخ میں ملتے ہیں جن کو آپ اکثر پڑھا کرتی تھیں اور بالخصوص اپنی وفات سے پہلے رسول اللہ ﷺ کو سنائے تھے۔

ترجمہ: ''آپ (ﷺ) لوگوں کی طرف اس لیے مبعوث کیے گئے تا کہ آپ (ﷺ) لوگوں میں حلال اور حرام کے فرق کو واضح کر دیں۔

آپ (ﷺ) کو حق اور سلامتی کے ساتھ بھیجا گیا جو کہ آپ (ﷺ) کے والد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین تھا۔

اللہ کی قسم میں آپ (ﷺ) کو بتوں کی پوجا کرنے سے روکتی ہوں تا کہ آپ (ﷺ) ان کی طرف دیگر اقوام کے ساتھ کبھی اپنا رخ نہ کریں۔''

یہ اشعار امام قسطلانی، زرقانی، محمد ابن یوسف ابن صالحی الشامی، حسین ابن محمد ابن الحسن الدیار بکری اور احمد ابن زینی دحلان نے بھی نقل کیے ہیں۔

آپ ﷺ کا وہ معروف نسب جو حضرت عبدالمطلب سے لے کر پیچھے حضرت ابراہیم علیہ السلام تک جا پہنچتا ہے اور پھر ابراہیم علیہ السلام سے لے کر آدم علیہ السلام تک جاتا ہے اس میں موجود تمام اشخاص کے بارے میں یہ بات نہ صرف مشہور و معروف ہے کہ وہ سارے موحد تھے بلکہ اس کا ذکر کتبِ حدیث میں بیان کردہ روایت میں بھی ملتا ہے۔ جیسا کہ منقول ہے:

''(آپ ﷺ نے فرمایا کہ) میں مردوں کی پاک پشتوں سے عورتوں کے پاک رحموں میں منتقل ہوا ہوں۔''

قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے مشرکین کو ناپاک قرار دیا ہے۔

اس بنیاد پر امام رازی اور دیگر مفسرین نے یہ نتیجہ پیش کیا ہے کہ آپ ﷺ کے والدین میں سے مرد و عورت اس لیے بھی مشرک نہیں ہوسکتے تھے کیونکہ آپ ﷺ نے اپنی حدیث میں ان کی پاکی کو بیان فرمایا ہے اور قرآن نے مشرکین کو ناپاک قرار دیا ہے۔

عام الفیل سے ایک سال قبل یعنی پانچ سو انتّھر (569ء) میں حضرت آمنہ کا نکاح حضرت عبداللہ سے ہوا۔ جو کہ اپنی شکل وصورت اور عادت واطوار کے حساب سے قریش کے بہترین نوجوان تھے۔ آپ نہایت ہی وجیہ شخصیت کے مالک تھے اور اپنی عفت اور شرافت کے اعتبار سے مشہور تھے۔

مارٹن لنگس (Martin Lingus) جو کہ ایک انگریز مورخ ہے، اس نے حضور ﷺ کی حیات پر لکھی گئی اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ کو حضرت یوسف علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے۔

جب سے عرب خواتین میں حضرت عبداللہ کی زندگی کے حوالے سے سو (100) اونٹوں کی قربانی والا واقعہ مشہور ہوا تب سے خواتین کی ایک بڑی تعداد آپ کی طرف نکاح کا میلان رکھتی تھی لیکن آپ کے والد حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے حضرت عبداللہ کا نکاح بنوزہرہ قبیلہ میں کرنے کا فیصلہ فرمالیا تھا جس کی وجہ سے حضرت آمنہ کا نکاح حضرت عبداللہ سے ہوگیا۔

بعض روایتوں کے مطابق یہ جمعہ کی رات تھی۔ حضرت آمنہ کی شب زفاف میں دو سو عورتیں رشک و حسد سے مرگئیں اور بہت سی عورتیں امراض قلب میں مبتلا ہوئیں۔ اس انتقال نطفہ کی رات ملائکہ نے جشن منایا۔ حضرت جبرائیل امین نے فرش زمین پر آ کر بام کعبہ پر ہلالی پرچم لہرایا اور خطہ ارض کو بشارت دی کہ آج نور محمدی ﷺ صلب پدر سے رحم مادر میں منتقل ہوگیا ہے تا کہ افضل الخلائق پیدا ہوں اور تمام امتوں سے بہتر و برتر شخصیت دنیا میں تشریف ارزانی فرمائے۔ اسی رات ابلیس لعین کا تخت الٹ گیا اور یہ مردود بارگاہ الٰہی میں چالیس دن بحر و بر میں مارا مارا پھرتا رہا اور فرط غم و کثرت غیظ وغضب میں سیاہ وسوختہ ہو کر کوہ ابوقبیس کے دامن میں آ کر رونے لگا۔

حضرت آمنہ مدینہ سے واپسی کے دوران شدید علالت کی وجہ سے ابواء کے مقام پر جو کہ یثرب سے تقریباً ایک سوسینتیس میل کے فاصلے پر موجود تھا اور شام کے حُجاج کے لیے میقات تھا پر آپ اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئیں۔ حضرت آمنہ کی قبر مبارک ابواء کے مقام پر ایک چھوٹے سے ٹیلے پر موجود ہے۔

میوات کی خوشبو ایک باوقار قوم کی داستان

میوات اور میوقوم کی داستان ایک ایسی تاریخ ہے جو بہادری، غیرت، خودداری، محنت اور کامیابی کے روشن ابواب سے بھری ہوئی ہے۔ برصغیر کی سرزمین پر جہاں کئی قوموں نے اپنے اپنے رنگ چھوڑے ہیں وہاں میوقوم کی انفرادیت اپنی جگہ قائم ہے۔ یہ قوم اپنی جڑوں اور روایات سے وابستگی کے ساتھ ساتھ وقت کے تقاضوں کو بھی سمجھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صدیوں کے سفر کے باوجود آج بھی میوقوم اپنی عظمت اور وقار کے ساتھ زندہ ہے۔ میوات جو دہلی، ہریانہ اور راجستھان کے قریب واقع ہے تاریخی اعتبار سے ایک اہم خطہ مانا جاتا ہے۔ اس خطے کی فضاؤں میں محنت اور غیرت کی خوشبو بسی ہوئی ہے۔ میوات کے باسی یعنی میو اپنی مٹی سے گہری محبت رکھتے ہیں۔ یہ محبت صرف زمین کی حد تک نہیں بلکہ اپنے دین، اپنی تہذیب اور اپنی اقدار سے وابستگی کی صورت میں بھی ظاہر ہوتی ہے۔ ان کے اجداد راجپوت نسل سے تھے جنہوں نے اسلام قبول کیا اور اسلام کی روشنی میں ایک نئی شناخت اختیار کی۔ یہی شناخت آج دنیا کے سامنے میوقوم کی اصل پہچان ہے۔

اسلام قبول کرنے کے بعد میوقوم نے دینی اقدار کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا۔ دین کے ساتھ ان کی وابستگی کا یہ عالم ہے کہ ان کی روزمرہ زندگی کے ہر پہلو میں اسلامی رنگ جھلکتا ہے۔ شادی بیاہ کے موقع پر ان کے گیت اور رسمیں بھی اسی امتزاج کی عکاسی کرتی ہیں جہاں اسلامی اقدار اور قدیم روایتیں ایک حسین رنگ میں ڈھل جاتی ہیں۔ یہی امتزاج ان کی تہذیب کی خوبصورتی ہے۔ تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو میوقوم ہمیشہ بہادری اور غیرت کے ساتھ پہچانی گئی ہے۔ مغلیہ دور میں بھی ان کی شجاعت کی کہانیاں عام تھیں۔ جب انگریز سامراج نے برصغیر پر قبضہ کیا تو میوقوم نے اپنی آزادی اور خودداری کی حفاظت کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے ان کے کارنامے اس بات کے شاہد ہیں کہ انہوں نے غلامی کے طوق کو کبھی دل سے قبول نہیں کیا۔ انگریز حکمران بھی ان کی جرات اور استقلال کے معترف تھے۔ میوقوم کی تاریخ دراصل آزادی اور وقار کی جدوجہد کی تاریخ ہے۔ میوقوم کے مزاج میں مہمان نوازی اور بھائی چارہ ایک بنیادی وصف کی حیثیت رکھتے ہیں۔

دیہاتوں میں آج بھی اگر کوئی اجنبی میو کے گھر چلا جائے تو اس کے ساتھ اپنوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے۔ کھانا کھلانا، پانی پلانا اور عزت دینا ان کی روایت کا حصہ ہے۔ یہ وصف دراصل ان کے دل کی سخاوت اور خلوص کو ظاہر کرتا ہے۔ میو ثقافت کا ایک اہم حصہ ان کی زبان ہے۔ میواتی زبان اپنی سادگی اور مٹھاس کے باعث دلوں کو چھو لیتی ہے۔ اس زبان میں کہے گئے لوک گیت اور کہاوتیں ایک ایسی دنیا کی جھلک پیش کرتے ہیں جو محبت، خلوص اور سچائی سے لبریز ہے۔ میواتی گانے اور شادی بیاہ کے مواقع پر گائے جانے والے گیت آج بھی ان کے دیہاتوں میں گونجتے ہیں۔ ان کی موسیقی میں زندگی کی خوشبو، زمین کی محبت اور رشتوں کی مٹھاس صاف محسوس کی جا سکتی ہے۔

1947ء کی تقسیم ہند میوقوم کی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔ اس دور میں میوقوم کے ایک بڑے حصے نے پاکستان کی طرف ہجرت کی۔ پاکستان آ کر ان لوگوں نے بے مثال جدوجہد کی۔ اجنبی زمین پر نوکریاں، تجارت اور کاروبار شروع کیے اور چند ہی

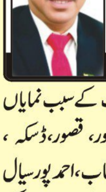

عکسِ حال
خالد حسین رضا میو
پیرمحل
0300-9123849

دہائیوں میں اپنی محنت اور دیانت کے سبب نمایاں مقام حاصل کیا۔ کراچی، لاہور، قصور، ڈسکہ، نارووال، شجاع آباد، کہروڑپکا، خوشاب، احمد پور سیال فیصل آباد، حیدرآباد، میر پور خاص، ٹنڈو الہیار اور کئی دیگر شہروں میں میو برادری اپنی کامیابیوں کی بدولت جانی جاتی ہے۔ ان کی محنت اور کاروباری ذہانت نے انہیں ملک کی معیشت میں اہم مقام دلایا۔

پاکستان میں آ کر میوقوم نے نہ صرف کاروباری میدان میں ترقی کی بلکہ سیاست، فوج، تعلیم، کھیل اور سرکاری محکموں میں بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ کئی لوگ اعلیٰ افسر بنے، کئی فوج میں شامل ہو کر ملک کا دفاع کرنے لگے، کئی سیاست کے میدان میں آئے اور عوام کی خدمت کو مقصد بنایا۔ نوجوان نسل نے تعلیم حاصل کر کے ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور وکیل کے طور پر بھی اپنی پہچان بنائی۔ آج میوقوم کے نوجوان نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا کے مختلف ممالک میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا رہے ہیں۔ یہ سب اس بات کا ثبوت ہے کہ میوقوم ہمیشہ ترقی کی راہ پر گامزن رہی ہے۔

میوقوم کی سب سے بڑی کامیابی یہ ہے کہ اس نے اپنی روایت اور پہچان کو ہمیشہ زندہ رکھا۔ چاہے وہ بھارت کے دیہاتوں میں ہوں یا پاکستان کے بڑے شہروں میں، یا پھر خلیجی ممالک اور یورپ میں مقیم ہوں، وہ اپنی میواتی زبان، اپنی ثقافت اور اپنے دینی شعور کو اگلی نسلوں تک منتقل کرتے رہے ہیں۔ یہ روایت پسندی ان کی شناخت کا ایک روشن پہلو ہے۔ جہاں اور قومیں وقت کے دھارے میں اپنی زبان اور کلچر کھو بیٹھتی ہیں، وہاں میوقوم نے اپنی زبان اور رسم و رواج کو ایک خزانے کی طرح محفوظ رکھا۔ ان کی کامیابیوں میں سب سے نمایاں وصف ان کی محنت ہے۔ دنیا کے جس خطے میں بھی میو گئے، انہوں نے محنت کو اپنی پہچان بنایا۔ مشرقِ وسطیٰ میں بھی میواتی مزدوری اور تجارت دونوں شعبوں میں کامیاب رہے۔ یورپ اور امریکہ میں بھی میو برادری کے لوگ اپنی محنت اور ایمانداری کی بدولت عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔

میوقوم میں اتحاد اور اتفاق بھی ایک بڑی خوبی ہے۔ یہ لوگ اپنے مسائل اور خوشیوں میں ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں۔ شادی بیاہ سے لے کر دکھ درد تک، یہ ایک دوسرے کا سہارا بنتے ہیں۔ یہی اجتماعی روح ان کی کامیابی کا راز ہے۔ میو قوم کی خواتین بھی اپنی عظمت میں کسی سے کم نہیں۔ وہ خاندان کی عزت و وقار کی محافظ ہیں۔ گھریلو زندگی کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ تعلیم اور دیگر شعبوں میں بھی اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ ان کی محنت اور قربانیاں اس قوم کے وقار کو مزید بلند کرتی ہیں۔ یوں میوات اور میوقوم کی تاریخ اور حال دونوں ایک روشن مثال ہیں۔ یہ قوم آج بھی اپنی غیرت، بہادری، محنت، دیانت اور کامیابیوں کے سبب نمایاں ہے۔ ان کی جدوجہد اس بات کا عملی ثبوت ہے کہ اگر کوئی قوم اپنے دین، اپنی ثقافت اور اپنی روایت سے جڑ کر رہے اور محنت کو اپنا شعار بنا لے تو دنیا کی کوئی طاقت اسے پیچھے نہیں رکھ سکتی۔ آج میوقوم دنیا کے مختلف خطوں میں آباد ہے لیکن جہاں بھی ہے اپنی پہچان کے ساتھ ہے۔ ان کی مثال ایک ایسے چراغ کی ہے جو وقت کی آندھیوں میں بھی بجھنے کے بجائے اور زیادہ روشن ہوتا ہے۔ میوقوم آنے والی نسلوں کے لیے ایک سبق ہے کہ عزت، غیرت اور محنت ہی وہ خزانے ہیں جو کبھی ختم نہیں ہوتے۔

تمام تر سہولیات سے آراستہ رہائشی سکیم
7 مرلہ
5 مرلہ
4 مرلہ
3 مرلہ
نیو
آبادی سرائچ
صوئے آصل سے صرف 5 کلومیٹر جانب سرائچ
چیف ایگزیکٹو
چوہدری نوید سرفراز
0300-4870945
ہیڈ آفس
جلکے سٹاپ مین فیروزپور روڈ لاہور

0315-8535755
0301-4846133
EVA,PU,PCU اور سکول شوز کی تمام ورائٹی ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں
طارق شوز
ہول سیل پوائنٹ شوروم
عاطف ندیم
0315-8535755
طارق محمود میو
0301-4846133
بالمقابل پٹرولنگ پولیس چیک پوسٹ نزد مصطفےٰ آباد (للیانی) نہر

رجسٹری/انتقال
رحمت پارک
PROPERTY CHANNEL
REAL ESTATE CONSULTANTS
فائل نہیں پلاٹ
ہم مکانوں کی نہیں
مکینوں کی بات کرتے ہیں
رحمت
پارک
آسان اقساط میں بھی
پلاٹ دستیاب ہیں
شاہین احمد
0300-8084821
عاطف شریف
0321-4022645
چیئرمین
حاجی نعیم پاہٹ
متصل کوٹ میلہ رام مین فیروزپور روڈ لاہور
چیف ایگزیکٹو
حاجی محسن شریف

ٹنڈو الہیار اور گردو نواح میں ہر قسم کی معیاری
اور پائیدار تعمیر کرانے کے لئے
آج ہی رابطہ کریں
ٹھیکیدار
محمد رمضان میو
جنرل کونسلر
نائب صدر
پاکستان میو اتحاد سندھ
0300-3087297

ایمانداری ہمارا نصب العین
کوالٹی میں نمبر ون
کرم اللہ
پٹرولیم
TOTAL
کاناکاچھا فلائی اوور نیو ڈیفنس روڈ
لاہور
چیف ایگزیکٹو
حاجی نیاز خاں باگھوڑیا
0300-8463844

عوامی خدمت سے سرشار قیادت
چوہدری
سعید اقبال میو
0300-4649920
انشاء اللہ چیئرمین
یونین کونسل آرائیاں (رائیونڈ)

ZOOM
حاجی نیاز
اینڈ عرفان
جس نے ملاوٹ کی وہ ہم میں سے نہیں (الحدیث)
ایک کلومیٹر صوئے آصل ہیر روڈ
ضلع لاہور
پٹرولیم
حاجی محمد نیاز بھاگوڑیا
(شیرا پوتا)
0300-8463844
محمد عرفان جٹ
0313-4987011
ZOOM

ملکی تعلیمی نصاب: نئی نسل کیا سیکھے گی؟

غور طلب
صوبیہ جاوید میو
(پیرمحل)
صدر: پاکستان صدائے میو فورم (لیڈیز ونگ)

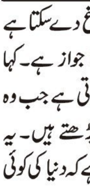

ملک میں تعلیمی تباہی کا رونا تو ہر کوئی رو رہا ہے پر تباہی کی ذمہ داری کوئی قبول نہیں کر رہا۔ عوام سے حکمرانوں تک کوئی نہیں چاہتا ہے کہ تعلیمی تباہی کا ملبہ ان کے اوپر ڈالا جائے۔ عوام تعلیم کی تباہی کا ذمہ دار حکمرانوں کو قرار دے رہے ہیں جبکہ حکمران اپنے سنئیرز یعنی گئے گزرے حکمرانوں کو یہ اعزاز دینے پر بضد ہیں لیکن حقیقت میں تعلیم کو تباہی کے دہانے تک پہنچانے میں جتنا کردار سابقہ و موجودہ حکمرانوں کا ہے اس سے زیادہ عوام کا ہے۔ مانا کہ حکمرانوں نے تعلیم کے شعبے کو یکسر نظر انداز کر کے تعلیمی تباہی کو دعوت دی لیکن اگر بغور دیکھا اور سوچا جائے تو اس تباہی کو عملی جامہ تو ہم نے خود پہنایا۔ آج اگر تعلیم غریب کی دسترس سے باہر ہے تو یہ ہمارے اعمال و افعال اور کردار ہی کا نتیجہ تو ہے۔

پاکستان میں تعلیم ہمیشہ سے ایک حساس اور بنیادی موضوع رہا ہے۔ نصاب وہ آئینہ ہے جو آنے والی نسلوں کو ان کی اصل، ان کے ماضی اور ان کے مستقبل کا پتہ دیتا ہے۔ کسی قوم کے بچے جو کچھ اپنی کتابوں میں پڑھتے ہیں وہی ان کے شعور کا حصہ بن جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نصاب سازی کو دنیا بھر میں سب سے بڑی قومی ذمہ داری سمجھا جاتا ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ہاں گزشتہ کچھ برسوں سے یہ رجحان نمایاں ہوا ہے کہ اسکولوں اور کالجوں کی کتابوں سے اسلام اور اسلامی تاریخ کو کم کیا جا رہا ہے یا اسے محدود کر کے صرف ایک مضمون تک سمیٹنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ تبدیلیاں معمولی نہیں بلکہ ان کے اثرات آنے والی نسلوں کی فکری بنیادوں پر پڑیں گے۔ جب پاکستان قائم ہوا تو اس کی بنیاد اسلام تھا۔ قراردادِ مقاصد میں صاف طور پر درج کیا گیا کہ حاکمیتِ اعلیٰ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ریاست اسی کے احکام کے مطابق اپنے امور چلائے گی۔ قائد اعظم بارہا یہ بات دہراتے رہے کہ پاکستان اسی وقت اپنی منزل پا سکے گا جب قرآن و سنت کے اصولوں پر استوار ہوگا لیکن آج ہم اپنے نصاب کو دیکھتے ہیں تو یوں لگتا ہے جیسے ہم نے اپنے قیام کے مقصد کو پسِ پشت ڈال دیا ہے۔

وہ مضامین جو ہمارے بچوں کو یہ بتاتے تھے کہ اسلام کی خاطر کیسے قربانیاں دی گئیں اور کس طرح اس دین نے دنیا کو علم و حکمت کا چراغ دیا، انہیں نصاب سے نکال کر ایسے ابواب شامل کیے جا رہے ہیں جو نہ ہماری تاریخ کا حصہ ہیں اور نہ ہماری روح سے کوئی رشتہ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور جو لوگ اللہ کے ذکر سے منہ موڑتے ہیں ہم ان پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں جو ان کا ساتھی بن جاتا ہے" (الزخرف: 36)۔

نصاب میں سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ذکر کم کر دینے کا مطلب یہ ہے کہ بچوں کے ذہنوں کو اس روشنی سے خالی کر دیا جائے جو ان کی حفاظت کرتی ہے۔ ایک ذہن جب خالی ہو جاتا ہے تو وہ کسی بھی غیر متعلقہ نظریے کا شکار بن سکتا ہے۔ یہی کچھ ہمارے ساتھ ہو رہا ہے۔ حال ہی میں بعض صوبوں میں یہ ہدایات دی گئیں کہ اردو، انگریزی اور جنرل نالج جیسی کتابوں سے "حمد و نعت" اور سیرت النبی ﷺ سے متعلقہ ابواب نکال کر صرف اسلامیات کی کتاب میں محدود کر دیے جائیں۔ بظاہر یہ ایک انتظامی فیصلہ معلوم ہوتا ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس سے بچے اسلامیات کو ایک الگ مضمون سمجھنے لگیں گے جس کا ان کی روزمرہ زندگی سے کوئی تعلق نہیں۔

جب کہ حقیقت یہ ہے کہ دین اسلام ایک الگ خانہ نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے کا حصہ ہے۔ اسی لیے پرانے نصاب میں سیرت النبی ﷺ یا اسلامی اقدار کی جھلک اردو اور انگریزی جیسی کتابوں میں بھی دی جاتی تھی تاکہ بچے ہر مضمون کو پڑھتے ہوئے اپنے دین کی یاد تازہ کریں۔ اسی طرح خیبر پختونخواہ میں کچھ سال پہلے جماعت نہم اور دہم کی پاکستان اسٹڈیز کی کتابوں سے خلفائے راشدین کے کارنامے اور اسلام کی ابتدائی فتوحات کے ابواب کم کر دیے گئے۔ ان کی جگہ ایسی شخصیات کو شامل کیا گیا جن کا اسلام کی تاریخ سے براہ راست کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ بعض اوقات ان کے افکار اسلامی نظریہ سے متصادم تھے۔

عوامی دباؤ اور مذہبی طبقے کی سخت تنقید کے بعد کچھ ابواب دوبارہ شامل کرنے پڑے مگر اس واقعے نے یہ بتا دیا کہ ایک سوچ موجود ہے جو نئی نسل کو ان کے اصل ماخذ سے دور کرنا چاہتی ہے۔ اگر ہم پرائمری سطح کی کتب پر نگاہ ڈالیں تو وہاں بھی تبدیلیاں واضح ہیں۔ پرانے نصاب کی جنرل نالج کی کتابوں میں "نماز"، "مسجد"، "قرآن"، اور "رسول اللہ ﷺ کی سیرت" جیسے ابواب موجود تھے جو چھوٹے بچوں کے ذہن میں دین کی ابتدائی آگاہی ڈالتے تھے لیکن اب ان مضامین کو نکال کر ان کی جگہ صرف عمومی معلومات یا سائنسی ابواب رکھ دیے گئے ہیں۔ بظاہر یہ کوئی بری بات نہیں لگتی کہ سائنس کے اسباق زیادہ پڑھائے جائیں لیکن جب ایک چھوٹا بچہ اپنی پہلی کتاب میں دین کی کوئی جھلک نہ دیکھے تو اس کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دین کا تعلق شاید صرف مسجد یا ایک خاص مضمون تک محدود ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ تبدیلیاں کیوں کی جاتی ہیں اور ان کے پیچھے کون سی مصلحتیں کارفرما ہیں؟ ایک بڑی وجہ بین الاقوامی دباؤ ہے۔ عالمی ادارے جو پاکستان کے تعلیمی شعبے میں سرمایہ کاری اور فنڈنگ کرتے ہیں وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ نصاب کو "نیوٹرل" اور "انکلوسیو" بنایا جائے۔ ان کے نزدیک اسلامی مواد کو محض اسلامیات تک محدود کر دینا ہی "برداشت" اور "کثرتیت" کو فروغ دے سکتا ہے دوسری بڑی وجہ اقلیتوں کے حقوق کا جواز ہے۔ کہا جاتا ہے کہ غیر مسلم طلبہ کو مشکل پیش آتی ہے جب وہ اردو یا جنرل نالج میں اسلامی مواد پڑھتے ہیں۔ یہ دلیل بظاہر معقول ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی کوئی بھی قوم اپنی اکثریتی شناخت کو اس بنیاد پر نصاب سے نہیں نکالتی۔ بھارت میں ہندو فلسفہ اور مہابھارت سے لے کر رامائن تک سب نصاب میں شامل ہے اور کوئی اس پر اعتراض نہیں کرتا۔

ایک اور وجہ سیاسی مصلحتیں ہیں۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد تعلیم صوبائی اختیار ہے اس لیے ہر صوبہ اپنی سوچ اور سیاسی نظریے کے مطابق نصاب میں تبدیلی کرتا ہے۔ بعض حکومتیں بیرونی دنیا میں لبرل اور سیکولر امیج بنانے کے لیے نصاب میں سے اسلامی حوالہ جات کم کرتی ہیں تاکہ دنیا کو دکھا سکیں کہ پاکستان ایک "روشن خیال" ملک ہے۔

یہ وہی عمل ہے جسے ہم نے سلطنتِ عثمانیہ کے زوال کے وقت بھی دیکھا تھا جب مغربی رنگ کو اپنانے کے لیے نصاب اور تعلیم میں تبدیلیاں کی گئیں، اور نتیجہ یہ نکلا کہ قوم اپنی بنیاد سے کٹ گئی۔ کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ نصاب کو "جدید" بنانے کے لیے یہ سب کچھ ضروری ہے۔ بلاشبہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی تعلیم ناگزیر ہے لیکن کیا جدیدیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی اصل سے منہ موڑ لیں؟ کیا یہ بہتر نہ ہوتا کہ ہم اپنی نصابی کتب میں اسلامی تعلیمات اور سائنسی تحقیق کو یکجا کرتے تاکہ نئی نسل کو یہ شعور ملتا کہ اسلام علم کا دشمن نہیں بلکہ اس کا سب سے بڑا داعی ہے؟ اسلامی تاریخ سے بے خبری کا یہ رجحان مستقبل میں خوفناک نتائج دے سکتا ہے۔ ایک نسل جو بدر و احد کے واقعات، صلح حدیبیہ کی حکمت، خلفائے راشدین کے عدل اور مسلم سائنسدانوں کی خدمات سے ناآشنا ہوگی وہ کیسے اپنی شناخت قائم رکھے گی؟ دنیا کی کوئی بھی قوم اپنی تاریخ کو فراموش نہیں کرتی۔

یورپ اپنے نشاۃ ثانیہ کو فخر سے پڑھاتا ہے، امریکہ اپنے بانیوں کی قربانیوں کو لازمی مضامین میں شامل کرتا ہے، چین اور جاپان اپنی تہذیبی بنیادوں کو نصاب میں جھلکاتے ہیں۔ کیا ہم ابراہام اکارڈز معائدے کے زیرِ اثر تو نہیں آ رہے (ابراہام اکارڈز دراصل وہ معاہدہ ہے جس کے تحت چند عرب ممالک نے اسرائیل کو تسلیم کر کے اس کے ساتھ سفارتی، تجارتی اور سیکیورٹی تعلقات قائم کیے۔ اسے خوبصورت نام دینے کے لیے حضرت ابراہیمؑ کی نسبت سے یہ تاثر دیا گیا کہ یہ قدم تینوں ابراہیمی مذاہب یعنی اسلام، عیسائیت اور یہودیت کو قریب لانے کے لیے ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ معاہدہ فلسطینی عوام کے دیرینہ مسئلے کو پسِ پشت ڈال کر اسرائیل کو خطے میں مزید مضبوط کرنے کا ایک راستہ فراہم کرتا ہے۔ فلسطینی قیادت نے اسے کھلی غداری اور امتِ مسلمہ کے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مترادف قرار دیا ہے جبکہ مسلم دنیا اس پر تقسیم کا شکار ہے۔ پاکستان نے باضابطہ طور پر اسرائیل کو تسلیم نہیں کیا، لیکن عالمی دباؤ ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ یہ دباؤ کبھی سیاسی شکل میں سامنے آتا ہے تو کبھی تعلیمی اور فکری سطح پر۔ چونکہ ہمارے ہاں نصاب سازی اکثر بیرونی فنڈنگ اور مشاورتی اداروں کے زیرِ اثر ہوتی ہے، اس لیے یہ اندیشہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ ابراہام اکارڈز کے بعد "بین المذاہب ہم آہنگی" کے نام پر نصاب میں ایسے ابواب شامل کر دیے جائیں جو اسرائیل یا مشترکہ ابراہیمی وراثت کو اجاگر کریں جبکہ اسلامی تاریخ اور نظریہ پاکستان کو مزید پسِ پشت ڈال دیا جائے۔ ہم نے پہلے بھی دیکھا ہے کہ بعض کتابوں سے حمد و نعت اور سیرت کے ابواب نکال کر انہیں محدود کر دیا گیا۔

یہ سوال اہم ہے کہ اگر پاکستان کا نصاب اپنی اصل سے محروم ہو گیا تو نئی نسل کے ذہن کس رخ پر جائیں گے؟ دنیا کی ہر قوم اپنی شناخت کو تعلیم کے ذریعے محفوظ کرتی ہے لیکن اگر ہم نے یہ شناخت خود ہی کمزور کر دی تو آنے والی نسلیں ہمیں معاف نہیں کریں گی۔ یہی وقت ہے کہ پاکستان اپنے نصاب کو قرآن و سنت اور اپنی تاریخ کی بنیاد پر قائم رکھے تاکہ کوئی بیرونی دباؤ ہمارے بچوں کی فکری سمت کو بدلنے میں کامیاب نہ ہو لیکن افسوس کہ ہم خود اپنی پہچان کو محدود اور کمزور کرنے میں مصروف ہیں۔ یہ محض نصاب کا مسئلہ نہیں بلکہ ہماری بقا کا سوال ہے۔ اگر ہماری نئی نسل کو اپنے دین کی اصل روح اور اپنی تاریخ کی عظمت کا علم نہ ہوگا تو وہ نہ کردار میں مضبوط ہوگی اور نہ فیصلوں میں۔ تاریخ یہی بتاتی ہے کہ جب بھی کوئی قوم اپنے ماضی کو بھلا بیٹھتی ہے تو اس کا حال بکھر جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج اگر ہم نے نصاب سازی میں اپنی سمت درست نہ کی تو آنے والی نسل ہمیں معاف نہیں کرے گی۔ وہ ہم سے پوچھے گی کہ جب ان کے نصاب سے ان کا دین اور ان کی تاریخ چھینی جا رہی تھی تو ہم خاموش کیوں رہے۔ حل یہی ہے کہ نصاب کو جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے ضرور بھرپور بنایا جائے مگر ساتھ ساتھ اسلامیات اور اسلامی تاریخ کو بھی ہر مضمون میں جھلکایا جائے۔ اردو اور انگریزی میں حمد و نعت اور اخلاقی کہانیاں ہوں، جنرل نالج میں سیرت النبی ﷺ کی روشنی ہو، پاکستان اسٹڈیز میں ہمارے ہیروز کی قربانیاں ہوں، اور اسلامیات میں دین کی جامع تعلیم ہو۔ یہی توازن ہماری نئی نسل کو ایک باوقار، باشعور اور اپنی شناخت پر فخر کرنے والی قوم بنا سکتا ہے۔

باپ بھی کم نہیں ہے ماں جیسے

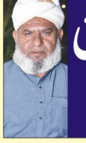

آف دی ریکارڈ
متین قیصر ندیم میو
(احمد پور سیال)
mateenqaiser1977@gmail.com
03006821668

کرداروں کی نظر میں ماں کا رتبہ عظیم ہے اعلی وارفع ہے جسکی دنیا میں کوئی مثال نہی ہے مگر اس سارے ادبی شہہ پاروں اور نثری کمالات عنوانات و موضوعات میں ماں کے کردار کو ڈھالتے سنبھالتے باپ کے کردار کو پس پشت ڈال دیتے ہیں ماں کی تکالیف دکھ درد پریشانیاں سب کو نظر آتی ہیں مگر وہ جو چپ چاپ سب سہہ لیتا ہے خود سے بول کر خود ہی کو سمجھا لیتا ہے اگر کوئی شخص بازار سے پیسے ہونے کے باوجود اپنی پسند کی چیز نہیں خریدتا تو وہ باپ ہوتا ہے۔ صبح نئے عزم سے نکلتا ہے ان خواہشات

ماں اور باپ دونوں ہی خاندان کے اہم ستون ہیں اور ان کا درجہ برابر ہے۔ اسلامی تعلیمات میں ماں کا درجہ بہت بلند ہے کیونکہ وہ بچے کی پرورش اور تربیت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ماں کے قدموں تلے جنت ہے" (صحیح بخاری)

دوسری طرف، باپ بھی خاندان کا سربراہ ہے اور اس کا درجہ بھی بہت اہم ہے۔ وہ خاندان کی کفالت اور حفاظت کی ذمہ داری اٹھاتا ہے اس لیے ماں کو بڑھانا اور باپ کا درجہ کم کرنا مناسب نہیں ہے۔ تقابلی جائزہ نہیں بنتا اس لئے ماں کے ساتھ باپ کو بھی عزت دو اسکا وقار قائم رکھو۔

ماں کا درجہ:

- ماں کی محبت اور قربانیاں بچے کی زندگی میں بہت اہم ہوتی ہیں۔
- ماں کی خدمت اور اطاعت کرنا بچے کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

باپ کا درجہ:

- باپ خاندان کا سربراہ ہے اور اس کا درجہ بھی بہت اہمیت کا حامل ہے۔
- باپ خاندان کی کفالت اور حفاظت کی ذمہ داریوں کی تکمیل کیلئے جو بچوں نے بیوی نے بہنوں نے ماں نے کو نبھاتا ہے۔
- باپ کی اطاعت اور خدمت کرنا بھی بچے کی ذمہ داری میں شامل ہے۔

دونوں کا درجہ برابر ھے:

- دونوں کی خدمت اور اطاعت کرنا اولاد کی ذمہ داری ہے۔
- دونوں کی محبت اور قربانیاں بچے کی زندگی میں بہت اہم ہیں۔

ہمارے معاشرے میں۔ دانشوروں کی دانش میں، شاعروں کی شاعری گویا فنون ادب کے تمام باپ نے رات کو تھکے ہارے تھکن سے چور گھر کے فرد سے کیسں سونے سے پہلے منصوبے ارادے بناتے بناتے سو گیا۔ ناشتے کی میز پر آملیٹ دھی پراٹھا کھاتے ہوئے پورے دن کیلئے فرمائش سن کر گھر سے نکلا آج بچی کے چہرے پر مسکان لانی ہے بیٹے کی خواہش پوری کر کے خود کو ذمہ دار ثابت کرنا ہے ماں باپ کی ادویات لانی ہیں، بیگم کے ارمانوں کا لہو بھی نہیں کرنا۔ رشتہ داروں دوست احباب کی نظروں میں اپنا رعب دبدبہ قائم رکھنا ہے، شادی بیاہ عید سعید، سالگرہ اور سکولز پروگرامز کے مواقعوں پر بھی اپنی ساکھ بچائی ہے، ذمہ داری پوری کرنی ہے۔ گھر میں سب سے نظر انداز شخص، فارغ اور وقت کا خیال نہ رکھنے والا فرد باپ ہی ہوتا ہے باپ بن کر باپ کے دکھ سمجھنے والا جب باپ بنا تو وہ باپ ہی رہ گیا۔۔ باپ، فادر، ڈیڈ، ابا، بابا اور بہت سے نام مگر سب کچھ کر کے کچھ نہ کرنے والا باپ۔۔ عزت چاہتا ہے، تکریم چاہتا ہے، اہمیت چاہتا ہے ہاں بیٹیوں کو جب یہ سارے دکھ ارمان سمجھ آتے ہیں وہ سفید بالوں والا بابا اور زندگی سے لڑتا اک کردار ہوتا ہے گھر کی سردار ماں ہے تو گھر کا مہاراج باپ ہے گاڑی کے دو ٹائر ہیں جو ایک دوسرے کے محتاج اور ضرورت ہیں معاشرے کی اس ناانصافی کو بدلو۔ یہ بات نہیں کہ ماں کی عظمت و کردار کچھ کم ہے مگر باپ بھی کم نہیں ہے۔

میرا باپ کم نہی میری ماں سے

بے شک ماں درخت ہے باپ اسکی گہری چھاؤں ہے دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ بارش ہوتی ہے تو دونوں بھیگ جاتے تھے باپ راستے میں اور ماں دروازے پر

وَ اشکُرُولِی وَ لَا تکفُرُونِ

میرا شکر ادا کرو اور نافرمانی نہ کرو۔

تمھارے بعد سلیقے سے ہم نے رکھے ہیں
یہاں خیال، وہاں یاد، اُس طرف آنکھیں
گنگناتے راستوں کی دلکشی اپنی جگہ
اور ان کے درمیاں تیری کمی اپنی جگہ
دن بھر تو میں دنیا کے دھندوں میں کھویا رہا
جب دیواروں سے دھوپ ڈھلی تم یاد آئے
جسم، تھک ہار کر سو جاتا ہے
زہن کا بھی، کوئی بستر ہونا چاہیے..!!!
کیسے کر لیتے ہیں بڑوں کی نافرمانیاں
ہم سے پوچھو کتنا ترس گئے ہیں بابا کی ڈانٹ کو

☆☆☆

اکتوبر میں کہروڑپکا سے بننے والے ''صدائے میو'' کے نئے ممبران کی لسٹ

خصوصی ممبران وتعاون

(2) ڈاکٹر محمد اقبال میو (کہروڑپکا).........10000/
(3) چوہدری طاہر اسلام میو (بدوکی) لاہور....5000/
(4) حاجی آفتاب گلزار (فضائیہ سوسائٹی) لاہور.5000/

کہروڑپکا کے سالانہ ممبران

(1) چوہدری ابراہیم ایڈووکیٹ (خان لاء چیمبر) کہروڑپکا
(2) چوہدری حسین میو ایڈووکیٹ (میو لاء چمبر) کہروڑپکا
(3) کامران خاں میو (کامران کلاتھ ہاؤس) کہروڑپکا
(4) محمد جمیل میو (میو میڈیکل سٹور) کہروڑپکا
(5) عدنان اسحاق میو (اے ون موبائل) کہروڑپکا
(6) چوہدری لیاقت علی میو (چاہ باندی والا) کہروڑپکا
(7) ڈاکٹر سہراب خاں (سہراب کلینک) غریب آباد
(8) چوہدری محمد امین (الفلاح سکول) غریب آباد
(9) حاجی عبدالمجید میو (چاہ بلھن والا) کہروڑپکا
(10) چوہدری ممتاز احمد میو (کوٹلہ دلبر) کہروڑپکا
(11) محمد ارشاد قاسم میو (چاہ روتی والا) کہروڑپکا
(12) چوہدری مشتاق میو (چاہ گھڑیچی والا) کہروڑپکا
(13) انجینئر سجاد خاں میو (چاہ ٹوپن والا) کہروڑپکا
(14) ڈاکٹر محمد الیاس میو (چاہ گوہری والا) کہروڑپکا
(15) محمد اسحاق فوجی (چاہ گوہری والا) کہروڑپکا
(16) چوہدری جہانگیر اکرم (چاہ پپلی والا) کہروڑپکا
(17) محمد شہزاد میو (چاہ پپلی والا) کہروڑپکا
(18) چوہدری عاشق میو (چاہ تلہن والا) کہروڑپکا
(19) ڈاکٹر محمد اکبر میو (چاہ مٹھے والا) کہروڑپکا
(20) محمد عرفان اسحاق میو (چاہ گرے والا) کہروڑپکا
(21) مریم عرفان میو (چاہ گرے والا) کہروڑپکا
(22) محمد عامر میو (علی ماڈل سکول) چاہ گرے والا
(23) چوہدری محمد اسلم میو (چاہ کھتری والا) کہروڑپکا
(24) چوہدری محمد اکرم خاں (چاہ کھتری والا) کہروڑپکا
(25) محمد اقبال میو (چاہ مخدوم والا) کہروڑپکا
(26) محمد الطاف میو (چاہ منشی والا) کہروڑپکا
(27) محمد ناصر میو (چاہ منشی والا) کہروڑپکا
(28) چوہدری محمد اقبال میو (چاہ تلہن والا) کہروڑپکا
(29) حاجی لیاقت علی میو (رستم رائس فیکٹری) لائل پور
(30) حاجی ناصر علی میو (النور رستم رائس ملز) لنجاری
(31) ماسٹر محمد اسحاق میو (بستہ لائل پور) کہروڑپکا
(32) چوہدری ذوالفقار علی (پنجاب سکول) بستی لائکپور
(33) چوہدری یونس میں (زین میموریل سکول) لائکپور
(34) احسان حنیف میو (بستی لائل پور) کہروڑپکا
(35) محسن مجید میو (بستی لائل پور) کہروڑپکا
(36) ڈاکٹر محمد افتاب میو (بستی لائل پور) کہروڑپکا
(37) چوہدری حنیف میو (میو چھپر) بستی لنجاری
(38) چوہدری محمد اختر میو (چاہ بھٹی والا) کہروڑپکا
(39) ابوالحسن میو (جناح پبلک سکول چاہ ٹنڈنی والا)
(40) ماسٹر محمد انور میو (دھنوٹ) کہروڑپکا
(41) محمد ناصر میو (چاہ ٹیڈنی والا) موضلع جبرانی واہ
(42) رفیق رحمٰن میو (چاہ ٹیڈنی والا) موضع جبرانی واہ
(43) چوہدری کریم خاں میو (چاہ جال والا) کہروڑپکا
(44) محمد قدیر میو (چاہ جال والا) کہروڑپکا
(45) چوہدری اللہ دتہ (علی پبلک سکول) چاہ بھگوان ولا
(46) چوہدری نور محمد (النور میڈیکل سٹور) گاہی ممبڑ
(47) عارف حسین میو (گورنمنٹ ہائی سکو) گاہی ممبڑ
(48) محمد افضل میو (جناح ہائی سکول) گاہی ممبڑ

دیگر علاقوں کے ممبران

(1) حافظ عرفان حیدر میو (اقراء دارلاطفال) لاہور
(2) حاجی امین خاں میو (بدوکی) لاہور

کہروڑپکا کے ڈاکٹر اقبال میو مسلسل آٹھویں بار صدائے میو کے خصوصی ممبر بن گئے

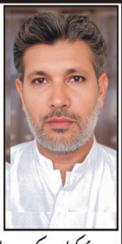

کہروڑپکا (سٹاف رپورٹر) میو برادری کہروڑپکا کی معروف شخصیت اور العباس جونیئر ماڈل سکول کے چیئرمین ڈاکٹر محمد اقبال میو ہر سال کی طرح مسلسل آٹھویں بار صدائے میو سے دس ہزار روپے کا تعاون کر کے ایک بار پھر خصوصی ممبر بن گئے جس پر صدائے میو کی ٹیم نے ڈاکٹر اقبال میو کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہر سال دس سے بارہ خصوصی ممبر (جو صدائے میو کے سرپرست ہوتے ہیں) بننے، ممبر شپ سے بڑھ کر تعاون کرنے والوں اور سندھ کے تین اضلاع کی ایک ساتھ ممبر شپ سے ادارہ صدائے میو کئی سال سے بڑے خسارے سے بچ رہا ہے۔

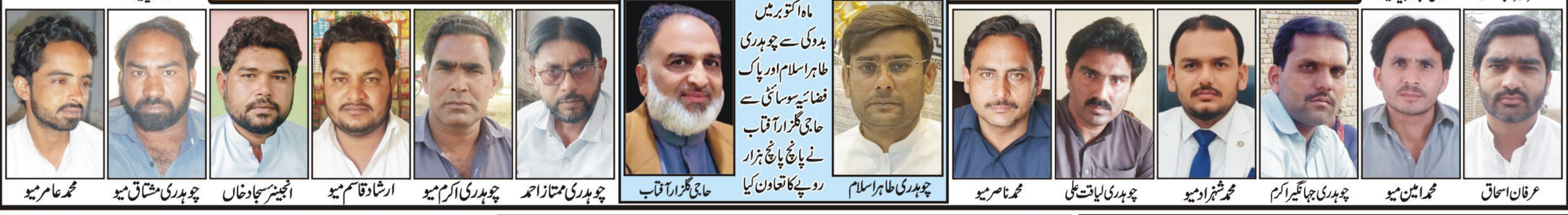

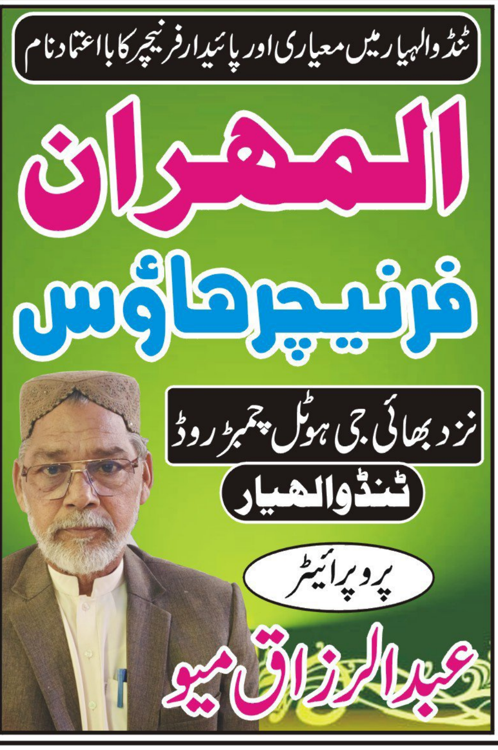

حقیقت کے برخلاف ہر جرم کی ذمہ داری مسلمانوں پر ہی کیوں؟

خصوصی رپورٹ

دنیا بھر میں فحاشی کے لحاظ سے سرفہرست دس ممالک اوران کے غالب مذاہب۔

.1۔تھائی لینڈ—(بدھ مت)
.2۔ڈنمارک—(عیسائیت)
.3۔اٹلی—(عیسائیت)
.4۔جرمنی—(عیسائیت)
.5۔فرانس—(عیسائیت)
.6۔ناروے—(عیسائیت)
.7۔بیلجیم—(عیسائیت)
.8۔اسپین—(عیسائیت)
.9۔برطانیہ—(عیسائیت)
.10۔فن لینڈ—(عیسائیت)

دنیا میں چوری کی شرح کے لحاظ سے سرفہرست دس ممالک اوران کے غالب مذہب:

.1۔ڈنمارک اورفن لینڈ—(عیسائیت)
.2۔زمبابوے—(عیسائیت)
.3۔آسٹریلیا—(عیسائیت)
.4۔کینیڈا—(عیسائیت)
.5۔نیوزی لینڈ—(عیسائیت)
.6۔بھارت—(ہندومت)
.7۔انگلینڈاورویلز—(عیسائیت)
.8۔امریکا—(عیسائیت)
.9۔سویڈن—(عیسائیت)
.10۔جنوبی افریقہ—(عیسائیت)

دنیا میں شراب نوشی کی شرح کے لحاظ سے سرفہرست ممالک اوران کے غالب مذہب:

.1۔مالڈووا—(عیسائیت)
.2۔بیلا روس—(عیسائیت)
.3۔لیتھوینیا—(عیسائیت)
.4۔روس—(عیسائیت)
.5۔چیک ریپبلک—(عیسائیت)
.6۔یوکرین—(عیسائیت)
.7۔انڈورا—(عیسائیت)
.8۔رومانیہ—(عیسائیت)
.9۔سربیا—(عیسائیت)
.10۔آسٹریلیا—(عیسائیت)

دنیا میں قتل کی بلند شرح والے ممالک اوران کے غالب مذہب:

.1۔ہونڈوراس—(عیسائیت)
.2۔وینزویلا—(عیسائیت)
.3۔بیلیز—(عیسائیت)
.4۔ایل سلواڈور—(عیسائیت)
.5۔گوئٹے مالا—(عیسائیت)
.6۔جنوبی افریقہ—(عیسائیت)
.7۔سینٹ کٹس—(عیسائیت)
.8۔بہاماس—(عیسائیت)
.9۔لیسوتھو—(عیسائیت)
.10۔جمیکا—(عیسائیت)

دنیا کی چھ خطرناک ترین گینگوں کی مذہبی شناخت:

.1۔یاکوزا—جاپان (لامذہبی)
.2۔اگبیرس—نائجیریا (عیسائیت)
.3۔واہ سینگ وُو—ہانگ کانگ/چین (بدھ مت)
.4۔جمیکا بوس—جمیکا (عیسائیت)
.5۔پی سی سی—برازیل (عیسائیت)
.6۔آرین برادرہڈ، امریکا (انتہا پسند سفید فام عیسائیت)

دنیا کے سب سے بڑے منشیات فروشوں کی قومیت اور مذہب:

.1۔پابلوایسکوبار— کولمبیا (عیسائی)
.2۔آمادوکاریو— میکسیکو (عیسائی)
.3۔کارلوس لیدر— کولمبیا (عیسائی)
.4۔گریسیلڈا ابلانکو— کولمبیا (عیسائی)
.5۔خواکین گوزمان (ال چاپو)— میکسیکو (عیسائی)
.6۔رافائیل کارو— میکسیکو (عیسائی)

اس حقیقت کے بعد بھی کہا جاتا ہے کہ اسلام دنیا میں دہشت گردی اور تشدد کا سبب ہے اور ہم سے توقع کی جاتی ہے کہ ہم اس پر یقین کریں؟۔

مسلمانوں نے پہلی عالمی جنگ شروع نہیں کی بلکہ یہ مغربی سیکولر عیسائیوں کی پیدا کردہ تھی مسلمانوں نے دوسری عالمی جنگ بھی شروع نہیں کی، وہ بھی مغرب ہی نے بھڑکائی۔آسٹریلیا کے بیس ملین مقامی باشندوں کا قتل مسلمانوں نے نہیں کیا بلکہ وہ لوگ تھے جو "محبت کے دین" کے پیروکار تھے۔

جاپان کے دوشہروں (ہیروشیما اور ناگاساکی) پر ایٹمی بم گرانے والے بھی مسلمان نہیں تھے۔جنوبی امریکا میں ایک کروڑ سے زائد ریڈ انڈینز کے قاتل بھی مسلمان نہیں تھے بلکہ "امن کا پیغام" لے کر آئے ہوئے عیسائی مبلغ تھے۔

شمالی امریکا میں پانچ کروڑ ریڈ انڈینز کا قتل بھی مسلمانوں نے نہیں کیا افریقہ سے 18 کروڑ افراد کو غلام بنا کر لے جانے والے بھی مسلمان نہیں تھے بلکہ وہی تھے جو آزادی اور لبرل ازم کے نعرے لگاتے ہیں مسلمان دہشت گرد نہیں بلکہ دہشت گردی کی تعریف ہی مغرب کی طرف سے امتیازی اور جانبدار ہے۔اگر کوئی غیر مسلم حملہ کرے تو وہ ایک "انفرادی جرم" کہلاتا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان کسی حملے میں ملوث ہو تو اُسے فوراً دہشت گردی قرار دے دیا جاتا ہے چاہے وہ اپنے دین اور امت کے دفاع میں ہی کیوں نہ ہو۔

ایف بی آئی کے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 1980 سے 2005 کے درمیان امریکا میں ہونے والے حملوں میں صرف 6 فیصد حملے مسلمانوں سے منسوب تھے جبکہ یہودیوں سے 7 فیصد لیکن ان پر میڈیا نے کبھی توجہ نہیں دی لہٰذا ہمیں دوہرا معیار چھوڑنا ہوگا تبھی ہم اسلام کی اخلاقی بلندی اور عدل کو دنیا کے سامنے درست انداز میں پیش کرسکیں گے۔میڈیا کی طاقت دولت اور مفاد پرستی نے اسلام کی تصویر کو مسخ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی اور افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہماری ہی قوم کے کچھ منافق اس مہم کا حصہ بن چکے ہیں۔یہ دراصل اسلام کے خلاف ایک جنگ ہے اور ہم پر فرض ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو اس حقیقت سے خبردار کریں اور فخر سے کہیں کہ الحمداللہ ہم مسلمان ہیں اور اپنے دین پر ہمیں فخر ہے۔

چھرکلوت پال کی بہادر مجاہدہ
رائیبی مہابی

ہندوستان کی تاریخ میں 1857ء کی جنگ آزادی ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے جہاں بہادری، حوصلے اور قربانیوں کی لاتعداد داستانیں رقم ہوئیں۔ان ہی روشن داستانوں میں ایک نام "رائیبی مہابی" کا بھی آتا ہے، جنہوں نے اٹاوڑ میں انگریزوں کے خلاف بے مثال جرات اور دلیری کا مظاہرہ کیا۔یہ عظیم مجاہدہ نہ صرف ایک عورت بلکہ ایک کامل جنگجو تھی جس نے دشمنوں پر اس بے جگری سے حملے کیے کہ درجنوں انگریز سپاہی لمحوں میں خاک وخون میں تڑپنے لگے۔تاریخ کے اوراق میں رقم ہے کہ وہ میدانِ جنگ میں بجلی کی مانند گرجتی ہوئی آتی اور اپنی تلوار کے ایسے مہلک وار کرتی کہ دشمنوں کے صفیں درہم برہم ہو جاتیں۔اس کے ناقابلِ تسخیر جذبے اور جنگی مہارت کو دیکھ کر انگریز مجبور ہو گئے کہ اس کا سامنا کرنے کے لیے نئی حکمت عملی اپنائیں۔

یہ بات حیران کن ہے کہ تاریخ کی بیشتر کتابوں میں مرد مجاہدین کا ذکر تو ملتا ہے لیکن ایسی بہادر خواتین کا تذکرہ کم کیا گیا ہے جو حقیقتاً کسی بھی میدان میں مردوں سے کم نہیں تھیں۔رائیبی مہابی کی شجاعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس نے محض اپنے بازو کے زور پر کئی درجن انگریز سپاہیوں کو جہنم واصل کر دیا۔یہ کہانی صرف ماضی کا ایک باب نہیں بلکہ ہمارے لیے ایک درس ہے کہ جب غلامی کے سائے ہمارے وجود پر منڈلانے لگیں تو ہمیں بھی رائیبی مہابی جیسے کرداروں کی پیروی کرتے ہوئے ظلم اور جبر کے خلاف ڈٹ جانا چاہیے۔اس کی قربانی آج بھی ہمارے دلوں میں جذبہ حریت کو زندہ رکھتی ہے۔

یہ تحریر نہایت اہم اور چشم کشا ہے جو ہمیں ان مٹھی بھر سرفروشوں کی یاد دلاتی ہے جنہوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر آزادی کی بنیاد رکھی۔یہ لازم ہے کہ ہم ان گمنام مجاہدین کی قربانیوں کو نہ صرف یاد رکھیں بلکہ نئی نسل کو بھی ان کے کارناموں سے روشناس کرائیں تاکہ ہماری تاریخ کے یہ روشن چراغ ہمیشہ روشن رہیں

ہمنشینی شامِ ادب ومحفلِ مشاعرہ

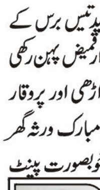

حرفِ زار
مبشر حسین میو
(رائیونڈ)

ہال میں داخل ہوا تو دنگ رہ گیا کہ کیا ہی کمال ترتیب سے صوفے، کرسیاں اور میزیں سجائی گئی ہیں۔ان پر ڈیڑھ دو درجن افراد انہماک کے ساتھ تشریف فرما تھے۔محفل میرے پہنچنے تک باقاعدہ شروع ہوچکی تھی۔تعارف کے بعد تلاوتِ قرآنِ پاک ہوئی اور پھر نعتِ رسولِ مقبول ﷺ ترنم کے ساتھ پڑھی گئی۔یوں محفل اصل موضوع کی طرف بڑھ گئی۔ماحول بہت سازگار اور بامعنی تھا، اور محفل پروقار محسوس ہورہی تھی۔

پاکستان کے معروف ادبی ادارے "ادارہ خیال وفن" کی طرف سے شاندار شاعر وادیب، ادبی تنظیم میواتی دنیا کے جنرل سیکرٹری سردار اسداللہ ارشد میو کے اعزاز میں ایک زبردست تقریب کا اہتمام مبارک ورثہ گھر ڈیفنس میں کیا گیا تھا۔

صدارت: جناب زاہد عباس

صاحب شام جناب اسداللہ ارشد میو

میزبان محمد ممتاز راشد لاہوری جبکہ دیگر شرکاء میں عدل منہاس لاہوری، سلیم اختر، آفتاب خان، امجد تاج، ڈاکٹر نبیلہ طارق، شمیم قادر، پروفیسر تنویر صادق، محمد صدیق جوہر، طاہر محمود ہاشمی، محمد جمیل، لیاقت لاہوری، کرنل سعادت اللہ نیلم سعادت، معظم علی خان، فیصل فایانی، احتشما فیصل، بشارت ویرہ، حمیرہ، فاروق، راؤ کلیم خاں ایڈووکیٹ، مبشر میو، رضوان رضوی اور اریج مبارک علی شامل تھے۔

محفل کے دو دور ہوئے:

پہلا "ہمنشینی شامِ ادب" اور دوسرا "محفلِ مشاعرہ" میں یہ سب کچھ دیکھ کر حیران تھا کہ کیسے کیسے لوگ جمع ہوئے ہیں۔ایک بزرگ صاحب جن کی تمام زلفیں سفید اور اتنی دراز تھی کے شانوں تک آرہی تھیں، اب بھی ایسی جوانی اور جوش سے بھرے ہوئے تھے کہ خدا کی پناہ۔ایک اور صاحب سفید ٹوپی اور سفید قمیص کے ساتھ جینز کی پینٹ پہنے ہوئے تھے۔ایک دبلے پتلے نوجوان پینٹ شرٹ میں ملبوس تھے۔ایک اور شخص جو سب سے کم عمر لگ رہے تھے اور شاید تیس برس کے ہوں گے نے آسمانی رنگ کی سادہ شلوار قمیض پہن رکھی تھی۔ایک کرنل صاحب اپنی سفید داڑھی اور پروقار شخصیت کے ساتھ جلوہ افروز تھے۔مبارک ورثہ گھر کے میزبان بھی ہاف بازو شرٹ اور خوبصورت پینٹ میں سیڑھیوں پر موجود تھے۔غرض یہ کہ ایک جاندار، شاندار اور رنگارنگ محفل تھی، جہاں زیادہ تر پچاس سے نوّے برس تک کے ادیب، شاعر اور شائقین موجود تھے اور ان میں چند ایک تیس پلس بھی شامل تھے۔

میرا خیال تھا کہ یہاں چند بزرگ شعرا ہوں گے اور باقی نوجوان۔اس طرح میں بھی اپنا کلام سنا سکوں گا جو میری زندگی کا پہلا تجربہ ہوتا۔مگر استاد شعرا اور ادیبوں کی موجودگی میں مجھے کلام سنانے کی ہمت نہ ہوئی۔تاہم سیکھنے کی غرض سے میں محفل میں موجود رہا اور محظوظ ہوتا رہا۔

جناب زاہد عباس صاحب صدرِ محفل تھے۔وہ بہت اچھے شاعر ہیں جس کا اندازہ محفل کے اختتام پر ان کی شاندار شاعری سن کر ہوا۔ممتاز راشد لاہوری صاحب نے سٹیج سنبھال رکھا تھا وہ قادرالکلام شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ زبردست سٹیج سیکرٹری بھی ہیں۔وہ حفظ مراتب کے مطابق شعراء کو دعوتِ سخن دے رہے تھے۔

پہلے دور میں اسداللہ ارشد میو صاحب کے رفقا نے ان کے بارے میں اظہارِ خیال کیا اور انکی شاعری کی دل کھول کر تعریف کی۔ابتدا میں مجھے یوں لگا کہ شاید کچھ زیادہ ہی تعریف کی جارہی ہے مگر حقیقت میں وہ تعریف وتحسین کے واقعی مستحق تھے۔بہت ہی نفیس اور اچھے اخلاق کے انسان ہیں اس بات کا اندازہ مجھے اس وقت بھی ہوا جب میں نے سوچا کہ اگر ان سے میرا رابطہ نہ ہوتا تو میں یقیناً آج اس شاندار محفل میں موجود نہ ہوتا۔

دوسرے دور میں شعراء نے اپنا اپنا کلام پیش کیا۔میں حیران تھا کہ آج کے دور میں بھی ایسے پائے کے شاعر موجود ہیں لیکن افسوس یہ ہے کہ زندہ شعراو ادبا کی قدر نہیں کی جاتی۔جب وہ دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں تب ان کی اہمیت کو مانا جاتا ہے جو کہ درست روش نہیں۔جو ادیب یا شاعر مستحق ہے اس کی قدر اس کے جیتے جی ہونی چاہیے۔

مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ آج کے مصروف ترین زمانے میں بھی لوگ وقت نکالتے ہیں، اچھا کلام تخلیق کرتے ہیں اور سامعین کو نئے خیالات، نئے الفاظ اور ندرتِ اصطلاحات سے متعارف کرواتے ہیں۔یہ سب لوگ اردو، میواتی اور پنجابی زبانوں کا قیمتی سرمایہ ہیں اور ہم سب کو انکی قدر کرنی چاہیے۔

ہم کس راستے پر چل نکلے؟

گذشتہ دنوں صدائے میو کی طرف سے میوایمپلائز کی ڈیٹا شماری، برادری کے گاؤں دیہاتوں اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں کا ریکارڈ جمع کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔صدائے میو میگزین میں "یو ہے میرو گاؤں" کے نام سے مختلف گاؤں کی رپورٹ دیکھ کر تو پتہ لگ رہا ہے کہ اس پر تو کام ہورہا ہے لیکن میوایمپلائز کی ڈیٹا شماری کی کیا صورتحال ہے اس بارے میں کچھ پتہ نہیں۔ہم بھی ایسا سوچتے تھے مگر برادری میں اتنے رابطے تھے نہ وسائل کہ یہ کام کرسکتے اس لئے صدائے میو کی طرف سے اعلان کیا گیا نہ صرف خوشی ہوئی بلکہ یقین ہوگیا کہ اب یہ کام ہوکر رہے گا لیکن کئی ماہ بعد بھی اس حوالے سے کچھ خاص ہوتا نظر نہ آیا تو پہلی بار بھائی حافظ سلمان طارق سے رابطہ کیا اور اس حوالے سے تفصیلی بات کی۔حافظ بھائی نے جو کچھ بتایا میرے لئے وہ بڑا حیران کن تھا کہ برادری کی ایک بھی تنظیم یا کسی بھی فرد نے اس معاملے میں ہمارا ساتھ دینے کی کوشش تو دور کی بات ایک فارم بھی بھر کر نہیں دیا۔انکا کہنا تھا کہ ہم ذاتی طور پر اب تک

محمد عارف میو (گیلے وال) لودھراں

صرف 31 دیہات کی ڈیٹا شماری کر چکے ہیں جن میں سے صرف 9 دیہات کا ڈیٹا احباب نے اپنے طور پر دیا باقی صدائے میو کی ٹیم نے خود جا کر جمع کیا اور تقریباً اتنے ہی پرائیویٹ سکولوں کا ڈیٹا جمع کیا گیا ہے رہی میوایمپلائز کی ڈیٹا شماری تو اس کے بھی سینکڑوں فارم مکمل ہوگئے جو کہ پانچ فیصد بھی نہیں بنتا۔

حافظ بھائی کی باتوں سے تو یہی نتیجہ سامنے آتا ہے کہ برادری کی ساری ہی تنظیمیں اجتماعی کی بجائے صرف اور صرف وہی کام کرنا چاہتی ہیں جس سے صرف انہی کا نام ہو شاید اسی وجہ سے عملی کام کی بجائے صرف سوشل میڈیا پر بڑی بڑی تصاویر لگا کر خودنمائی پر ہی مصروف رہتے ہیں۔اب تو سوشل میڈیا کو دیکھ کر بھی سر شرم سے جھک جاتا ہے کہ خدا کی پناہ ہم کس راستے پر چل نکلے ہیں اور کرنا کیا چاہتے ہیں۔کچھ سمجھ نہیں آرہا کہ ہو کیا رہا ہے۔کوئی تو ہو جو سب کو بلا کر پوچھے کہ تم برادری کو جوڑ چاہتے ہو یا پھر کچھ اور مقاصد ہیں قوم کو بھی چاہیئے کہ وہ ہر کسی کے ساتھ چلنے کی بجائے سوچ سمجھ کر اور پھونک پھونک کر قدم رکھے کہیں ایسا نہ ہو دوسروں کے مفاد میں اپنی ذات کا نقصان کر بیٹھیں۔

صدائے میو

یُوھے میرو گاؤں

صدائے میو کی طرف سے پنجاب میں جاری میو گاؤں دیہاتوں کی ڈیٹا شماری کے مطابق

لاہور میں گوروال گوت کا مشہور گاؤں شہزادہ

دو بنک مینیجر، ایک میجر، دو ڈاکٹر اور وکیلوں کے گاؤں کے مین راستہ کی حالت خستہ ہی نہیں تشویشناک بھی ہے

لاہور شہر سے 27 کلومیٹر اور کاہنہ فیروز پور روڈ سے 2 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع شہزادہ گاؤں قومی اسمبلی کے حلقہ NA-123 اور صوبائی حلقہ PP-164 کا حصہ ہے۔ یہ لاہور کا واحد گاؤں ہے جس میں گوروال گوت کے لوگ سب سے زیادہ آباد ہیں۔ نگہنہ کے گوروالوں کے بعد پاہٹ، نیائی میو، ڈیمروت اور بڈگوجر گوت کے گھر بھی ہیں۔ شہزادہ میں میو برادری کے 200 سے زائد گھر ہیں، ووٹوں کی کل تعداد 6000 ہے جن میں سے 2500 ووٹ میو برادری کے ہیں دوسرے نمبر پر ملک برادری اور کچھ ووٹ کمہار، سقّہ، آرائیں اور موچی برادری کے ہیں۔

شہزادہ کی تعلیمی صورتحال اچھی ہے۔ 1970-71ء میں بجلی کی فراہمی، ہائی سکول کی منظوری اور ہیلتھ سنٹر بنوانے میں مرکزی کردار ادا کرنے والے ماسٹر محمد شفیع نگہنوی اپنے وقت میں لاہور کی زکوٰۃ کمیٹی اور گلاب دیوی کے ممبر بھی رہے انہیں کے دو بیٹے خان عبدالغفار اور چوہدری نعیم طاہر مختلف بنکوں کے مینیجر، ماسٹر حسن عرف زینوے کا بیٹا پاک آرمی میں میجر جبکہ ڈاکٹر جمیل میو کے دو بیٹے ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں، فاران احمد خاں لوکل آڈٹ فنڈ میں آفیسر ہیں۔ بہت سے لوگ پراپرٹی کے کام سے وابستہ ہیں، شبیر احمد میو FBR سے وابستہ رہے، چوہدری دین محمد سینئر وکیل ہیں اور وکلاء میں اپنی پہچان رکھتے ہیں ان کے علاوہ گاؤں کے کئی

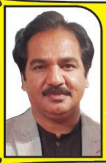

رپورٹ

راؤ گلشن حسن میو

(شہزادہ)

میو نوجوان بھی وکیل بن گئے اور ان پڑھ لوگ عرصہ دراز سے سبزی اور فروٹ منڈی سے منسلک ہیں اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ گاؤں کے 50 فیصد لوگ برسرِ روزگار ہیں۔

برادری میں بھائی چارہ بھی اچھا ہے شہزادہ میں الیکشن میں معمولی تناؤ تو ہمیشہ رہتا ہے لیکن یہاں سے ہر بار کامیابی ن لیگ کے حصہ میں ہی آتی رہی ہے۔ گاؤں کے بابا نور محمد نتھی نے پہلی بار آغا قزلباش کے مقابلے میں قومی کا الیکشن لڑا وہ کامیاب تو نہ ہو سکے لیکن انہوں نے جس جرات مندی سے نامور شخصیت کا مقابلہ کیا وہ اپنی مثال آپ تھا یہی وجہ ہے کہ آج بھی ان کی مثال دی جاتی ہے۔ نتھی خاندان سے ہی چوہدری انیس نتھی یونین کونسل نمبر 248 شہزادہ کے وائس چیئرمین، میری والدہ محترمہ اماں حاجن ایوبی ضلع کونسل کی ممبر رہیں اور مختلف ادوار میں کئی میو کونسلر بھی منتخب ہوئے۔ معروف صحافی اور وکلاء تحریک کے گولڈ میڈلسٹ افتخار احمد نتھی میو کا تعلق بھی شہزادہ سے ہی ہے اور وہ بابا نور محمد نتھی کے پوتے بھی ہیں۔

گاؤں کے تین پرائیویٹ سکول الرافع، اقراء دارالاطفال، شفیع میموریل کے مالکان بھی میو ہیں۔ شہزادہ علاقہ کا مشہور گاؤں ضرور ہے مگر کچھ ناگزیر وجوہات کی بنا پر مین راستے کی حالت خستہ ہی نہیں بلکہ انتہائی تشویشناک ہے۔ مقامی نمائندوں نے اس مسئلے کی طرف توجہ نہ دی تو یہ مسئلہ آنیوالے وقت میں ان کیلئے دردِسر بھی بن سکتا ہے۔

35 میو بستیوں والا شجاع آباد کا موضع خوجہ

خوجہ بستی سے ریٹائر کرنل، میجر، مختلف محکموں کے اعلیٰ افسران اور مختلف محکموں میں حاضر ڈیوٹی آفسران وملازمین بھی ہیں

ملتان کی تحصیل شجاع آباد سے 10 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع موضع خوجہ قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 152 اور صوبائی حلقہ پی پی 222 کا حصہ ہے اور یونین کونسل خوجہ ہی ہے۔ خوجہ کے چاروں اطراف میں میو بستیاں آباد ہیں۔ خوجہ اور اس کے گردونواح میں سینگل، باگھوڑیا، دھنگل نیائی اور دیگر گوتوں کے درجنوں گھروں سمیت میو برادری کے 600 سے زائد گھر ہیں۔ خوجہ کے ووٹوں کی کل تعداد کم وبیش 17000 اور میو برادری کے ووٹ 6000 سے زائد ہے۔ اس یوسی سے میو قوم سے ڈاکٹر محمد الیاس میو نائب ناظم اور شاہد اسحاق میو وائس چیئرمین رہے ہیں جبکہ اب تک بننے والے کونسلرز کی تعداد درجنوں میں ہے۔ موضع کی تعلیمی صورتحال کافی بہتر ہے 80 فیصد بچے پڑھے لکھے ہیں اور تقریباً اتنے فیصد لوگ ہی برسرِ روزگار ہیں۔ الیکشن کے دنوں میں برادری کے لوگ مختلف گروپوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں مگر آپس کا بھائی چارہ قابل تشویش نہیں۔ موضع خوجہ میں میو برادری کے علاوہ جھکڑ، آرائیں، کمہار، موہانہ، بلوچ، رانا راجپوت اور پوھوڑ برادری کے لوگ آباد ہیں۔ خوجہ اور اس میں شامل بستیوں میں میو برادری کے لوگوں کے یاسر پبلک ہائی سکول، نالج وے پبلک سکول، طلحہ سکول اینڈ کالج، ایمان پبلک سکول اور نوریز سکول کے نام سے پانچ ادارے تعلیم کے فروغ کیلئے کوشاں ہیں۔

موضع خوجہ سے کافی ریٹائر اور حاضر ڈیوٹی افسران بھی ہیں۔ ریٹائر سیکرٹری سمندر پار کریم بخش میواتی، ریٹائر ڈائریکٹر سوشل

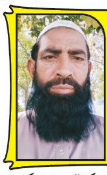

رپورٹ

پیر ابراہیم خاں میو

(چاہ عبدالرحیم والا)

ویلفیئر چوہدری نور احمد میو، کرنل (ر) کریم خاں میو، میجر (ر) خالد میو، ریٹائرڈ سیشن جج چوہدری اقبال میو، آن ڈیوٹی ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت عالمگیر میو، انسپکٹر ایف آئی اے خالد میو، لیکچرار عابد میو پی ایچ ڈی، جاوید میو پی ایچ ڈی، وقاص رشید میو آپریشن مینجر زونگ کمپنی، ڈاکٹر طلحہ اختر میو سکاٹ لینڈ اور خدیجہ اختر میو CA سمیت 125 میو مختلف محکموں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور بہت سے لوگ کاروبار اور کاشتکاری سے وابستہ ہیں۔

موضع خوجہ کے اردگرد کی 35 بستیوں میں میو برادری کے لوگ آباد ہیں جن میں قابل ذکر نام خوجہ بستی، چاہ عامل والا، چاہ بھڑکی والا، چاہ عیسیٰ والا، اڈہ مبارک شاہ، چاہ جال والا، لومڑ والا، چاہ لس والا، پلے والا، چاہ بدھو والا، چاہ غلام والا، کیکر والا، آڑی والا، منڈے والا، حافظ والا، چاہ عبدالرحیم والا، بکاڑو والا، آڑی والا، گب والا، چاہ سمندری والا، چاہ دلشاد والا، لاڑ والا اور تین بستیاں ڈھورا والا کے نام سے ہیں۔ تمام بستیوں میں میو برادری کی سب سے زیادہ آبادی خوجہ بستی، چاہ عامل والا اور چاہ بھڑکی والا میں ہے۔

موضع خوجہ میں چوہدری قمرالدین اور چوہدری لیاقت علی میو سمیت میو اتحاد کے پرانے کارکن بھی ہیں لیکن اس وقت برادری کی کوئی بھی تنظیم باقاعدہ طور پر موجود نہیں البتہ سال میں دو چار بار صدائے میو فورم کے اجلاس ضرور ہوتے ہیں اور دوسری تنظیموں کے لوگ بھی آ جاتے ہیں بس صدائے میو اخبار ہی ہے جو باقاعدگی سے آتا ہے۔

کہروڑ پکا میں علم کی بستی گاہی ممڑ

251 گھروں کی میو آبادی میں 4 میو پی ایچ ڈی اور 10 ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں

کہروڑ پکا سے 20 کلومیٹر اور لودھراں سے 50 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع موضع گاہی ممڑ اس لحاظ سے میو قوم میں اپنی منفرد پہچان رکھتا ہے کہ اس بستی کے درجنوں لوگ اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مختلف محکموں میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ گاہی ممڑ سے 4 میو پی ایچ ڈی اور 10 ایم بی بی ایس ڈاکٹر ہیں اور تعلیم کے حصول میں روز بروز تیزی آ رہی ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی شجاع آباد میں صدائے میو کی طرف سے جنوبی پنجاب کا میو سپوت ایوارڈ منعقد ہوتا ہے تو ایوارڈ لینے والوں میں سب سے زیادہ بچے گاہی ممڑ کے ہی ہوتے ہیں اس لئے گاہی ممڑ کو علم کی بستی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 155 اور صوبائی حلقہ پی پی 226 کا یہ گاؤں 1797 ایکڑ رقبہ پر پھیلا ہوا ہے یہاں کی تعلیمی صورتحال ضلع لودھراں کی میو برادری میں سب سے اچھی ہے۔

گاؤں کے تقریباً سبھی پڑھے لکھے نوجوان برسرِ روزگار اور اعلیٰ عہدوں پر فائض ہیں جن نوجوانوں کے پاس ہنر نہیں وہی بے روزگار ہیں اور گاؤں کے میو کاشتکاری سے بھی وابستہ ہیں۔ گاہی ممڑ اور اس کے گرد بستیوں میں 251 گھر میو برادری کے ہیں یہاں کے کل ووٹ 2500 کے قریب ہیں جن میں 1400 سے زائد ووٹ میو برادری کے ہیں۔ آپس کا بھائی چارہ بھی ٹھیک ہے البتہ الیکشن میں معمولی تناؤ نظر آتا ہے۔ یونین کونسل گاہی ممڑ سے بندہ ناچیز نائب ناظم اور چوہدری ربنواز میو وائس چیئرمین رہے ہیں۔ اس گاؤں میں ڈیمروت، باگھوڑیا، نیائی اور سینگل گوت کے لوگ آباد ہیں جبکہ میو برادری کے علاوہ رانگڑ راجپوت، سرائیکی بلوچ، بھٹی، چنڑ اور ممڑ برادری کی آبادی بھی ہے۔ سبھی لوگ مل جل کر رہتے ہیں۔ گاہی ممڑ میں جناح پبلک ہائی سکول کے نام سے میو برادری کا ایک سکول بھی ہے۔

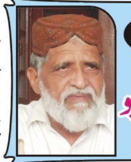

رپورٹ

چوہدری نور محمد میو

(گاہی ممڑ)

سائنسنٹ ڈاکٹر شریف میو، جنرل مینجر اٹامک چوہدری ظفر اقبال میو، نارووال یونیورسٹی کے ڈائریکٹر ڈاکٹر حنیف میو، کلکورڈیا کالج کہروڑ پکا کے آنر پروفیسر حافظ سلیم، معروف شاعر حبیب احمد میو کا تعلق بھی اسی گاؤں سے ہے اور برادری کی معروف شخصیت مرحوم ڈاکٹر ہارون میو کی پیدائش بھی گاہی ممڑ میں ہی ہوئی اس صورتحال کے باوجود گاؤں میں برادری کی کسی بھی تنظیم کا وجود نہیں البتہ کچھ لوگ ''صدائے میو'' اخبار کے ممبر ضرور ہیں شاید اسی لئے صدائے میو کی ٹیم ہر سال گاؤں کا چکر ضرور آتی ہے۔ گاہی ممڑ جیسے گاؤں دیہاتوں میں برادری میں بہتری اور بھائی چارہ کی اجتماعی کوشش کا نہ ہونا میو تنظیمات کیلئے لمحہ فکریہ سے کم نہیں۔

صدائے میو کے منفرد کام میں آپ بھی

اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں

یقیناً قوم کی فکر رکھنے والے تمام احباب کے علم میں یہ بات ہوگی کہ ''صدائے میو'' کی طرف سے میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے ساتھ میو قوم کے تمام گاؤں دیہاتوں کی ڈیٹا شماری بھی شروع کر دی گئی ہے صدائے میو کے ہر شمارے میں کم از کم چار گاؤں کا تعارف شائع کیا جائیگا۔ آپ کسی بھی گاؤں کا تعارف پڑھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس طرح کی معلومات درکار ہیں اس لئے

آپ بھی قدم بڑھائیں

برادری کا کوئی بھی بہن بھائی اپنے گاؤں کی معلومات فراہم کر کے ملک بھر کی برادری تک اپنے گاؤں کا تعارف پہنچانے کا ذریعہ بن سکتا ہے اور اس سے جو برادری کے گاؤں دیہاتوں کا ریکارڈ بنایا جائیگا اس میں بھی تاریخ کا حصہ بنے گا

مزید رابطہ کیلئے

03002481227

(حافظ سلمان طارق میو)

چار میو بستیوں والا موضع برہان پور

تعلیمی صورتحال بہتر ہے جو سرکاری ملازم نہیں وہ کاشتکاری سے وابستہ ہیں

موضع برہان پور کہروڑ پکا سے 11 اور لودھراں سے 51 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اس موضع کی چار بستیوں چاہ جال والا، بھگوان والا، دیوان والا اور کسی والا میں اکثریت میو برادری کی ہے ان چاروں بستیوں میں مارگیا، دیڑوال، پونگلوت، نیائی اور سینگل گوت کے لوگ رہائش پزیر ہیں۔ تعلیمی صورتحال بہتر ہے اسی لئے بہت سے لوگ برسرِ روزگار ہیں اور جو سرکاری یا پرائیویٹ جاب نہیں کرتے وہ سبھی کاشتکاری سے وابستہ ہیں۔ قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 154 اور صوبائی حلقہ پی پی 225 کی یونین کونسل برہان پور میں میو برادری کے 200 سے زائد گھر ہیں۔ یوسی میں میو ووٹرز کی تعداد 600 سے کم نہیں

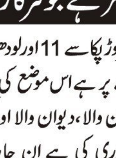

رپورٹ

چوہدری کریم خاں میو

(چاہ جال والا)

بھائی چارہ کی صورتحال بھی تشویشناک نہیں البتہ ہر علاقہ کی طرح الیکشن میں برادری کے لوگ ایک دوسرے کی سیاسی مخالفت ضرور کرتے ہیں مگر الیکشن گزرنے کے بعد آپس میں کسی قسم کی ناچاقی نہیں رہتی۔ جال والا، دیوان والا، بھگوان والا اور کسی والا میں کانجو، بلوچ، ڈوگر، رانگھڑ اور کھوجہ برادری کے لوگ بھی آباد ہیں۔

موضع برہان پور میں میو برادری کے لوگ علی نواب پبلک سکول اور اقراء پبلک سکول کے نام سے تعلیم کے فروغ کیلئے بھی کوشاں ہیں۔ برہان پور کی چاروں بستیوں کے لوگ اپنی قوم سے لگاؤ ضرور رکھتے ہیں مگر برادری تنظیموں سے کوئی تعلق نہیں۔ صدائے میو کی وجہ سے کئی بار کچھ شخصیات نے وزٹ ضرور کیا مگر مقامی طور پر ایسا کوئی سسٹم نہیں جس کی وجہ سے لوگ برادری سرگرمیوں سے جڑے رہیں۔ بس سوشل میڈیا یا پھر صدائے میو کے ذریعے ملک بھر کی برادری کی سرگرمیوں سے آگاہی مل جاتی ہے پھر بھی یہاں کے لوگ اپنی زبان بولتے ہیں، اپنی روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں اور کوئی بھی معاملہ ہو جائے تو آپس میں بیٹھ کر مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے ان حالات کے باوجود اپنی قوم سے محبت رکھنے والوں کی خواہش ہے کہ ہر گاؤں بستی میں ایسا سسٹم ضرور ہونا چاہیے کہ کسی بھی معاملے کے حل کیلئے دوسروں کی چوکھٹ پر جانے کی بجائے مل بیٹھ کر مسائل کا حل کر لیا جائے۔ کہروڑ پکا میں میو برادری سب سے زیادہ موضع بہاولگڑھ، دوسرے نمبر پر موضع واہ جبرانی، تیسرے نمبر پر نصیر دی وین، چوتھے نمبر پر موضع سیکر اور اس کے بعد موضع برہان پور میں آباد ہے تحصیل بھر کے کافی لوگ سرکاری و پرائیویٹ جاب کرتے ہیں کچھ لوگ ذاتی کاروبار سے بھی وابستہ ہیں اور باقی کاشتکاری سے منسلک ہیں۔ ایسی کوئی پریشانی نہیں جس پر افسوس کیا جا سکے۔

دورہ کھروڑپکا کے دوران گاہی ممڑ میں چوہدری نور محمد میو، چوہدری ناصر محمود میو، حبیب احمد، چوہدری جمیل میو، محمد افضل میو، چاہ کھتری والا میں چوہدری اکرم میو، حافظ مبین میو، چاہ پپلی والا میں ڈاکٹر الیاس میو، شہزاد میو، محمد ریاض میو اور عدنان اسحاق کے ہمراہ گروپ فوٹو

کھروڑپکا میں کیوں اور کس لئے کی ایک بھی آواز سنائی نہ دی!

صدائے میو کی ٹیم جہاں تک بھی پہنچی میو ایمپلائز، تعلیمی اداروں اور گاؤں دیہاتوں کی ڈیٹا شماری میں سبھی پیش پیش رہے

ہم صدائے میو کی سرکولیشن کے سلسلے میں تو ہر سال ہی مختلف اضلاع میں جاتے ہیں اور اس بہانے سے بہت سے معززین برادری سے ملاقات بھی ہو جاتی ہے۔ حالیہ سیلاب کی وجہ سے ہمارا شیڈول بھی کافی متاثر ہوا ہے کیونکہ جن علاقوں کے لوگ پہلے ہی پریشان ہیں ان کی حوصلہ افزائی کے علاوہ کسی بھی مناسبت سے جانا مناسب نہیں لگتا یہی وجہ ہے ہم اپنے سالانہ شیڈول کے تحت احمد پور سیال، شجاع آباد اور دیگر علاقوں میں نہیں جا سکے البتہ صدائے میو فورم کی ٹیم کے ہمراہ سیلاب زدگان کی امداد کے سلسلے میں دو دن کیلئے شجاع آباد اور جلالپور پیر والا ضرور گئے اور وہاں کے ساتھیوں سے کو

بستی ڈاکٹر اقبال میں صدائے میو کے خصوصی ممبر ڈاکٹر اقبال میو، واپڈا یونین کے چیئرمین چوہدری الیاس میو، کوٹلہ دلبر میں چوہدری اکرم میو، چاہ بلہن والا میں حاجی عبدالمجید میو اور چاہ روتی والا میں ارشاد قاسم کے ہمراہ

صرف میو ایمپلائز، گاؤں و پرائیویٹ سکولوں کی ڈیٹا شماری کے فارم ہی دیئے جس پر بھائی ناصر محمود میو، پیر ابراہیم خاں اور دیگر نے کام بھی شروع کر دیا ہے۔

سیلاب کا پانی کھروڑپکا کے کچھ علاقوں میں بھی پہنچا لیکن ہماری قوم کے لوگوں کا کوئی خاص نقصان نہیں ہوا اس لئے ہم 17 اکتوبر کو صدائے میو کی ممبر شپ کے ساتھ میو ایمپلائز، سکولز اور گاؤں کی ڈیٹا شماری کی سوچ لے کر کھروڑپکا پہنچ گئے۔ حسب سابق ہمارے میزبان ڈاکٹر اقبال میو ہمیں لینے کھروڑپکا پہنچے اور عدنان اسحاق (اے ون موبائل) چوہدری ذوالفقار علی میو (پنجاب پبلک سکول) ڈاکٹر الیاس میو (چاہ گوہری والا) محمد افضل میو (گاہی ممڑ) چوہدری کریم خاں (جال والا) اور محمد ناصر میو (ٹنڈنی والا) نے ہمارا بھرپور ساتھ دیا۔

کھروڑپکا اور دنیاپور کے علاقہ میں میو قوم کے لوگوں کے 17 پرائیویٹ سکول اور کالجز ہیں جن میں سے ہم 13 سکولوں کا ہی ڈیٹا جمع کر سکے۔ کھروڑپکا شہر میں العباس جونیئر ماڈل سکول، کلکورڈیا کالج اور دنیاپور شہر میں چوہدری اسماعیل میو کا سکول ہے باقی تمام ادارے مختلف دیہاتوں بستی لائل پور، بستی غریب آباد، گاہی ممڑ، رانے والا، ٹنڈنی والا، برہان پور، فاضل شاہ والا، بستی نالہ سعید آباد، بستی نالے والا، بستی کانجو والا، ہیڈ مانجا اور ٹبہ مرلہ سکیم میں ہیں۔ بستی لائکپور میں میو برادری کے لوگوں کے تین سکول ہیں باقی کی آبادیوں میں ایک ایک ہی ہے۔ 13 سکولوں کے ڈیٹا کے مطابق اُن میں 5 ہزار 873 بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن میں میو بچوں کی تعداد 2 ہزار 433 ہے۔ اگر باقی کے چار سکولوں کا ڈیٹا شامل کیا جائے تو یقیناً میو بچوں کی تعداد چار ہزار کے قریب ہو جائے گی جو کہ بہت ہی اچھی بات ہے۔

کھروڑپکا سے 20 کلومیٹر کے فاصلے پر گاہی ممڑ کو اگر علم کی بستی کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ کئی گاؤں دیہاتوں میں میو قوم سے کئی ڈاکٹر، انجینئر، پی ایچ ڈی اور ایم فل مل جائیں گے لیکن گاہی ممڑ ضلع لودھراں کا واحد گاؤں ہے جہاں میو برادری کے لوگ سائنسسٹ، ڈاکٹر، انجینئر پی ایچ ڈی، ایم فل سمیت درجنوں لوگ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں خاص طور پر چوہدری رحیم بخش کے بچے اور بچیاں اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے مختلف اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اسلام آباد میں سائنسسٹ ڈاکٹر شریف میو، ٹیکسلا میں اٹامک کے جنرل منیجر چوہدری ظفر اقبال میو، نارووال یونیورسٹی کے ایک شعبہ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر حنیف میو، کلکورڈیا کالج کے پروفیسر حافظ سلیم اور مرحوم ڈاکٹر ہارون میو کا تعلق بھی اسی علم کی بستی سے ہے اور جنوبی پنجاب کے میو سپوت ایوارڈ میں ہر سال ایوارڈ لینے والے سب سے زیادہ بچے بھی اسی بستی کے ہوتے ہیں۔ کاروباری اعتبار سے بستی لائل پور کا نام سرفہرست ہے رستم خاں رائس فیکٹری، النور رستم رائس فیکٹری اور میو برادری کے تین سکولوں سمیت اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ بھی ہیں۔ حاجی اسحاق میو کی فیملی سے ہی ایکسین واپڈا، اسلامیہ یونیورسٹی کے پروفیسرز، پولیس اور دیگر محکموں میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

کھروڑپکا میں میو برادری کی سب سے زیادہ آبادی موضع بہاولگڑھ میں ہے، دوسرے نمبر پر موضع واہ جبرانی اور تیسرے نمبر پر موضع نصیری دی وین ہے۔ چاہ کھتری والا سے چوہدری اسلم میو الائیڈ بنک کے زونل چیئرمین، چاہ اڑندھی والا سے چوہدری ابراہیم خاں میو ایڈووکیٹ کا بیٹا ڈاکٹر طلحہ ابراہیم آرمی میں کیپٹن ہیں اور بستی ڈاکٹر اقبال سے چوہدری الیاس میو واپڈا یونین ملتان زون کے چیئرمین ہیں۔ پولیس، ایجوکیشن،

حافظ سلمان طارق میو

ریسکیو، واپڈا اور دیگر محکموں میں بھی کافی میو ہیں۔ آخری بلدیاتی الیکشن میں بہاولگڑھ سے چوہدری اسلم چیئرمین، گاہی ممڑ سے چوہدری ربنواز میو اور واہ جبرانی سے چوہدری اسلم میو وائس چیئرمین منتخب ہوئے تھے۔

شہید اجمل خاں میو کے دور میں کھروڑپکا کے تقریباً سارے ہی میو پاکستان میو اتحاد سے وابستہ تھے لیکن اب پوری تحصیل میں کسی میو تنظیم کا کوئی خاص وجود نہیں البتہ سوشل میڈیا کی پوسٹوں میں کئی تنظیموں کے عہدداران کا نام دکھائی دیتا ہے۔ میو تنظیمات کا عملی وجود تو نہیں مگر تقریباً سبھی موضع جات میں صدائے میو کے ممبر موجود ہیں اور بڑی تعداد میں معززین برادری ہر سال صدائے میو کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں خاص طور العباس جونیئر ماڈل سکول کے چیئرمین ڈاکٹر اقبال میو خصوصی ممبر شپ، رستم خاں رائس فیکٹری کے حاجی اکبر علی میو، حاجی لیاقت علی اور النور رستم رائس فیکٹری کے حاجی ناصر علی رستم اشتہارات کے ذریعے ہمارا حوصلہ بڑھاتے ہیں۔

پہلی بار ہم نے صدائے میو کی ممبر شپ کے ساتھ میو ایمپلائز، میو سکول آنرز اور گاؤں دیہات کی ڈیٹا شماری کا کام بھی کیا گیا۔ اس حوالے سے ہم جہاں بھی گئے اور جس سے بھی بات کی طرح طرح کے سوالات سننے کو ملے، ہر کوئی اس میں کام کرنے والوں کا مفاد تلاش

چاہ جال والا میں چوہدری کریم خاں میو، علی نواب سکول موضع برہان پور میں حاجی اللہ دتہ میو، چوہدری شیر علی میو، گاہی ممڑ میں ماسٹر عارف حسین میو اور دیگر سے ملاقات کرتے ہوئے

کرنے کی کوشش کرتا نظر آیا مگر کھروڑپکا میں ہم نے جتنے بھی میو ایمپلائز، میو سکولز اور گاؤں کی ڈیٹا شماری کی کسی ایک نے بھی ہم سے سوال نہیں کیا کہ اسکا مقصد کیا ہے، اسکا برادری کو کیا فائدہ ہوگا۔ جتنے منہ اتنی باتیں اور جو کچھ بھی نہیں کرتے وہ ہر کام پر تنقید کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن ہم بھی میو ہیں جس کام کی بھی ٹھان لیں اُسے کر کے ہی دم لیتے ہیں اگر کسی کو یقین نہیں آتا تو ہماری 25 سالہ ٹوٹے پھوٹے کاموں پر غور کر کے دیکھ لے۔

بستی لائل پور، بستی بنجاری اور بستی ٹنڈنی والا میں چوہدری ذوالفقار علی میو اور ناصر میو کے ہمراہ حاجی لیاقت علی میو، حاجی اکبر علی میو (رستم رائس ملز) حاجی ناصر رستم (النور رستم رائس فیکٹری) حاجی روزدار خاں، ماسٹر اسحاق میو، ایکسین امتیاز عالم، چوہدری یونس میو، محسن مجید، چوہدری بشیر میو، ابوالحسن اور شعیب میو سے ملاقات کرتے ہوئے

صدائے میو فورم لیڈیز ونگ کی صدر بہن صوبیہ جاوید کے علاوہ ابھی تک ایک بھی شخص ایسا نہیں جس نے اس کام میں کوئی قابل تعریف کام کیا ہو۔ میو تنظیمات کی تو سوچ ہی نرالی ہے ان کے علاوہ جو بھی کام کرے وہ ہضم ہی نہیں ہوتا حالانکہ میو ایمپلائز، گاؤں دیہاتوں اور پرائیویٹ سکولوں کی ڈیٹا شماری کا سب سے زیادہ فائدہ ان ہی لوگوں کو ہوگا جو اپنی قوم کیلئے کچھ بھی کرنے کی سوچ رکھتے ہیں۔ کس گاؤں میں کتنی برادری آباد ہے، کون کونسی گوت کے لوگ رہائش پزیر ہیں اور وہاں کے مسئلے مسائل کیا ہیں ان سب باتوں کا گھر بیٹھے ہی پتہ چل جائے گا اور سب سے بڑی بات یہ کہ آئندہ ہونے والی مردم شماری میں بھی گاؤں دیہاتوں کی ڈیٹا شماری سے بھرپور فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے اور پرائیویٹ سکولوں کا معیار بہتر بنانے میں بھی اپنا کردار ادا کر سکیں گے۔

جہاں تک میو ایمپلائز کی ڈیٹا شماری کے فوائد کی بات ہے اس کی اہمیت کا اندازہ اس وقت ہوگا جب یہ کام مکمل کر کے ایک سسٹم بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ ہر کوئی شکایت کرتا ہے کہ ہمارے لوگ ہر محکمہ میں اچھی پوسٹوں پر موجود ہیں لیکن کام کسی کے نہیں ہوتے یہ کوئی نہیں سوچتا کہ کام کرائے کس طرح جاتے ہیں اور ایسا کونسا راستہ ہے جس پر چل کر مشکلات میں آسانی پیدا کی جا سکتی ہے الحمداللہ ہماری قوم بہت اچھی ہے خرابی صرف اس لوگوں میں ہے جو قوم کے ٹھیکیدار بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ نے چاہا تو آنے والے وقت میں سب روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا بس سنجیدگی سے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔

آخر میں مجھ ناچیز کو ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اپنی مصروفیات کے باوجود ٹائم دینے والے چاہ گرے والا کے عدنان اسحاق، بستی لائل پور کے چوہدری ذوالفقار علی چاہ ٹنڈنی والا کے محمد ناصر میو، چاہ گوہری والا کے ڈاکٹر الیاس میو، میزبان ڈاکٹر اقبال میو، پرتکلف اور چاہت بھری دعوتوں پر چوہدری ابراہیم ایڈووکیٹ (چاہ اڑندھی والا) چوہدری اکرم میو (چاہ کھتری والا) چوہدری جہانگیر اکرم (چاہ پپلی والا) ڈاکٹر اقبال میو (بستی اقبال والی) ناصر میو (ٹنڈنی والا) اور بہترین الفاظ سے ہمارا حوصلہ بڑھانے والے چوہدری حسین میو ایڈووکیٹ (تحصیل کورٹس) چوہدری کریم خاں (چاہ جال والا) ماسٹر اسحاق میو (لائل پور) چوہدری اکرم میو (کوٹلہ دلبر) اور ان تمام معززین کا احسان مند ہوں جو بغیر کسی مفاد کے ہمیشہ میری عزت افزائی کرتے ہیں۔ راستے بند ہونے کے باوجود شجاع آباد سے آ کر ملنے پر بھائی ناصر محمود میو کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور چوہدری اسماعیل سمیت جن سے ملاقات نہ کر سکا ان سے معافی کا طلبگار ہوں۔

کلکورڈیا کالج کھروڑپکا میں پروفیسر حافظ سلیم، خان چیمبر میں چوہدری ابراہیم خاں ایڈووکیٹ، چاہ تلہن والا میں چوہدری عاشق میو، بھٹہ ٹبی والا پر چوہدری لیاقت علی میو، کامران کلاتھ ہاؤس پر کامران خاں، صدام کامران، جلادی وین میں ڈاکٹر اکبر میو، چاہ گرے والا میں عرفان اسحاق، عامر میو لاء چیمبر میں چوہدری حسین میو ایڈووکیٹ، ڈاکٹر الیاس میو، چوہدری سپرے پر چوہدری ممتاز احمد، چاہ ٹوپن والا میں انجینئر سجاد میو، قریشی والا میں چوہدری مبین انجم، سہراب کلینک پر ڈاکٹر سہراب میو اور چاہ گوہری والا میں ڈاکٹر الیاس، صائم الیاس، اسحاق فوجی اور دیگر سے ملاقات کے موقع پر

مت کر خاک کے پتلے پہ غرور و بے نیازی اتنی
خود کو خودی میں جھانک کر دیکھ تجھ میں رکھا کیا ہے
9 نومبر یوم پیدائش
مصور پاکستان علامہ محمد اقبالؒ
1877
1938
HAM GROUP OF COMPANIES
ہر نام، قابل اعتماد
HAM Properties
HAM Beverages
FAIZAN AKHTAR TRADERS
Greenford FARMS
Where Nature And Comfort Intertwine
MD
اعجاز احمد خاں
0345-8587262
Email: Info@hambeverages.com.pk
0300-6581076
CEO
چوہدری اختر علی خاں
Head Office: Opposite to Central Park Housing Society,30KM Feroz Pur Road Lahore

چوہدری
سمیر خاں پتھروڑیا
(مرحوم)
رہائشی، کمرشل پلاٹس اور زرعی رقبہ
جات کی خرید فروخت کا مرکز
محمود اسٹیٹ
سنٹرل پارک فیروز پور روڈ لاہور
چیف ایگزیکٹو
محمود خاں میو پتھروڑیا
(آف بدوکی)
الحاج اصغر علی میو (سیکرٹری)
300-4072126
0300-4403763

صرف 15% ایڈوانس پر 60 ماہ کی آسان اقساط میں پلاٹ حاصل کریں
MK DEVELOPERS
PROPERTY
پتوکی سے چند منٹ کے فاصلے پر
پروجیکٹ
ایم کے ڈویلپرز
تمام تر سہولیات سے آراستہ
پیراڈائز
پارک
ہلہ روڈ پتوکی
تفصیلات کیلئے رابطہ نمبرز
0303-9800777
0309-9830058
0302-9800077
0300-4762013
چیف ایگزیکٹو
مدثر اقبال

گلہ روبی فین بلمقابل
ماڈل فیملی ہسپتال
گوندلانوالہ روڈ گوجرانوالہ
اللہ کے فضل سے ہر سال معیار اور کوالٹی پہلے سے بہتر
R.T.M No. 94238
(رجسٹرڈ)
رہبر
واٹر پمپس اینڈ موٹرز
الحاج غلام نبی خاں میو
صدر: میو فاؤنڈیشن گوجرانوالہ
0300-6401996